طلبہ خطباء اور مقررین و واعظین کے لیے نادر تحفہ

بول کہ لب آزاد ہیں تیرے

قرآن و حدیث کے دلائل اور اشعار سے مزین انقلابی تقریروں کا شاہکار مجموعہ

ایڈیشن دوم

www.KitaboSunnat.com

حافظ صداقت اکرام

فاضل الرحمہ انسٹیٹیوٹ واربرٹن

ایم اے اردو، عربی، اسلامیات

مسلم پبلیکیشنز

MUSLIM PUBLICATIONS

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسا اوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

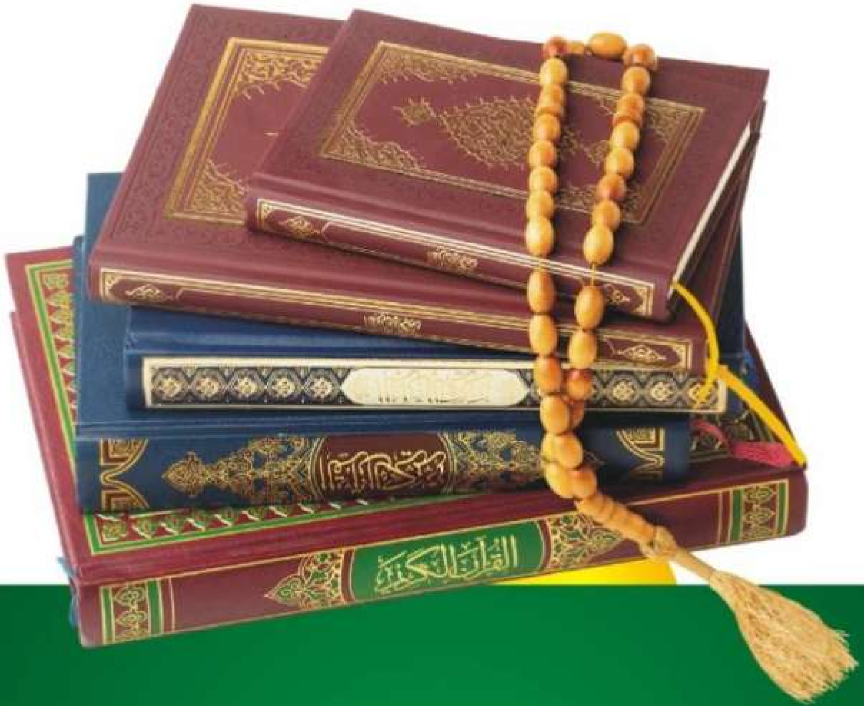

دینی کتابوں کا مرکز

پی ڈی ایف گروپ میں

شامل ہونے کے لیے اس نمبر پر واٹس اپ کریں

ایڈمن تنویر لطیف 0305 3674125

www.KitaboSunnat.com

طلبہ، خطباء اور مقررین و واعظین کے لیے نادر تحفہ

بول کہ لب آزاد ہیں تیرے

قرآن و حدیث کے دلائل اور اشعار سے مزین انقلابی تقریروں کا شاہکار مجموعہ

تصنیف

حافظ صداقت اکرام

فاضل الرحمہ انسٹیٹیوٹ، واربرٹن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- عرضِ مصنف ____ 8
- اللہ کی پہچان ____ 11
- توحید اور آج کا مسلمان ____ 15
- سیرت النبی ﷺ ____ 19
- نبی ﷺ بحیثیت خاتم النبیین ____ 24
- تجھ پہ اٹھے جو کوئی اینٹ تو پتھر اس کا جواب ہوگا ____ 28
- قرآن اور حاملِ قرآن کی عظمت ____ 32
- روح کی غذا موسیقی نہیں، قرآن ہے ____ 37
- شانِ صحابہ ____ 41
- دفاعِ صحابہ ____ 47
- عظمتِ صحابہ ____ 52
- فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہ ____ 58
- فضائلِ ابوبکر رضی اللہ عنہ ____ 63
- اسلام کا دروازہ کب اور کیسے ٹوٹا؟ ____ 67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- فضائلِ صحابہ و اہلِ بیت ____ 72
- سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما بھائی بھائی ____ 78
- خشوع نماز کی روح ہے ____ 83
- دینی مدارس کے ہم پر احسانات ____ 87
- اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے ____ 92
- اسلام دینِ امن ہے ____ 96
- اسلام احترامِ انسانیت کا علمبردار ____ 101
- خیر امت ہونے کے تقاضے اور ہمارا طرزِ عمل ____ 105
- مسلمان مغلوب کیوں؟ ____ 110
- ایمان کی طاقت ____ 114
- کفالتِ یتیم عظیم نیکی ہے ____ 118
- بھیڑیا خونخوار اک نفس بھی ہے ____ 123
- دنیا کی خطرناکی ____ 127
- سیر و سیاحت اسلام کی نظر میں ____ 132
- طلبِ علم میں محدثین کی کوششیں ____ 136
- خدماتِ محدثین ____ 141
- قیامِ پاکستان میں علماء کا کردار ____ 145
- حقوقِ نسواں اسلام اور اہلِ مغرب کی نظر میں ____ 150
- تشکیلِ معاشرہ میں عورت کا کردار ____ 154

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اسلامی معاشرے پر مغربی تہذیب کے اثرات ___ 158
- اصلاحِ معاشرہ وقت کی ضرورت ہے ___ 162
- فروغِ عریانیت مشنِ ابلیس ہے ___ 167
- لباسِ مسلم غیر اسلامی کیوں؟ ___ 172
- ریاستِ مدینہ اور پاکستان بطور اسلامی ریاست ___ 176
- تمدنِ یورپ کی ہلاکت خیزیاں ___ 180
- کردار دکھا، گفتار نہیں ___ 187
- فرشتے تیری مدد کو کیوں نہیں اُترتے؟ ___ 191
- بول کہ لب آزاد ہیں تیرے ___ 195
- غلبۂ اسلام میں رکاوٹ کون؟ ___ 199
- کیا ہم زندہ قوم ہیں؟ ___ 203
- آزادی ایک عظیم نعمت ہے ___ 206
- کیا ہم آزاد ہیں؟ ___ 211
- دن آجاتا ہے آزادی کا مگر آزادی نہیں آتی ___ 215
- میڈیا وار کا مقابلہ کیسے کریں؟ ___ 219
- قدرتی آفات کیوں آتی ہیں؟ ___ 223
- جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے ___ 227
- خودی کے سوز سے روشن ہیں امتوں کے چراغ ___ 232
- اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے ___ 235

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مصنف

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ!

انسان خالقِ کائنات کی خلّاقی کا خوبصورت شاہکار ہے۔ باری تعالیٰ نے اسے دیگر نعمتوں کے ساتھ ساتھ سخن و گفتار اور نطق و گویائی کی قوت و صلاحیت سے بھی سرفراز فرمایا ہے۔ قوتِ گویائی ایسی بے مثال و باکمال قوت ہے کہ اگر اسے خطابت کے سانچے میں ڈھال کر فصاحت و بلاغت کے لعل و جواہر سے آراستہ کیا جائے تو یہ لاکھوں سامعین کے دلوں کی دھڑکن بن جاتی ہے۔ بقول شاعرِ مشرق:

بات جو دل سے نکلتی ہے، اثر رکھتی ہے
پَر نہیں، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

خطابت کیا ہے؟ جذبوں کو لفظوں کی قبا دینا، افکار کو دستارِ نوا دینا، امنگوں کو لسانِ صدا دینا، احساسات کو حوصلۂ ادا دینا اور حسنِ معنی کو حرفوں کی ردا دینا۔

خطابت حسنِ گفتار سے حسنِ کردار پیدا کرتی، بے روح مُردہ وجود کو زندگی کی حرارت دیتی، قوتِ للکار سے حریت کی سوکھی لکڑیوں کو چنگاری دکھاتی، مظلوموں کی صدا بنتی اور ظالم کے خلاف استقامت کی بانگِ درا بنتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطابت نے چمنِ عالم میں گراں مایہ کارنامے سرانجام دیے، ایمان و یقین کی شمع فروزاں کی، رشد و ہدایت کے دریا بہائے، مظلوموں کو اپنا حق لینے کا حوصلہ دیا اور میدانوں میں فتح کے نقارے بجائے۔

خطابت نبی کی زبان سے ادا ہوئی تو رشد و ہدایت بن گئی، مجاہد کی زبان سے عیاں ہوئی تو نعرۂ انقلاب بن گئی، واعظ کی زباں سے آشنا ہوئی تو نصیحت بن گئی، قائد نے اختیار کیا تو ترانۂ سیاست بن گئی کیونکہ خطابت میں جادو ہے، سحر ہے، تاثیر ہے، جذبوں کی روانی ہے، خیالات کی ترجمانی ہے۔ بقول مولانا ابوالکلام آزاد: ’’خطیب وہ جو اپنے افکار و خیالات کو دلیل و برہان، زور بیانی اور طلاقتِ لسانی سے سامعین کے دل میں اتارے اور ان کے احساسات و جذبات کو اپنی جانب کھینچے۔ جو خطیب انسانی جذبات کو چھیڑ کر عمل پر آمادہ نہ کر سکے، وہ کوئی مدرس، فلسفی یا عالم ہوگا مگر خطیب نہ ہوگا۔‘‘

خطیب کسی بھی قوم کے لیے نشاۃ ثانیہ کا پاسبان اور حیاتِ نو کا پیغامِ جاوداں ہوتا ہے جو جذبوں کو الفاظ کی حرارت سے مردہ نہیں ہونے دیتا، اس لیے جس معاشرے میں خطباء و وعظاء کا بحران وفقدان ہو، وہ تباہی کے دہانے پر کھڑا ہوتا ہے۔

یہ کتاب ’’بول کہ لب آزاد ہیں تیرے‘‘ اسی مقصد کے پیشِ نظر ترتیب دی گئی ہے کہ اسلام کا ہر فرزند بیان و خطاب کے نشیب و فراز سے آگاہ ہو کر منبر و محراب سے لوگوں کی اصلاح کا علم اٹھائے رکھے اور قوم کو خواب غفلت کا شکار ہو کر عمل سے تہی دامن ہونے سے بچائے۔ یہ کتاب مختلف اصلاحی، علمی، معاشرتی اور ملی وقومی موضوعات پر مشتمل تقریروں کا ایسا مجموعہ ہے جو برق طبعی اور شعلہ مقالی کا آئینہ دار ہے۔ ہر تقریر دلائل و براہین سے مزین، خوبصورت اشعار سے آراستہ اور بہترین لفاظی سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پیراستہ ہے جس کا قاری کو ورق گردانی سے بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔ یہ کتاب میری دس سال میں مختلف موضوعات پر لکھی گئی تقریروں کا گلدستہ ہے جس میں کئی تقریریں مقابلوں کے لیے لکھی گئی تھیں۔ اب انھی تقریروں کی نوک پلک سنوار کر انھیں کتابی شکل میں پیش کر رہا ہوں، اس نیت سے کہ امت مسلمہ کا ہر نوجوان ان سے استفادہ کر کے امت کے ولولوں کو بیدار رکھے اور ترستی روحوں کو علمی و روحانی غذا فراہم کرتا رہے۔

میں اپنے پیارے دوست حافظ اسامہ ارشد ﷾ کا نہایت احسان مند ہوں جنھوں نے اپنی گوناگوں تعلیمی و تحقیقی مصروفیات کے باوجود اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی۔ محترم خرم شہزاد صاحب بھی خصوصی شکریے کے مستحق ہیں جنھوں نے اس کی کمپوزنگ کی ذمہ داری نہایت خلوص اور دلجمعی سے نبھائی۔

بطورِ اطلاع عرض ہے کہ تقاریر پر مشتمل یہ میری دوسری کتاب ہے۔ اس سے پہلے ایک کتاب ''ننھے مقرر'' جو مڈل تک کے بچوں کے لیے تقریروں کا خوبصورت گلدستہ ہے، دارالسلام پبلشرز سے شائع ہو چکی ہے۔ اور تیسری کتاب ''متاعِ سخن'' زیرِ تصنیف ہے جس میں ''نخبة الصحیحین'' کی سو احادیث پر سو تقاریر ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب سے امت مسلمہ کو ڈھیروں نفع پہنچائے، نوجوانانِ مسلم کو اس سے استفادہ کر کے میدانِ خطابت کا عظیم شہسوار بنائے اور اسے میرے، میرے اہلِ خانہ، اساتذہ اور تمام اہلِ توحید کے لیے باعثِ نجات بنائے۔ آمین!

طالبِ دعا

حافظ صداقت اکرام

ریسرچ سکالر دارالسلام لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی پہچان

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا﴾ [1]

مدعی لاکھ برا چاہے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

اربابِ علم وفن، سامعین محترم اور مہمانانِ مکرم!

قطرے کی وسعتوں میں چھپے، افق کے کنارے پہ رقص کرتے اور زمین کی پشت پر بکھرے جن حقائق کو الفاظ و معانی کے لبادے میں لپیٹتے ہوئے آپ کی سماعتوں کی نذر کرنے چلا ہوں، ان کا عنوان ہے: ''اللہ کی پہچان''

اربابِ محفل!

میری ننھی آنکھیں جب کائنات کی وسعتوں پہ کمندیں ڈالتی ہیں تو مجھے ورطۂ حیرت میں ڈال دیتی ہیں کہ اتنے بلند و بالا پہاڑ، بل کھاتے ندی نالے، ستاروں سے سجا آسماں، شور مچاتے سمندر، خوبصورت وادیاں اور لہلہاتے کھیت، کیا انھیں بنانے والا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کوئی ہے یا سب کچھ خود ہی وجود میں آ گیا ہے؟ کیا انھیں پیدا کرنے والا کوئی ہے یا سب کچھ کسی پیدا کرنے والے کے بغیر ہی تخلیق ہو گیا؟

اگر ہم دنیا کی سب سے سچی کتاب قرآن مجید سے اس کا جواب پوچھیں تو وہ ہمیں بتاتی ہے: ﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ﴾ ''ان سب چیزوں کو پیدا کرنے والا اللہ ہے۔''[2]

وہ اللہ ہی ہے جو ہمیں کھانے کو اچھی اچھی چیزیں عطا کرتا ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ﴾[3]

وہ اللہ ہی ہے جو سب کو پالنے والا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○﴾[4]

وہ اللہ ہی ہے جس نے ہمیں بولنے اور گفتگو کرنے کا سلیقہ سکھایا ہے: ﴿عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○﴾[5]

وہ اللہ ہی ہے جو ہمیں بیماری کے وقت شفایاب کرتا ہے: ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ○﴾[6]

وہ اللہ ہی ہے جو ہمیں علم کی دولت سے نوازتا ہے: ﴿عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○﴾[7]

قدرت کسے کہ مکھی کا پر بھی بنا سکے
خلاقِ دو جہاں کی ہے خلقت کمال کی

سامعینِ محترم!

جب ہر چیز کا خالق اللہ ہے، جب ہر چیز کا مالک اللہ ہے، جب ہر چیز کا رازق اللہ ہے تو پھر عبادت بھی اسی کی ہونی چاہیے، سجدے بھی اسی کو روا ہیں اور اطاعت بھی اسی کا حق ہے۔ لیکن جب میں اپنے اردگرد حالات کا جائزہ لیتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ لوگ اپنے خالق کی بجائے بے حرکت جسموں کی تعظیم کر رہے ہیں۔ لوگ اپنے مالک حقیقی کو چھوڑ کر غیروں کے سامنے سروں کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں۔ رازق کا رزق کھا کر مخلوق کے گن گا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر میں خون کے آنسو روتا ہوں کہ آخر انسان اپنے رب کو پہچانتا کیوں نہیں؟ اپنے رازق کا رزق کھا کر اسے سجدے کیوں نہیں کرتا؟ اس کی عظمتوں کے خوبصورت مناظر دیکھ کر اس کی اطاعت کیوں نہیں کرتا؟ کیا انسان نے اللہ کو بے بس سمجھ لیا ہے؟

جی نہیں! وہ بے بس نہیں بلکہ مہلت دیتا ہے۔ جب اس کی غیرت جوش میں آتی ہے تو زمین ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا۝﴾[8] کا روپ دھار لیتی ہے۔ جب اس کی غیرت جوش میں آتی ہے تو سمندر کا پر امن پانی وحشت ناک سیلاب کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جب اس کی غیرت جوش میں آتی ہے تو سورج آگ برسانا شروع کر دیتا ہے۔ جب اس کی غیرت جوش میں آتی ہے تو ہوائیں طوفان کا روپ دھار لیتی ہیں۔ اور یاد رکھیے اس کی غیرت اس وقت جوش میں آتی ہے جب اس کی مسلسل نافرمانیاں کی جائیں۔ جب سجدے اللہ کی بجائے درباروں اور مزاروں پہ کیے جائیں۔ جب اس کی وحدانیت کا انکار کیا جائے۔ جب اس کے ساتھ شرک کیا جائے کیونکہ اس کا اعلان ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾[9]

سامعین محترم!

ذرا سوچیے! کیا آج ہم اللہ کی بغاوت نہیں کر رہے؟ کیا آج مزاروں پہ سجدے عام نہیں؟ کیا آج شرک کا دور دورہ نہیں؟ تو پھر زلزلے کیوں نہ آئیں؟ پھر طوفان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہ آئیں؟ بے موسمی بارشیں کیوں نہ ہوں؟ گرمی برداشت سے باہر کیوں نہ ہو؟ ابھی وقت ہے کہ ہم شرک سے توبہ کرلیں، اپنے رب کو پہچان کر اس کی عبادت شروع کر دیں تاکہ روزِ قیامت ہمیں توحید پرستوں میں جگہ مل سکے۔

خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

① الفرقان 2:25. ② الزمر 62:39. ③ الذاریات 58:51. ④ الفاتحة 1:1. ⑤ الرحمٰن 4:55. ⑥ الشعراء 80:26. ⑦ العلق 5:96. ⑧ الزلزال 1:99. ⑨ النساء 48:4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید اور آج کا مسلمان

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾ [1]

وہ درد بھی دیتا ہے، دوا دیتا ہے
دل سے کوئی مانگے تو شفا دیتا ہے
کیوں مانگتے ہو غیر سے، غیرت رکھو
بندے کو جو دیتا ہے، خدا دیتا ہے

سامعین محتشم، مہمانانِ محترم اور عالی قدر حاضرین محفل!

میں حقائق کے چہرے پر پڑی جہالت کی چادر تار تار کرتے ہوئے الفاظ کے جن تیشوں سے آپ کی سماعتوں پر دستک دینے کے لیے آپ کے روبرو آیا ہوں، اردو کے قالب میں اس کا عنوان یوں ڈھلتا ہے: ''توحید اور آج کا مسلمان''

اربابِ مکرم! ہر مومن و مسلم اس بات کا اقرار و اعتراف کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ اللہ کی توحید کا اقرار ایمان کا جزو لازم اور اسلام کا رکن اول ہے۔ توحیدِ الٰہی کو دل و زبان سے تسلیم کیے بغیر مسلمانی کا دعویٰ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالقِ کائنات نے ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک جتنے بھی انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا، سب کی دعوت کا بنیادی نکتہ یہی تھا کہ لوگو! تمھارا خالق و مالک صرف اللہ ہے اور اللہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ اس کی ربوبیت میں کوئی اس کا شریک ہے، نہ اس کی الوہیت میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ اس کے اسماء وصفات میں کوئی اس کا شریک ہے۔ انسانِ اول آدم علیہ السلام کی دعوت کا محور بھی یہی تھا۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اسی کی دِعوت دی۔ ابراہیم علیہ السلام نے بھی لوگوں کو توحیدِ الٰہی کی طرف بلایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی دعوتِ توحید کا پرچار کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا بنیادی نکتہ بھی توحیدِ الٰہی کی معرفت تھا۔ اور ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ بھی توحید سے دعوت کا آغاز کرتے ہیں۔ اسی لیے تو خالقِ کائنات نے فرمایا: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ۝﴾ [2]

اربابِ مکرم! ہر نبی کی دعوت کا بنیادی نکتہ توحید ہی تھا، اس لیے کہ توحید قبولیت اعمال کی بنیادی شرط ہے۔ توحید اہم ترین دینی فریضہ ہے۔ توحید جنت میں داخلے اور جہنم سے نجات کا سبب ہے۔ توحید دنیا و آخرت میں امن و ہدایت کا باعث ہے۔ توحید بندۂ مومن کے لیے عظیم نعمتِ الٰہی ہے۔ جب توحید کی نعمت چھن جائے تو انسان کے دامن میں ظلمتوں کے سوا کچھ نہیں بچتا۔ جب وحدانیتِ الٰہی کی روشنی قلوب و اذہان سے ختم ہو جائے تو بندہ تیرگی کے قعرِ مذلت میں جا گرتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے نورِ توحید کے استحکام پر بہت زور دیا ہے۔ آج ہم مسلمانوں کا المیہ یہ ہے کہ ہم توحید پر زبانی جمع خرچ تو بہت کرتے ہیں مگر اس کے تقاضوں کو عمل وفعل کے سانچے میں ڈھالنے سے دور بھاگتے ہیں۔ ہم توحید کے موضوع پر مرنے اور مارنے کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو لمحہ بھر میں تیار ہو جاتے ہیں مگر توحید پر جینا اور زندگی گزارنا نہیں چاہتے۔

سامعینِ محترم! کتنے افسوس کا مقام ہے کہ آج مسلمان زبان سے ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ [3] بھی کہتا ہے اور مزاروں پر ماتھے بھی ٹیکتا ہے۔ آج ایمان کا دعویدار ﴿لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ﴾ [4] کا حکم ربانی بھی سنتا ہے اور قبروں پر سجدے بھی کرتا ہے۔ آج اسلام کا نام لیوا ﴿اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾ [5] کا فرمانِ باری تعالیٰ بھی سنتا ہے اور غیروں کے قوانین کی تعمیل بھی کرتا ہے۔ آج کا نام نہاد مسلمان ﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ [6] کی وعیدِ الٰہی بھی سنتا ہے اور پیروں فقیروں کو الوہی صفات کا حامل بھی مانتا ہے۔ آج توحید کا دعویدار ﴿لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ [7] کے الفاظ بھی سنتا ہے اور قبر والوں کو حاجت روا بھی سمجھتا ہے۔ یہ کیسی توحید الٰہی ہے؟ یہ وحدانیت الٰہی کا کیسا اقرار ہے؟ یہ تو توحید کے ساتھ کھلا مذاق اور واضح تضاد ہے۔

ایسی نامکمل توحید پر قدغن لگاتے ہوئے الطاف حسین حالی نے کہا تھا:

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کہے آگ کو اپنا قبلہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

میرے محترم دوستو! اگر ہم توحید کے اقراری ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم توحید کے تمام تقاضے بھی پورے کریں۔ عبادت بھی کریں تو صرف اللہ کی۔ قربانی بھی کریں تو صرف اللہ کے لیے۔ صدقہ بھی کریں تو صرف اللہ کے نام پر۔ نماز بھی پڑھیں تو صرف اللہ کے لیے۔ سجدہ بھی کریں تو صرف اللہ کے لیے۔ توحید کو شرک کی ملاوٹ سے پاک رکھنے ہی سے توحید نفع بخش بنتی ہے۔

کون کہتا ہے کہ سنتا نہیں بندے کی خدا
شرط یہ ہے کہ قرینے سے پکارا جائے
مانگنا جو بھی ہو مانگو صرف اللہ سے
غیر کے سامنے دامن نہ پسارا جائے

① النساء 36:4. ② الأنبياء 25:21. ③ الصافات 35:37. ④ لقمان 13:31. ⑤ النحل 36:16. ⑥ لقمان 13:31. ⑦ الزمر 65:39.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیرت النبی ﷺ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [1]

اس کی لوری کے لیے لفظ کہاں سے لاؤں
سارے عالم کے مقدر کو جگایا جس نے
جس کے جھولے پہ ملائک نے ترانے چھیڑے
قیصر و کسریٰ کی منڈیروں کو ہلایا جس نے

گرامیٔ قدر حضرات، اسٹیج پر براجمان لائقِ توقیر وتکریم مہمانانِ گرامی اور سینے میں حُبِّ نبوی سے سرشار دل رکھنے والے محبانِ رسول!

موضوع ملا ہے: ''سیرت النبی ﷺ'' میں سوچ بچار میں مگن تھا کہ دریا کو کوزے میں کیسے بند کروں، میں اس پیغمبر کائنات کی تابندہ سیرت کو کیسے احاطۂ تقریر میں لاؤں جس کی تعریف میں خود خالقِ کائنات زمزمہ سرا ہے اور اعلان کر رہا ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾. [2] میں اس رحمۃ للعالمین کی حیاتِ مبارکہ کو کیسے اجاگر کروں جس کی عظمت و رفعت کے آگے سردارِ ملائکہ دم بخود ہے۔ میں اس رحمتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو جہاں کے اسوۂ حسنہ کو کیسے بیان کروں جس کی مدح وتوصیف میں پوری عمر گزار دینے والا شاعر رسول حسان بن ثابت بھی گویا حفیظ تائب کے الفاظ میں کہہ اٹھا:

تھکی ہے فکرِ رسا، مدح باقی ہے
قلب ہے آبلہ پا، مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا، مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا، مدح باقی ہے

سامعین مکرم!

ایک وقت تھا کہ دنیا ظلمت کدہ بنی ہوئی تھی، چہار سو اندھیرے چھائے ہوئے تھے، کفر و شرک کے اندھیرے، فسق و فجور کے اندھیرے، الحاد و زندیقیت کے اندھیرے، ظلم و استبداد کے اندھیرے، الغرض سارا عرب اندھیروں کی زد میں تھا۔ ان کے اخلاق تباہ ہو چکے تھے۔ وہ شراب اور جوا کے رسیا تھے۔ بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ قافلوں کو لوٹ لیتے تھے۔ بے کسوں کو غلام بنا لیتے تھے۔ بے گناہوں کو تہ تیغ کر دیتے تھے۔ عورت کی کوئی عزت نہ تھی۔ انسان کا کوئی وقار نہ تھا۔ تہذیب وتمدن کا نام ونشان نہ تھا۔ اس حال میں صحرائے عرب کا ذرہ ذرہ ترس گیا تھا۔ خاکِ عرب ترس گئی تھی کسی نجات دہندہ کو، ہر ذی روح انتظار کر رہا تھا کسی مصلح کا، ہر باشعور پیاسا تھا کسی بحرِ علم کا۔ ہر سو انتظار ہی انتظار تھا۔

اس بارانِ رحمت کا انتظار ان یتیموں کو تھا جن کے سر پر دستِ شفقت رکھنے والا کوئی نہ تھا۔ اس بہارِ جاوداں کا انتظار ان بچیوں کو تھا جنھیں زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ اس صبحِ تاباں کا انتظار ان مظلوموں کو تھا جن کی دست گیری کرنے والا کوئی نہ تھا۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہستیٔ دلربا کا انتظار بحر و بر کو تھا جو فساد سے بھر چکے تھے۔ اس کا انتظار آسمان کو تھا جس کی آنکھیں توحیدی سجدوں کو ترس گئی تھیں۔ اس کا انتظار شمس و قمر کو تھا جن کی روشنی سے استفادہ کرنے والوں میں کوئی مؤمن نہ تھا۔ جی ہاں! ہر طرف انتظار ہی انتظار تھا۔ انسانوں کو انتظار، جنوں کو انتظار، فرشتوں کو انتظار، مظلوموں اور یتیموں کو انتظار، بیواؤں اور ستم رسیدہ بچیوں کو انتظار۔ بالآخر 9 ربیع الاول کو انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور فاران کی چوٹیوں سے وہ آفتابِ جہاں تاب طلوع ہوا جس کا سب کو انتظار تھا۔

ہاہاں! وہ بشر آگیا ہے جو وجہِ عظمتِ بشر تھا۔ وہ انسان آگیا جس پر انسانیت کی معراج ختم ہوتی ہے۔ وہ نبی آگیا جو اولین و آخرین کا سردار تھا۔ وہ مسیحا آگیا جو دکھوں سے نجات دینے والا تھا۔ ہاں ہاں دعائے خلیل آگیا۔ نویدِ مسیح آگیا۔ بشارتِ انبیاء آگیا۔

وہ آیا تو کفر و شرک کی گھٹائیں چھٹ گئیں۔ ظلمت و جہالت کا سحر ٹوٹ گیا۔ معصیت و ضلالت کا خمار اتر گیا۔ فخر و تکبر میں لتھڑے ہوئے بادشاہوں کا غرور و گھمنڈ مٹی میں دفن ہوگیا۔ پھر چشمِ فلک نے دیکھا کہ طرزِ حیوانیت اپنانے والے، جذبۂ انسانیت کا سبق پڑھانے والے بن گئے۔ عورت کی عزت و آبرو پہ نگاہِ ہوس ڈالنے والے صنفِ نازک کی عصمت کے پاسباں بن گئے۔ مال و زر سے پیار کرنے والے گھر بار لٹانے والے بن گئے۔ بیوی بچوں سے نفرت کرنے والے محبت و الفت کے دریا بہانے والے بن گئے۔ بغض و حسد کے لاوے اگلنے والے ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾[3] کے پیرائے میں مومنین کے غم گسار بن گئے۔ چراغِ ہدایت کو گل کرنے والے فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ کو زیورِ لسان بنانے والے بن گئے۔ نارِ دوزخ کا ایندھن بننے والے شاہراہِ جنت کے مسافر بن گئے۔ ﴿أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾[4] کا تمغۂ ذلت وصول کرنے والے ﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِهِ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ﴾ [5] کے ضمن میں بنی نوعِ انسانیت کے پیشوا بن گئے۔

خود نہ تھے جو راہ پر، اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

حضرات!

پھر مجھے کہنے دیجیے۔ پیغمبرِ کائنات عالمگیر تاریکی میں عالمگیر چراغ بن کر آئے۔ سفاکیت و بربریت کی فضاؤں میں سراجِ منیر بن آئے۔ بادِ صرصر کے طوفانوں میں مینارۂ نور بن کر آئے۔ ذلت و رسوائی کی تاریکیوں میں آفتابِ ہدایت بن کر آئے۔ ابرِ ظلمت و جہالت میں مہرِ انور بن کر آئے۔ دورِ صہبائے بطلاں میں ماہتابِ رسالت بن کر آئے۔ کائنات کی اندھیر نگری میں مصباحِ ایمان بن کر آئے۔ باطل کے شور و غل میں صدائے حق بن کر آئے۔ شبستانِ فسق و فجور میں بہارِ جاوداں بن کر آئے۔ شبِ تاریک عصیاں میں سپیدۂ سحر بن کر آئے۔ مایوسی کی چھاؤں میں امید کی کرن بن کر آئے۔

حضور آئے تو چمکیں فکرِ انسانی کی تنویریں
حضور آئے تو ٹوٹیں جبر و محکومی کی زنجیریں
جمے ذہنوں کا زنگ اترا بجھے چہروں پہ نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا

نبی کے وارثو!

حضور تو آئے تھے دشمنوں کو دوست بنانے کے لیے۔ گورے اور کالے کا فرق مٹانے کے لیے۔ انسانیت کو رسوم کی زنجیروں اور اندھی تقلید کی بیڑیوں سے آزاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کروانے کے لیے۔ جملہ اقوامِ عالم کو دینِ صحیح سے روشناس کروانے کے لیے۔ بنی آدم کو قعرِ مذلت سے اٹھا کر بامِ ثریا پہ پہنچانے کے لیے۔ چاہ ضلالت میں گرے ہوؤں کو آسمانِ ہدایت دکھانے کے لیے۔ لیکن! افسوس صد افسوس کہ امتِ مسلمہ اس راہبر انسانیت کی سیرت کو پسِ پشت ڈال کر غیر مسلموں کی نقالی پہ کمر بستہ ہے۔ جس کے سبب غیر مسلم آئے روز آقائے نامدار کی سیرت اور آپ کے اسوۂ حسنہ پر حملہ آور ہو رہے ہیں اور آپ کے کردار پر حرفِ غلط ڈال رہے ہیں۔ اگر چاہتے ہو کہ اپنے نبی کی عزت کا دفاع کیا جائے تو آپ کی سیرت کو مضبوطی سے تھام لو اور آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو اپنا لو کیونکہ:

عیاں ہیں دن کی طرح سب صفاتِ پیغمبر
کھلی کتاب ہے گویا حیاتِ پیغمبر
اسی کے دم سے ہوئی کائنات کی تسخیر
وہ اعتماد جو تھا کائناتِ پیغمبر
جو زندگی کو ہمیشہ حرارتیں دے گا
وہ آفتاب ہے دنیا میں ذاتِ پیغمبر

① الأحزاب 21:33. ② الأحزاب 56:33. ③ الحجرات 10:49. ④ الأعراف 179:7.
⑤ البقرة 137:2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ بحیثیت خاتم النبیین

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ [1]

جن پہ سلسلۂ الہام و نبوت ہوا ختم
جن سے قائم ہوئے بیدار نگاہی کے اصول
دوش براق پہ پہنچے جو سرِ عرش بریں
وہ خلاؤں کے پیمبر وہ فضاؤں کے رسول

اربابِ محفل اور زینتِ بزم مہمانانِ مکرم!

دلائل و براہین کی بلندیوں پہ تیرتے جن الفاظ کو آپ کے روبرو بیاں کرنے چلا ہوں، ان کا عنوان ہے: ''نبی ﷺ بحیثیت خاتم النبیین''

سامعینِ گرامی! ختمِ نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں ایمان کی ہلکی سی بھی شمع روشن ہو، اس کا عقیدہ ہے کہ انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے انبیاء کا جو مقدس سلسلہ آدم علیہ السلام سے شروع ہوا، وہ محمد ﷺ پہ آ کر ختم ہو گیا۔ محمد ﷺ قصرِ نبوت کی آخری اینٹ اور سلسلۂ انبیاء کی آخری کڑی بن کر آئے۔ ہر نبی الگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاصیت لے کر آیا: آدم آئے ابوالبشر بن کر۔ نوح آئے رسولِ اول بن کر۔ ابراہیم آئے جدالانبیاء بن کر۔ موسیٰ آئے کلیم اللہ بن کر۔ عیسیٰ آئے روح اللہ بن کر۔ ہر نبی کی نبوت متعین مدت کے لیے، ہر رسول کی رسالت خاص قوم کے لیے، ہر پیغمبر کی پیغمبری خاص علاقے کے لیے لیکن جب میرے پیارے پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کی باری آئی تو رب کائنات نے ختمِ نبوت کا تاج پہنا کے بھیجا: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾[2] جب احمد مجتبیٰ ﷺ کی بعثت کا وقت آیا تو خالقِ کائنات نے آفاقی رسالت کا تمغہ تھما کے بھیجا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾[3]

سجا کے ختم نبوت کا تاج ان کے سر پر
خدا نے ان کو رسولوں کا تاجدار کیا

اربابِ فکر و دانش! میرے پیغمبر ﷺ کی ختمِ نبوت کے دلائل دیکھنے ہوں تو قرآن اٹھا کے دیکھیے، رسولِ کائنات کے آخری نبی ہونے کے تذکرے پڑھنے ہوں تو کتب حدیث پہ نظریں دوڑا کے دیکھیے۔ آپ ﷺ کی ختم نبوت کے براہین چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہیں۔ آیئے ربِ کائنات کی گواہی سنیے۔ عرش کا رب کہتا ہے: ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾.[4] زمین و آسمان کا مالک کہتا ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾.[5] تمام مخلوقات کا خالق کہتا ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾.[6] اے میرے محبوب پیغمبر! لوگوں میں اپنی نبوت ورسالت کا چرچا کیجیے۔ پوری انسانیت کو باور کرایئے کہ میری نبوت قیامت تک آنے والی تمام مخلوق کے لیے ہے۔ کوئی عربی ہو یا عجمی، گورا ہو یا کالا، فارسی بولتا ہو یا عربی، میرے عہد میں پیدا ہوا ہو یا میرے بعد، سب میرے امتی ہیں، میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد نہ کوئی نبی آئے گا نہ کوئی امت آئے گی۔

فرما گئے یہ ختم نبوت کے تاجدار
تا حشر میرے بعد نبوت نہ آئے گی
میں آخری نبی ہوں تم امت ہو آخری
کوئی نیا نبی، کوئی امت نہ آئے گی

احبابِ علم و فضل! محبوبِ کبریا کی ختم نبوت کا عقیدہ وہ عقیدہ ہے جس پہ اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔ یہ وہ عقیدہ ہے جس کے بغیر ایمان کی شمع گل ہو جاتی ہے۔ یہ وہ عقیدہ ہے جس میں ذرا سی بھی لچک سے دین کا سورج گہنا جاتا ہے۔ یہ وہ عقیدہ ہے جس میں معمولی سی بھی کمزوری سے مذہب کا محل گر جاتا ہے۔ اسی لیے پیغمبرِ اسلام نے انداز بدل بدل کر اپنی ختم نبوت کا پھریرا لہرایا ہے۔ مختلف پیرایوں میں اپنی لسانِ صادق سے عقیدۂ ختم نبوت کو بیان فرمایا ہے۔

کہیں فرمایا: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي». [7] کہیں فرمایا: «أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ». [8] کہیں ارشاد فرمایا: «إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ». [9] کہیں اعلان کیا: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي». [10] کہیں باور کرایا: «أَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ». [11] کہیں واضح فرمایا: «إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي». [12]

یہ وہ دلائل ہیں جو پکار پکار کر نبی ﷺ کی ختمِ نبوت کو باور کرا رہے ہیں۔ یہ "

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرامین ہیں جو جھوٹی نبوت کے سب دروازوں پہ قفل لگا رہے ہیں۔ یہ وہ احادیث ہیں جو جھوٹے مدعیانِ نبوت کے دعووں کے پرخچے اڑا رہی ہیں۔

احبابِ گرامی! ہر مسلمان پہ لازم ہے کہ وہ اس عقیدے پہ پہرہ دے۔ ہر مدعی نبوت کے خلاف سینہ تان کر کھڑا ہو۔ اور سازشیوں کی کسی سازش کو کامیاب نہ ہونے دے۔ اسی میں ہمارے ایمان کی بقا اور ہماری آخرت کی کامیابی ہے۔

ناز کیونکر نہ کریں ان کی امت والے
قرآن کہتا ہے جنھیں ختم نبوت والے
جن کو ہے ختم نبوت کی حفاظت کا جنوں
قسم اللہ کی یہی لوگ ہیں قسمت والے

① الأحزاب 40:33. ② الأحزاب 40:33. ③ المائدة 3:5. ④ الأعراف 158:7. ⑤ سبا 28:34. ⑥ الأنبياء 107:21. ⑦ صحيح البخاري: 3455. ⑧ صحيح مسلم: 523. ⑨ جامع الترمذي: 2272. ⑩ صحيح مسلم: 2404. ⑪ جامع الترمذي: 2840. ⑫ جامع الترمذي: 2219.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجھ پہ اٹھے جو کوئی اینٹ تو پتھر اس کا جواب ہوگا

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ﴾ [1]

ہر حال میں حق بات کا اظہار کریں گے
منبر نہیں ہوگا تو سرِ دار کریں گے
جب تک ہے زباں دہن میں اور سینے میں دل ہے
کاذب کی نبوت کا ہم انکار کریں گے

اربابِ محفل اور جوئندگانِ علم!

کہاں ناموسِ محمد ﷺ جیسا پرعظمت و رفعت موضوع اور کہاں مجھ ناتواں کی بے طاقت زباں! مگر خاموشی میرے لبوں کا قفل نہیں بن سکتی، اس لیے کہ سینے میں ختم نبوت کا عظیم تاج سر پہ سجانے والے آمنہ کے لال کی محبت سے سرشار دل موجود ہے۔ یہ ایسا جذبہ ہے جو دبانے سے اور ابھرتا ہے اور نوائے حق بن کر اس بزم میں یوں گونجتا ہے: ''تجھ پہ اٹھے جو کوئی اینٹ تو پتھر اس کا جواب ہوگا''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاضرینِ ذی وقار!

انسان کی رشد و ہدایت کے لیے انسانِ اول سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے شروع ہونے والا سلسلۂ انبیاء صدیوں کا سفر طے کرتا ہوا اور کڑی سے کڑی ملاتا ہوا بالآخر محبوبِ ربِ کائنات جناب محمد ﷺ پہ آ کر ختم ہوگیا۔ نبوت کا تاج نبیٔ کائنات ﷺ کے سر پہ سجاتے ہوئے ربِ کائنات نے دوٹوک اعلان کر دیا: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ [2] لوگو سن لو! میرے محبوب پیغمبر تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ تو اللہ کے رسول اور سلسلۂ انبیاء کی آخری کڑی ہیں۔ ان کے بعد اب کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔ اب جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا، جھوٹ ہی بکے گا۔

قطار نبیوں کی آدم سے لے کے عیسیٰ تک
فضا بنائی گئی آخری نبی کے لیے

مگر جنھیں دولت کی ہوس اور شہرت کی حرص ہو، وہ ذلت کے کانٹوں سے چھلنی چھلنی ہونے سے کب باز آتے ہیں۔ کئی جھوٹے نبی اٹھے مگر بدبختی کی سیاہی کا شکار ہوئے۔ بالآخر ہندوستان کی سرزمین پہ ایک ناقص العقل والجسم اٹھا جو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہوا خود کو مجدد، موعود، مسیح کہتا ہوا نبوت کے جھوٹے دعوے تک جا پہنچا۔ اہلِ اسلام نے جب نبوتِ محمد ﷺ پہ ڈاکا ڈلتے دیکھا تو میدانِ عمل میں کود پڑے اور اس تھوہر کے درخت سے گلشن اسلام کو پاک کرنے کا تہیہ کرلیا۔ دجل و کذب کا یہ فرعون جونہی پیدا ہوا، علم و فضل کے موسیٰ فوراً اس کے تعاقب میں لگ گئے۔ ردِ قادیانیت کے قافلے کے ہراول دستوں میں شامل محمد حسین بٹالوی، نذیر حسین محدث دہلوی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محی الدین لکھوی، عبداللہ روپڑی، عطاء اللہ شاہ بخاری، شورش کاشمیری جیسے سپہ سالاروں نے میدانِ صحافت وخطابت میں اس فتنے کی سرکوبی کی اور مرزا قادیانی کے بیچ بازار میں وہ کپڑے دھلے کہ ایک ایک بخیہ اور دھبہ لوگوں کے سامنے آگیا۔ یہ تحریک چلتی رہی اور بالآخر پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر 1974ء میں قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنیاد پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

مسلم نہیں جو ختمِ نبوت کا منکر ہے
یہ شق تو اب آئینِ وطن کی ہے رگِ جاں

اربابِ مکرم!

آج ایک بار پھر خاموشی سے قادیانیوں کے منہ پر لگی غیر مسلم اقلیت کی کالک دھونے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہے اور ہم ہیں کہ سستی و کاہلی کی چھاؤں تلے غفلت کے مزے لوٹ رہے ہیں اور دشمن دھیرے سے اپنا کام کیے جا رہا ہے۔

اے ختم نبوت کے پاسبانو! سن لو!

مسئلہ ختمِ نبوت، دینِ اسلام کی رفیع الشان عمارت کا بنیادی پتھر ہے۔ اگر اس پتھر کو اپنی جگہ سے سرکا دیا جائے تو پوری عمارت چشمِ زدن میں زمین بوس ہو جاتی ہے۔ مسئلۂ ختم نبوت دینِ اسلام کے جسد میں دھڑکتا ہوا دل ہے اور اس دھڑکن کی خاموشی اسلام کا خاتمہ ہے۔ مسئلۂ ختم نبوت ایمان کی روح ہے، اس روح کے نکل جانے اسلام مردہ ہو جاتا ہے۔ مسئلۂ ختم نبوت سے انکار اس بات کا اعلان ہے کہ نعوذ باللہ جناب رسول اللہ ﷺ کو دینِ اسلام سے نکال دیا گیا ہے۔

اس مسئلے کی نزاکت اور اہمیت کی وجہ سے کفار نے قصرِ ختم نبوت پر ہمیشہ بڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شدت سے حملہ کیا ہے۔ عصر حاضر میں یہ ابلیسی ذمہ داری مرزا قادیانی اور اس کی غلیظ ذریت کے سپرد ہے جو عالمی کفار کے عطا کردہ کفریہ ہتھیاروں سے لیس ہوکر پوری شدت سے اسلام کی اس بنیاد پر حملہ آور ہے۔ ان حالات میں ہر مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ دفاعِ ختم نبوت کا مجاہد بن جائے۔ تاج وتختِ ختم نبوت کا پاسبان بن جائے۔ قادیانیوں کے لیے شمشیرِ غیرت بن جائے۔ وقت ہماری شہادتیں نوٹ کر رہا ہے، ہمارے خون کی بوندیں گن رہا ہے، ہمارے عزائم کی چنگاریاں محفوظ کر رہا ہے تاکہ قیامت کے دن سند رہے کہ کون رسول اللہ ﷺ کا وفادار تھا اور کون خاموش تماشائی بنا رہا؟

سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے
جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے
ختم نبوت کی نگری میں چور گھسے
نگری والے ہوں بیدار ضروری ہے
اس نگری کا میں بھی اک وارث ہوں
اس لیے میری چیخ و پکار ضروری ہے

① الأحزاب 33:40. ② الأحزاب 33:40.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن اور حاملِ قرآن کی عظمت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ﴾ [1]

اے مسلم غافل تو پڑھا کر قرآں
کھولے گا تیرا پیچ مقدر قرآں
ہر بات محمد کی تھی معجز لیکن
ہے سب سے بڑا معجزہ یارو قرآں

اربابِ صد افتخار، مہمانانِ ذی وقار اور اس بزمِ عرفاں میں ثمارِ علم کے خوشہ چینو! میں نے افکار و خیالات کے پھولوں کو الفاظ و معانی کے سانچے میں ڈھال کر آپ کی سماعتوں کی نذر کرنے کے لیے جس موضوع کا انتخاب کیا ہے، وہ ہے: ''قرآن اور حاملِ قرآن کی عظمت''

اربابِ مکرم!

ذرا چشمِ تصور کو کام میں لاؤ اور عقل و خرد سے سوال کرو کہ اس کتاب کی عظمت و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفعت کے لیے الفاظ کہاں سے ڈھونڈ کر لائے جائیں جسے نازل کرنے والی ذات وہ عظیم ذات ہو جو تمام عظمتوں کی مالک ہو، جسے لے کر آنے والا فرشتہ وہ فرشتہ ہو جو تمام فرشتوں کا سردار ہو اور جس ذاتِ گرامی پر اس کتاب کا نزول ہوا ہو، وہ سیدالانبیاء اور محبوب پروردگار ہو۔ قرآن کی عظمت و رفعت کی تصویر کشی کے لیے بحرِ الفاظ عاجز اور کلمات کا گلشن تہی دامن ہے مگر عظمتِ قرآن کی ایک ادنیٰ سی جھلک سے قلوب و اذہان کو منور و تاباں کرنا چاہتے ہو تو سنو کہ قرآن کیا ہے؟

قرآن کیا ہے؟ قرآن روح کی غذا ہے۔ قرآن کیا ہے؟ قرآن دکھوں کی دوا ہے۔ قرآن کیا ہے؟ قرآن بیماروں کی شفا ہے۔ قرآن کیا ہے؟ قرآن ہدایت کی نوا ہے۔

قرآن کیا ہے؟ قرآن حکمت کا خزانۂ بے بہا ہے۔ قرآن کیا ہے؟ قرآن پیغامِ مالکِ ارض و سما ہے۔ قرآن کیا ہے؟ قرآن سیرتِ خیرالوریٰ ہے۔ قرآن کیا ہے؟ قرآن دستورِ مخلوقِ خدا ہے۔

قرآن کیا ہے؟ قرآن فضلِ ربِ العُلیٰ ہے۔ قرآن کیا ہے؟ قرآن خزینۂ نور وضیا ہے۔

قرآن کیا ہے؟ قرآن سسکتی انسانیت کے لیے نسخۂ کیمیا ہے۔ قرآن کیا ہے؟ قرآن دلدل میں پھنسی اقوام کے لیے رہبر و رہنما ہے۔

ہاں ہاں! یہ وہ عظیم کتاب ہے جو شکوک و شبہات سے پاکیزگی میں ﴿لَا رَيْبَ فِيهِ﴾[2] کی گواہ ہے۔ یہ وہ عظیم کتاب ہے جو «مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا»[3] کے پیرائے میں نیکیوں کی مالا ہے۔ یہ وہ عظیم کتاب ہے جو ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾[4] کی روشنی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفاظتِ الٰہی کا نمونہ ہے۔ یہ وہ عظیم کتاب ہے جو ﴿إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ﴾[5] کے ضمن میں رضائے خالقِ کائنات کی سیدھی راہ ہے۔ یہ وہ عظیم کتاب ہے جو «إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا»[6] کی صورت میں رفعتوں کی صدا ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان کے دل کو جھنجھوڑتی اور ہر صاحبِ ایمان کی سماعتوں کے دروازے پر دستک دیتی ہے کہ اگر تم عظمتوں کے افق پر راج کرنا اور رفعتوں کے فلک پر آفتابِ تابندہ بن کر چمکنا چاہتے ہو تو پھر قرآن سے دوری کیوں ہے؟ پھر قرآن سے لاتعلقی کیوں ہے؟ پھر قرآن سے بے پروائی کیوں ہے؟ آؤ قرآن کی آیات سے سینوں کو روشن کرو۔ آؤ قرآن کے کلمات کو قلوب و اذہان کی تختیوں پر نقش کرو۔ آؤ قرآن کے الفاظ کو ذہنوں کی دیواروں پر رقم کرو، اس سے تم عظمتوں کے حامل بن جاؤ گے۔

اربابِ مکرم!

حاملِ قرآن بننے سے عظمتیں ملتی ہیں۔ رفعتیں قدموں کی دھول بنتی ہیں۔ بلندیاں استقبال کرنے کو تڑپتی ہیں۔ کیا یہ حاملِ قرآن کی عظمت نہیں کہ اسے روزِ قیامت نیک ومعزز فرشتوں کی معیت حاصل ہوگی: «اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ».[7] کیا یہ حاملِ قرآن کی عظمت نہیں کہ روزِ قیامت قرآن اس کا سفارشی بن کر آئے گا: «اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ».[8] کیا یہ حاملِ قرآن کی عظمت نہیں کہ قرآن کی تلاوت کے بقدر جنت میں اس کے درجات بڑھائے جائیں گے: «فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا».[9] کیا یہ حاملِ قرآن کی عظمت نہیں کہ میدانِ محشر میں اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ».[10] کیا یہ حاملِ قرآن کی عظمت نہیں کہ اسے اہل اللہ کا تمغۂ فضیلت حاصل ہے: «أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ».[11]

دنیا کی کتابوں میں قرآن چمکتا ہے
قرآن میں اللہ کا فرمان چمکتا ہے
عادت جو بنا لے قرآں کی تلاوت کی
اللہ کی نظر میں وہ انسان چمکتا ہے

حاضرینِ ذی وقار!

یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ قرآن جتنی عظیم کتاب ہے، مسلمان اس سے اتنا ہی دور ہے۔ قرآن جتنی رفعتوں والی کتاب ہے، ایمان کا دعویدار اس سے اتنی ہی بے رخی برت رہا ہے۔ آج ہم دنیا میں ذلت و خواری کی دلدل میں اسی لیے پھنسے ہوئے ہیں کہ ہمارے پاس ڈائجسٹ اور میگزین پڑھنے کے لیے تو وقت ہے مگر قرآن کی روشنی سے قلوب و اذہان کو جلا بخشنے کے لیے وقت نہیں ہے۔ آج ہم زوال کی کشتی میں اسی لیے سوار ہیں کہ ہمارے پاس گانوں اور فلمی ڈائیلاگ حفظ کرنے کے لیے تو بہت ٹائم ہے مگر قرآن کی آیات کو ذہنوں میں محفوظ کرنے کے لیے ٹائم نہیں۔ ہم اِدبار کی گہرائیوں میں اسی لیے گرے ہوئے ہیں کہ ہمارے پاس دنیاوی علوم سیکھنے کے لیے تو بہت فرصت ہے مگر قرآن میں موجود اپنے رب کی تعلیمات سے آشنائی کے لیے فرصت نہیں۔ قرآن سے اعراض کرنے سے عظمت نہیں ذلت ہی ملتی ہے۔ خواری ہی مقدر بنتی ہے۔ اگر عظمت چاہیے تو قرآن کی طرف آنا ہوگا۔ قرآن کو سینوں میں بسانا ہوگا۔ قرآن سے تعلق بڑھانا ہوگا۔ قرآن کی تلاوت کو معمول بنانا ہوگا۔ قرآن کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیمات کو عمل میں لانا ہوگا۔ یہی ہماری کامرانیوں کی سیڑھی، ترقیوں کا راز اور رفعتوں کا زینہ ہے۔

سارے صحائف سے فزوں تر قرآں ہے
گم کردہ رہوں کے لیے رہبر قرآں ہے
یہ گنج الٰہی ہے، عظمت کا خزینہ ہے
دنیا کی کتابوں سے سدا برتر قرآں ہے

① الإسراء 9:17. ② البقرة 2:2. ③ جامع الترمذي: 29:10. ④ الحجر 9:15. ⑤ الإسراء 9:17. ⑥ صحيح مسلم: 817. ⑦ صحيح مسلم: 798. ⑧ صحيح مسلم: 804. ⑨ مسند أحمد: 1464. ⑩ جامع الترمذي: 2915. ⑪ سنن ابن ماجه: 215.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

7

روح کی غذا موسیقی نہیں، قرآن ہے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ﴾[1]

لکھنا نہیں آتا تو مری جان پڑھا کر
ہو جائے گی مشکل تری آسان پڑھا کر
اللہ نے کیا کیا تجھے نعمت نہیں بخشی
فرصت جو ملے، سورۂ رحمان پڑھا کر
لاریب تری روح کو تسکین ملے گی
تو کرب کے لمحات میں قرآن پڑھا کر

سامعینِ مکرم، مہمانانِ معظم اور آسمانِ علم کے تابندہ ستارو!

بحرِ افکار کی تلاطم خیز موجوں میں سفینۂ الفاظ کو ساحلِ مراد تک پہنچا کر حقیقت آشنائی کے لیے جس موضوع کا انتخاب کیا ہے، وہ ہے: ''روح کی غذا موسیقی نہیں، قرآن ہے''

اربابِ مکرم! انسان دو چیزوں روح اور جسم کا مرکب ہے۔ جب جسم اور روح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باہم منسلک و مربوط ہوتی ہیں تو انسان کا وجود بنتا ہے۔ خالق کائنات نے انسان کے دونوں اشیائے ترکیبی کی نشوونما اور ترقی کے لیے غذا کا بندوبست کر رکھا ہے۔ جب جسم کو بھوک لگتی ہے تو وہ کھانا مانگتا ہے۔ یہ طرح طرح کا اناج جسم کی غذا ہے۔ یہ قسما قسم کے لذت آمیز پھل جسم کی خوراک ہیں۔ یہ زمین سے اُگتی انواع و اقسام کی سبزیاں جسم کو نشوونما فراہم کرتی ہیں۔ جسم مٹی سے بنا ہے تو اس کی غذا بھی زمینی ہے۔

اس کے برعکس روح امر ربی ہے، یہ آسمانی چیز ہے، اس لیے مالک ارض وسما نے اس کی غذا بھی آسمان سے اتاری ہے۔ جی ہاں وحیٔ الٰہی روح کی غذا ہے۔ جب روح بے چین ہوتی ہے، جب روح بے قرار ہوتی ہے، جب روح بھوک محسوس کرتی ہے، جب روح بے سکونی کی دلدل میں پھنستی ہے تو ذکرِ الٰہی سے قرار پاتی ہے۔ یہ میں نہیں کہتا، یہ میرا تبصرہ و تجزیہ نہیں، یہ وہ کہتا ہے جو روح و جسم کا مالک ہے۔ وہ اعلان کرتا ہے: ﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾[2] جان لو! اگر قلوب کو کسی چیز سے اطمینان ملتا ہے، اگر روح کسی چیز سے غذا پاتی ہے تو وہ اللہ کا ذکر ہے۔

ہر غم کا مداوا ہے ایماں کی حلاوت ہے
ذہنوں کو جلا دیتی قرآں کی تلاوت ہے

جنابِ والا!

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج کے نام نہاد مسلمان یورپ کی تقلید میں موسیقی کے رسیا ہو کر اسے روح کی غذا سمجھنے لگے ہیں اور اپنی جسمانی و لسانی طاقتیں اسی مقصدِ فضول میں خرچ کر رہے ہیں کہ موسیقی سے روح کو چین ملتا ہے۔ اسی کج فکری کا نتیجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں گویے جو کبھی کنجر اور میراثی کے قبیح القاب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانے جاتے تھے، آج موسیقار کہہ کر پکارے جاتے ہیں اور اسے اپنے لیے باعث شرف سمجھتے ہیں۔ اسی گمراہ نظری کا ثمرہ ہے کہ ہمارے نوجوان جو کبھی حافظ اور عالم بننے کو سعادت سمجھتے تھے، آج گلوکار بننے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اسی بری سوچ کا شاخسانہ ہے کہ ہمارے گھروں میں جہاں پہلے صبح کے وقت قرآن کی تلاوتیں چلا کرتی تھیں، آج شرکیہ موسیقی چلتی ہے۔

میں مغربی تہذیب کی عارضی چکا چوند سے متاثر ہو کر موسیقی کو روح کی غذا سمجھنے والوں کو ڈنکے کی چوٹ پر بتانا چاہتا ہوں کہ اگر موسیقی روح کی غذا ہوتی تو نبی ﷺ پریشانی کے وقت نماز کی طرف نہ دوڑتے: «إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلّٰی»۔[3] اگر موسیقی روح کی غذا ہوتی تو پیغمبرِ کائنات بے چینی و بے قراری کے وقت «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ»۔[4] والی دعا پڑھنے کی تلقین نہ کرتے۔ اگر موسیقی روح کی غذا ہوتی تو رسولِ معظم طاؤس و رباب کی آواز سن کر کانوں میں انگلیاں نہ ٹھونس لیتے۔[5]

اگر موسیقی روح کی غذا ہوتی تو حبیبِ کبریا «صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ»۔[6] فرما کر آلاتِ موسیقی کی مذمت نہ کرتے۔ اگر موسیقی روح کی غذا ہوتی تو رسول اللہ ﷺ «فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَالْقِيَانُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ»۔[7] کے الفاظ میں آلاتِ موسیقی، گلوکاروں اور شراب نوشی کو خسف و مسخ کے عذابوں کی وجہ قرار نہ دیتے۔ اگر موسیقی روح کی غذا ہوتی تو آمنہ کے لال «لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ»۔[8] کے پیرائے میں زنا کاری، ریشم پوشی، شراب نوشی اور موسیقی کی قباحت بیان نہ کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاں ہاں! مجھے کہنے دیجیے: اگر موسیقی روح کی غذا ہوتی تو رب کائنات عرش سے فرش پر ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ [9] کا فرمان اتار کر غفلت کا سبب بننے والے آلاتِ طاؤس و رباب خریدنے والوں کو مذموم قرار نہ دیتا۔

اربابِ مکرم! رسولِ معظم کے پیروکار کے لیے اگر کوئی چیز روح کی غذا ہوسکتی ہے تو وہ رب کا قرآن ہوسکتا ہے۔ نبی کا فرمان ہوسکتا ہے۔ ذکرِ رب رحمان ہوسکتا ہے۔ موسیقی نہیں ہوسکتی کیونکہ موسیقی پاک نہیں بلکہ ناپاک روحوں کی غذا ہے۔ طاؤس و رباب کی آواز طیب نہیں بلکہ خبیث روحوں کی غذا ہے۔ گانوں کی صدا طاہر نہیں بلکہ نجس روحوں کی غذا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ پریشانی و بے قراری کے وقت موسیقی کی بجائے قرآن سنے، اللہ کا ذکر کرے، نماز کی طرف توجہ کرے، اس سے روح کو قرار کی دولت نصیب ہوگی۔

قرآن کی شیرینی ہے شیرینیٔ حقیقی
شیرینیٔ قرآں کا مزہ اور ہی کچھ ہے
قرآن ہے اک رختِ سفر راہِ وفا کا
سب راہوں میں اک راہِ وفا اور ہی کچھ ہے
قرآن جہاں بھر کی کتابوں سے جدا ہے
رتبے میں یہ اک نورِ خدا اور ہی کچھ ہے

---

[1] الرعد 28:13. [2] الرعد 28:13. [3] ابوداود: 1319. [4] صحيح البخاري: 6345. [5] ابوداود: 4924. [6] صحيح الترغيب: 3527. [7] صحيح الجامع: 4273. [8] صحيح البخاري: 5590. [9] لقمان 6:31.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شانِ صحابہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ﴾ [1]

اسلام کے گلشن کو سینچا ہے صحابہ نے
ہم ان کی محبت میں جی جان لٹا دیں گے
ہم عظمتِ صحابہ کی اک دھوم مچا دیں گے
مشرق کا سرا لے کر مغرب سے ملا دیں گے

گرامی قدر حضرات و معزز اساتذہ کرام اور صاحبانِ مکتب!

لسان و قلب اور جسم و روح کے باہمی اتحاد سے جو گفتگو نفوسِ عظیمہ کے روبرو کرنے چلا ہوں، اس کا عنوان ہے: ''شانِ صحابہ''

جب میں نے اپنے عنوان کے پیشِ نظر تلاشِ مواد میں فضائل صحابہ پر نگاہ ڈالی تو مجھے احساس ہوا کہ میں ایک پھول کی تلاش میں ایسے گلستان میں پہنچ گیا ہوں جو اپنی آبادی و شادابی میں بے مثال و بے نظیر ہے۔ جس کے ہر پھول کی خوشبو اپنی اپنی ہے۔ میں جب بھی کسی پھول کا انتخاب کرتا تو دوسرا پھول میرے انتخاب کو غلط قرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے دیتا۔ بالآخر میں گلشنِ صحابہ کے تمام پھولوں کو ایک گلدستے کی شکل میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، دلجمعی کے ساتھ سماعت فرمائیے گا۔

حضرات!

اس ارضِ فانی کی خاکِ بے وفا پر انسانِ اول سے لے کر اب تک لاتعداد و بے شمار لوگ جنم لے چکے ہیں جن میں افضل ترین ہستیاں انبیاء علیہم السلام کی ہستیاں ہیں جو معصوم عن الخطا ہیں، جن سے کبھی گناہ سرزد نہیں ہوا۔ ان کے بعد عالمِ انسانیت کے افضل اشخاص صحابہ ہیں جن کی عظمتِ شان اور رفعتِ ذکر میں ربِ کائنات نے سیکڑوں آیات کو قرآن کا حصہ بنا دیا ہے۔

صحابہ کرام وہ عظیم ہستیاں ہیں جنھیں رب کائنات نے اپنے دین کی آبیاری کے لیے منتخب فرمایا اور جنھیں چہرۂ نبوت کی زیارت کا شرف عظیم حاصل ہوا۔ جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اسلام کو منصب نبوت سے سرفراز فرمایا تو حکم دیا کہ "اے میرے حبیب! لوگوں کو آپ کی صداقت و امانت پر اعتمادِ کامل ہو چکا ہے، لہٰذا اب کوہِ صفا پر چڑھ کر وادی عرب میں ربِ واحد کی وحدانیت کی دھوم مچا دیں۔ جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمِ الٰہی کی پیروی کرتے ہوئے «قُوْلُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ تُفْلِحُوا تَمْلِكُوا الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ» کا نعرۂ توحید بلند کیا تو اپنے بھی دشمن بن گئے۔ محبتیں نفرتوں میں بدل گئیں۔ دوستی کا ڈھنڈورا پیٹنے والے خون کے پیاسے بن گئے۔ عداوتیں سینوں میں جنم لینے لگیں۔ ان حالات میں پیغمبر اسلام کا دست و بازو بننے والے صحابہ کرام تھے جنھوں نے بغیر توقف کیے آپ کی دعوت پر لبیک کہا۔ خاندان کی مخالفت کی پروا نہ کی۔ قبیلے کی عداوت کو قبول کیا۔ ممتا کی محبت کو قربان کیا۔ بوڑھے والدین کے فراق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو برداشت کیا لیکن پیغمبر اسلام کا ساتھ نہ چھوڑا۔ ماں نے کہا: اے بیٹا! جب تک تو اسلام کو نہیں چھوڑ دیتا، میں کھانا نہیں کھاؤں گی۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ماں! اگرچہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن اب مجھے تمھارے کھانا نہ کھانے کی کوئی پروا نہیں، اب رسول اللہ ﷺ کی محبت تمھاری محبتوں پر غالب آچکی ہے۔ اور مصعب بن عمیر وہ صحابی ہیں جو دورِ جاہلیت میں انتہائی امیر تھے۔ کہا جاتا ہے کہ مصعب بن عمیر جس راستے سے گزرتے، اس کی خوشبو پتہ دیتی کہ اس راستے سے مصعب بن عمیر گزرے ہیں اور جو کپڑے ایک بار پہن لیتے، وہ دوبارہ نہیں پہنتے تھے۔ لیکن اسلام کی خاطر انھوں نے سب آسائشوں کو قربان کر دیا اور جب مسجد نبوی میں پہنچتے ہیں تو بدن پر صرف ایک ٹاٹ ہوتا ہے جس سے اپنا ستر ڈھانپا ہوتا ہے۔ اور ربِ کائنات نے انعام کیا دیا: ﴿رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾

حاضرین کرام!

پھر مجھے کہنے دیجیے: کون صحابہ؟ گلشنِ اسلام کو اپنے خون سے سینچنے والے صحابہ۔

کون صحابہ؟ نبی ﷺ کی حرمت پر جسم و جان نچھاور کرنے والے صحابہ۔

کون صحابہ؟ اشاعتِ اسلام کی خاطر پہاڑوں کے سینے چیرنے والے صحابہ۔

کون صحابہ؟ ﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا﴾ [2] کا اعزاز پانے والے صحابہ۔

کون صحابہ؟ ﴿رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾ [3] کے مصداقِ حقیقی صحابہ۔

کون صحابہ؟ ﴿وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [4] صحابہ۔

کون صحابہ؟ ﴿وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ [5] صحابہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کون صحابہ؟ ﴿أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝﴾[6] صحابہ۔
کون صحابہ؟ اسلام کی خاطر گھر بار لوٹانے والے صحابہ۔
کون صحابہ؟ تلواروں کے سائے تلے ربِ واحد کی وحدانیت کا پرچار کرنے والے صحابہ۔
کون صحابہ؟ رضائے الٰہی کے حصول کے لیے انگاروں پر لیٹنے والے صحابہ۔
کون صحابہ؟ شوق جنت میں جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروانے والے صحابہ۔
کون صحابہ؟ مکہ کی تپتی ریت پر اَحَدٌ اَحَدٌ کا نعرہ لگانے والے صحابہ۔
کون صحابہ؟ نبی کی عزت کا دفاع کرنے والے صحابہ۔
کون صحابہ؟ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم جن کی میت کو کندھا دینے کے لیے آسمان سے ستر ہزار فرشتے اترے۔ وہ صحابہ جن کی مدد کے لیے میدانِ بدر و احزاب میں فرشتے سپاہی بن کر نازل ہوئے۔ وہ صحابہ جن کی شکل میں روح الامین وحی لے کر آئے۔
وہ صحابہ جن کی میت کو غسل دینے کے لیے آسمان سے فرشتے اترے۔

اولیں دیں کے تارے صحابہ ہی تھے
جگ میں روشن منارے صحابہ ہی تھے
دی جنھیں رب نے اپنی رضا کی سند
اس کے مصداق پیارے صحابہ ہی تھے
ظلم کی آندھیوں اور طوفانوں سے
جو کبھی بھی نہ ہارے صحابہ ہی تھے
عرش بھی جن پہ نازاں رہا شوق سے
رہنما وہ ہمارے، صحابہ ہی تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارے صحابہ تو وہ ہیں، جنھوں نے احیائے اسلام کے لیے تختہ داروں کو سجایا۔ چوراہوں کو با رونق بنایا۔ قید خانوں کو آباد کیا۔ لوگوں کی مخالفتوں کا سامنا کیا لیکن آفتابِ اسلام کو شبِ ظلمت کی سیاہی میں روپوش نہ ہونے دیا۔ گلشنِ توحید پر شرک کی بدبودار ہواؤں کو مسلط نہ ہونے دیا۔ خورشیدِ اسلام کی کرنوں کو سحابِ بدعات کی آغوش میں نہ جانے دیا۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ آج ان کی عزت پر ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں۔ انھیں الزام و بہتان بازی کے ذریعے زمانہ بھر میں بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اب وقت ہے میدانِ عمل میں نکلنے کا، ناموسِ صحابہ پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو للکارنے کا، صحابہ کے ناموس کی چادر کو داغدار کرنے والوں کے آگے سینہ سپر ہونے کا اور میں دوٹوک الفاظ میں صحابہ پر زبان درازی کرنے والوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ تم جس میدان میں آؤ گے، اہلحدیث کا بچہ بچہ تمھارے مقابلے کے لیے تیار ہوگا۔ تحریر و کتابت کے میدان میں آؤ گے تو ہم سیاہی سے نہیں اپنے خون کی روشنائی سے صحابہ کا دفاع کریں گے۔ خطابت کے میدان میں للکارو گے تو شعلے اگلتی ہوئی زبانوں سے ناموسِ صحابہ کی حفاظت کریں گے۔ شمشیر و سناں کے میدان میں نکلو گے تو ہم اپنے جسموں کا گرم جوش لہو عظمت صحابہ پر نچھاور کر دیں گے۔ لیکن کسی مفاد پرست، نفس پرست اور ہوس پرست کو صحابہ کی حرمت پر زبان درازی نہیں کرنے دیں گے کیونکہ صحابہ سے محبت ہمارا ایمان ہے۔ ان سے محبت ہمارا مسلک ہے۔ ان سے محبت ہمارا مذہب ہے۔ ان سے محبت ہمارا دین ہے۔ ان سے محبت ہمارا اسلام ہے۔

انھوں نے نبی سے محبت کی، ہم ان سے محبت کریں گے۔ انھوں نے ناموسِ محمد ﷺ کا دفاع کیا، ہم ان کا دفاع کریں گے۔ انھوں نے گلشنِ اسلام کی آبیاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے سب کچھ لوٹا دیا، کچھ نہیں چھوڑا۔ ہم بھی ان کی محبت میں، ان کی الفت میں، ان کی وفا میں سب کچھ لوٹا دیں گے، کچھ نہیں چھوڑیں گے۔ نہیں ہے کوئی تعلق، نہیں ہے کوئی پیار، نہیں ہے کوئی دوستی اس کے ساتھ جو صحابہ سے محبت نہیں کرتا، جو صحابہ کے خلاف ناپاک زبان کو جنبش دیتا ہے، جو صحابہ کے کردار کو مشکوک کرتا ہے۔

اصحابِ مصطفیٰ سے عداوت حرام ہے
اسلام کے شیروں کی مذمت حرام ہے
جو لوگ بھونکتے ہیں صحابہ پہ روز و شب
ان سے تعلقات و رفاقت حرام ہے
آقائے نامدار کی امت یہ جان لے
گستاخِ اصحابِ نبی سے مروت حرام ہے

① الفتح 29:48. ② البقرة 137:2. ③ التوبة 100:9. ④ البقرة 5:2. ⑤ التوبة 20:9.
⑥ البينة 7:98.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

9

دفاعِ صحابہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ﴾ [1]

رکھ حوصلہ کر عزمِ سفر حق کے لیے
باطل سے ہو تو سینہ سپر حق کے لیے
لے سیرتِ اصحاب سے یہ درسِ وفا
جی حق کے لیے، جی سے گزر حق کے لیے

اصحابِ علم وفضل، مہمانانِ معزز ومکرم اور اس بزم کے زندہ دل سامعین!

میں نے اپنے چمنِ خیال کا اثاثہ الفاظ کی شاخوں پر کھلانے کے لیے جس موضوعِ سخن کا انتخاب کیا ہے، وہ ہے: ''دفاعِ صحابہ رضی اللہ عنہم''

اربابِ علم ودانش!

میں آج سے چودہ صدیاں قبل اسلام کے دورِ اوائل کو نظرِ حقیقت سے دیکھتا ہوں تو میرے سامنے قربانیوں کی طویل داستان کھلتی چلی جاتی ہے۔ کہیں مال و دولت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانیوں کا منظر تو کہیں جسم و جان کو راہِ الٰہی میں بے تابی سے لٹانے کا نظارہ۔ کہیں عزیز و اقارب کی جدائیوں کو کھلے دل سے قبول کر کے پیغمبرِ اسلام کا دست و بازو بننے کی جھلک ہے تو کہیں دفاعِ اسلام کی خاطر باپ کے بیٹے کے مدِ مقابل ہونے کی تصویر۔ کہیں دشمنوں کی اذیتوں کو صبر و ثبات سے دامن سے لگا لینے کا قصہ ہے تو کہیں شجرِ اسلام کی آبیاری کے لیے بیوی بچوں سے فراق کی قربانی کی کہانی۔ ہر قدم اور ہر موڑ پر قربانی کی ایک نئی داستاں میری چشمِ تصور کو ورطۂ حیرت میں ڈالتی دکھائی دیتی ہے مگر سوال یہ ہے کہ اتنی عظیم قربانیاں دینے والے کون لوگ تھے؟

یہ وہ لوگ ہیں جنھیں خالقِ کائنات نے اپنے پیغمبر کی صحبت کے لیے چنا۔ یہ انبیائے کرام کے بعد کائنات کی افضل ترین شخصیات صحابہ کرام ہیں۔ یہ وہ شخصیات ہیں جن کے ایمان کا تذکرہ آتا ہے تو قرآن کہتا ہے: ﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ﴾.[2] یہ وہ شخصیات ہیں جن کی خوشنودی رحمان کا تذکرہ آتا ہے تو قرآن کہتا ہے: ﴿رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾.[3] یہ وہ شخصیات ہیں جن کی کفر سے نفرت کا ذکر آتا ہے تو قرآن کہتا ہے: ﴿وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ﴾.[4] یہ وہ شخصیات ہیں جن کے رکوع و سجود کا ذکر آتا ہے تو قرآن کہتا ہے: ﴿تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا﴾.[5] یہ وہ شخصیات ہیں جن کی کامیابی کا ذکر آتا ہے تو قرآن کہتا ہے: ﴿وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾.[6] یہ وہ شخصیات ہیں جن کے انعامات کا ذکر آتا ہے تو قرآن کہتا ہے: ﴿وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾.[7] یہ وہ شخصیات ہیں جن کے معیارِ حق ہونے کا ذکر آتا ہے تو قرآن کہتا ہے: ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾.[8] یہ وہ شخصیات ہیں جن کے صاحبِ رشد و ہدیٰ ہونے کا ذکر آتا ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کہتا ہے: ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ○﴾.[9]

دے دے جو بلالی سی اذاں ہے کوئی
یہ سچ ہے یہاں ہے نہ وہاں ہے کوئی
ایمان وہ کردار کہاں سے لائیں
انسان صحابہ سا کہاں ہے کوئی

اربابِ مکرم!

جن نفوسِ قدسیہ نے اشاعتِ اسلام کے لیے اس قدر قربانیاں دیں، ان کا احترام ہر مسلمان کے دل میں راسخ ہونا وفا شعاری کا تقاضا ہے مگر افسوس صد افسوس کہ بعض تاریک دل اور سیاہ بخت احسان فراموشی کی گھٹیا تاریخ رقم کرتے ہوئے ان کی شان و عظمت کا چراغ بجھانے کی ناکام کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور ان کے کردار کی اجلی چادر کو اپنے خبثِ باطن سے داغدار کرنے کو مقصدِ حیات بنائے ہوئے ہیں مگر وہ اپنے ارادوں کے دامن میں ناکامی و نامرادی کے کانٹے ہی بھریں گے کیونکہ:

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

برادرانِ اسلام!

صحابہ کرام کی عظمت و رفعت کے قلعے کی چوکیداری کرنا، ان کی شان و مقام کے روشن چراغ کی پہرے داری کرنا، ان کی عزت و حرمت کا دفاع کرنا ہر مسلمان اور صاحب ایمان کی ذمہ داری اور شرعی فریضہ ہے کیونکہ صحابہ کرام کا دفاع کرنا اللہ کی سنت ہے: ﴿أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ○﴾[10] صحابہ کرام کا دفاع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا نبی ﷺ کا اسوہ ہے: «مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ».[11] صحابہ کرام کا دفاع کرنا ائمہ دین کا طریقہ ہے۔ امام ابوزرعہ رازی ؒ فرماتے ہیں: «إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَنْتَقِصُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاعْلَمْ أَنَّهُ زِنْدِيقٌ».[12]

اربابِ مکرم!

آج اسلام کے بچے بچے کو، ہر پیر و جوان کو، ہر چھوٹے بڑے کو صحابہ کے دفاع کے لیے اٹھ کھڑا ہونا چاہیے۔ ناموسِ صحابہ کے تحفظ کے لیے میدانِ عمل میں کودنا چاہیے۔ مصلحت کی چادر اتار کر صحابہ کی عزت کا پرچم تھام لینا چاہیے۔ اگر کوئی خطیب ہے تو وہ زبان و بیان کی قوتیں صحابہ کے دفاع کے لیے وقف کر دے۔ اگر کوئی ادیب ہے تو وہ قلم و قرطاس کی سیاہی گستاخانِ صحابہ کے مونہوں پر گرانے کا عزم کر لے۔ اگر کوئی صاحبِ اقتدار ہے تو وہ اپنے اختیار و اقتدار کو صحابہ کے دفاع کے مشن میں لگا دے، اس لیے کہ صحابہ کا دفاع پرچمِ اسلام کا دفاع ہے۔ صحابہ کا دفاع قرآنِ مبین کا دفاع ہے۔ صحابہ کا دفاع احادیثِ نبوی کا دفاع ہے۔ صحابہ کا دفاع ارکانِ دین کا دفاع ہے۔ صحابہ کا دفاع معیارِ حق کا دفاع ہے۔ صحابہ کا دفاع اسلامی اخلاق و آداب کا دفاع ہے۔ صحابہ کا دفاع اثاثۂ دین و ایمان کا دفاع ہے۔ صحابہ کا دفاع قصرِ ملت و شریعت کا دفاع ہے۔ اس لیے اب ہر مسلم کو یہ عہدِ واثق اور عزمِ مصمم کرنا ہوگا:

اصحابِ مصطفیٰ پر ہم جاں فدا کریں گے
ان کے دفاع کا یوں کچھ ہم حق ادا کریں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی عطا کے نغمے گائیں گے لحظہ لحظہ
ان کی وفا کے چرچے ہر سو کیا کریں گے
مدحت سرا ہے قرآں جن پاک ہستیوں کا
ہم ایسے قدسیوں کی مدحت سدا کریں گے
قصرِ سبا میں جن سے لرزہ رہے گا طاری
اب ہر جگہ سے ایسے طوفاں اٹھا کریں گے

① البقرة 2:13. ② الحجرات 49:7. ③ التوبة 9:100. ④ الحجرات 49:7. ⑤ الفتح 48:29. ⑥ البقرة 2:5. ⑦ الصف 61:12. ⑧ البقرة 2:137. ⑨ الحجرات 49:7. ⑩ البقرة 2:13. ⑪ السلسلة الصحيحة: 2340. ⑫ الكفاية في علم الرواية، ص: 49.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظمتِ صحابہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[1]

تاریک شب میں طلوعِ سحر پیدا کر
دیں کے جو کام آ سکے، وہ سر پیدا کر
کثرت کو دبانا ہے اگر قلت سے
محمد کے صحابہ کا جگر پیدا کر

سٹیج پر براجمان معزز مہمانانِ گرامی اور ناموس صحابہ کے پاسبانو!

آج کی اس پُر رونق و بابرکت نشست میں جس موضوع پر تخیلات و تفکرات اور الفاظ و کلمات کے وسیع ذخائر بکھیرنے کی جسارت کر رہا ہوں، اس کا عنوان ہے:

''عظمتِ صحابہ''

معزز سامعین!

روشنی اپنے ہونے کا پتہ دیتی ہے۔ اگر اسے ظلمت و تاریکی کی چادروں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روپوش بھی کر دیا جائے تو یہ تو ہو سکتا ہے کہ وہ کچھ دیر کے لیے دھندلیوں میں چھپ جائے لیکن اس کا ناپید ہونا ممکن نہیں۔

آج کچھ مفاد پرست اور شیطانی ذہنیت کے مالک شہادت حسین رضی اللہ عنہ اور واقعہ کربلا کی آڑ میں حقائق کو تعصب کے پردوں میں چھپا کر اور تاریخ کے بڑے بڑے جھوٹ بول کر صحابہ پر طعن و تشنیع کا جواز نکال رہے ہیں اور ﴿أُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ﴾ کے شرفِ عظیم کو حاصل کرنے والوں کی ردائے عزت پر ڈاکا ڈال رہے ہیں۔ شاید وہ علامہ اقبال کی اس تنبیہ کو بھول چکے ہیں:

وہ چنگاری خس و خاشاک سے کس طرح دب سکتی ہے
جسے حق نے کیا ہو نیستاں کے واسطے پیدا

سامعینِ کرام!

باطل ہزار جتن کر لے، سینکڑوں پروپیگنڈے بنا لے، جتنے ممکن ہو سکے فتنوں کے جال بچھا لے لیکن قرآن کے اس اعلان ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝﴾ [2] کے بعد میں ڈنکے کی چوٹ پر یہ اعلان کروں گا کہ جن سے رب نے جنتوں کا وعدہ کیا ہے، جنھیں اپنے دین کی آبیاری کے لیے منتخب کیا ہے، ان کی عزتوں پر کیچڑ اچھالنے والے باطل پرست نیست و نابود ہو جائیں گے۔ لیکن صحابہ کی عزت کو، صحابہ کی عظمت کو، صحابہ کی شان کو، صحابہ کے مرتبے کو، صحابہ کے مقام کو نہ کوئی کم کر سکتا ہے اور نہ کوئی کر سکے گا۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاضرینِ محفل!

جب میں خیرالقرون کی تاریخ کے اوراق پلٹتا ہوں تو مجھے صحابہ کرامؓ کبھی قبولِ اسلام کی سعادت حاصل کرتے نظر آتے ہیں تو کبھی قریشِ مکہ کے ظلم وستم کا نشانہ بنتے دکھائی دیتے ہیں۔ کہیں اسلام کی سربلندی کے لیے اپنا گھر بار لوٹاتے نظر آتے ہیں تو کہیں تپتے صحرا کے نشیب وفراز میں سفرِ ہجرت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کبھی بدر میں تلواروں کی چھاؤں تلے نبی مکرم ﷺ کی حفاظت پر مامور نظر آتے ہیں تو کبھی اُحد میں جلوہ نما ہوتے ہیں۔ کبھی غزوۂ خندق میں چوکس و چوکنا نظر آتے ہیں تو کبھی حنین و طائف کی چٹانوں پر دینِ حنیف کا پرچم لہراتے نظر آتے ہیں۔ کہیں امت کو راہِ ہدایت دکھاتے نظر آتے ہیں تو کہیں اسلام کی سرحدیں پوری دنیا میں پھیلاتے نظر آتے ہیں۔ کہیں فارس و شام سے ٹکراتے نظر آتے ہیں تو کہیں قیصر وکسریٰ کو مٹاتے نظر آتے ہیں، اسی لیے تو کسی نے کہا تھا:

اسلام وہ پودا نہیں جس نے پانی سے غذا پائی
دیا خون جگر صحابہ نے تو گلشن میں بہار آئی

حضرات!

صحابہ وہ رجالِ کار تھے جن کے سینوں میں علومِ نبوت کا نور چمکتا تھا۔ جن کے دلوں میں حالات کو بدلنے کا عزم وحوصلہ موجود تھا۔ جن کی رگوں میں زندگی کا ابلتا ہوا خون گردش کرتا تھا۔ جن کے قدموں میں فاتحین کا اعتماد ویقین تھا۔ جن کی آنکھوں میں عزم وہمت کی روشنی جگمگاتی تھی۔ جو ایمان وتقویٰ کی اوجِ ثریا پر فائز تھے۔ جو شجاعت و بسالت کے پیکر تھے۔ صداقت و دیانت کا نشان تھے۔ تلواروں کے سائے تلے پلنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے تھے۔ قرآن جب بھی بولا، ان کی عظمت و جلالت پر بولا۔ قرآن کبھی انھیں ﴿وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [3] کہتا ہے تو کبھی ﴿وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ [4] کہتا ہے۔ کبھی ان کی رفعت میں ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ﴾ [5] کہتا ہے تو کبھی ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا﴾ [6] کہتا ہے۔ کبھی انھیں ﴿أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ [7] کہتا ہے تو کبھی ﴿أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ﴾ [8] کہتا ہے۔

تو پھر مجھے کہنے دیجیے: فرشتوں کا میتِ سعد رضی اللہ عنہ کو کفن دینا صحابہ کی عظمت ہے۔ روح الامین کا دحیہ کلبی کی شکل میں زمین پر اترنا صحابہ کی عظمت ہے۔ فخرِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا میدانِ بدر میں پاسبانِ اسلام کے لیے دعا کرنا صحابہ کی عظمت ہے۔ ابوبکر کا مصلیٰ رسول پر کھڑے ہونا صحابہ کی عظمت ہے۔ پیغمبر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے ہدایت کرنا صحابہ کی عظمت ہے۔ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ہاتھ کو عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دینا صحابہ کی عظمت ہے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا تھمانا صحابہ کی عظمت ہے۔

ہاں ہاں! صدیق رضی اللہ عنہ کو صداقت ملنا صحابہ کی عظمت ہے۔ فاروق رضی اللہ عنہ کو عدالت ملنا صحابہ کی عظمت ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ کو سخاوت ملنا صحابہ کی عظمت ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کو شجاعت ملنا صحابہ کی عظمت ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فقاہت ملنا صحابہ کی عظمت ہے۔ عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو امانت ملنا صحابہ کی عظمت ہے۔ حسن رضی اللہ عنہ کو قیادت ملنا صحابہ کی عظمت ہے۔ حسین رضی اللہ عنہ کو شہادت ملنا صحابہ کی عظمت ہے۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو قراءت ملنا صحابہ کی عظمت ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ کو امامت ملنا صحابہ کی عظمت ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو سیادت ملنا صحابہ کی عظمت ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ کو سعادت ملنا صحابہ کی عظمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو زمین پر چلتے ہوئے شہید کا اعزاز ملنا صحابہ کی عظمت ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا کاتبِ وحی ہونا صحابہ کی عظمت ہے۔ زبیر رضی اللہ عنہ کا حواریٔ رسول ہونا صحابہ کی عظمت ہے۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کا رازدانِ رسول ہونا صحابہ کی عظمت ہے۔ نواسانِ محمد کا شبابِ جنت کا سردار ہونا صحابہ کی عظمت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لیے دعائے رحمت کرنا صحابہ کی عظمت ہے۔ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا جنتی عورتوں کا سردار ہونا صحابہ کی عظمت ہے۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا دو عظیم گروہوں میں صلح کرانا صحابہ کی عظمت ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا سید الشہداء ہونا صحابہ کی عظمت ہے۔

حضرات سن لیجیے!

آج ہم پر یہ الزام تراشی کی جاتی ہے کہ ہم صحابہ کی عظمت تو بیان کرتے ہیں لیکن اہل بیت کی نہیں کرتے۔ میں ان الزامات کا بھانڈا پھوڑ دینا چاہتا ہوں۔

ہمارے ہاں صحابہ اور اہل بیت کا مقام کیا ہے۔ میں ڈنکے کی چوٹ پر کہوں گا کہ صحابہ اور اہل بیت دونوں ایک ہی چراغ کے دو رخ تھے۔ دونوں کے نظریات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیب کے عکاس تھے۔ دونوں کے عقائد کردار نبوی کے ترجمان تھے۔ دونوں اسلام کے داعی اور حاملینِ قرآن تھے۔ دونوں ذاتِ پیغمبر کے سپاہی و پاسبان تھے۔ دونوں توحید و سنت کے وارثان تھے۔ دونوں چمنستان اسلام کے نگہبان تھے۔ دونوں ناموسِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جان نچھاور کرنے والے مسلمان تھے۔ دونوں ربِ ارض و سماء کی جنت کے مہمان تھے۔

آج جو لوگ ان کے نظریے کے پیروکار ہیں۔ ان کی ناموس کے پہریدار ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی عظمت و جلالت کے چوکیدار ہیں۔ حقیقت میں وہی لوگ صحابہ کی شان و رفعت بیان کرنے کے حق دار ہیں۔ اس لیے کسی شاعر نے کہا:

خرد کو غلامی سے آزاد کر
جوانوں کو پیروں کا استاد کر
جگر سے وہی تیر پھر پار کر
تمنا کو سینوں میں بیدار کر
جوانوں کو سوزِ جگر بخش دے
میرا عشق میری نظر بخش دے
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دلِ مرتضیٰ سوزِ صدیق دے

المجادلة 58:22. ② الإسراء 17:81. ③ البقرة 2:5. ④ التوبة 9:20. ⑤ الحجرات 49:7. ⑥ الأنفال 8:4. ⑦ البينة 98:7. ⑧ المجادلة 58:22.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضائلِ صحابہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى﴾ [1]

اٹھ کہ ظلمت ہوئی پیدا افقِ خاور پر
بزم میں شعلہ نوائی سے اجالا کر دیں
گرم رکھتا ہے سردیٔ مغرب میں جو داغ
چیر کر سینہ اسے وقفِ تماشا کر دیں
شمع کی طرح جئیں بزم گہِ عالم میں
خود جلیں دیدۂ اغیار کو بینا کر دیں

شرکائے محفل اور میرے ہم مکتب ساتھیو!

حالات کی ترشیوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے میں قلب وفکر کی اتھاہ گہرائیوں سے جس موضوعِ سخن کو بیان کرنے جا رہا ہوں، وہ ہے: "فضائلِ صحابہ"

اربابِ علم!

دنیا کی کسی بھی تحریک وتنظیم کو لے لیجیے۔ خواہ کوئی سیاسی تنظیم ہو یا مذہبی، انقلابی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنظیم ہو یا معاشرتی، آفاقی تحریک ہو یا عوامی۔ ہر تنظیم و تہذیب کے عروج و زوال کے پیچھے چند اشخاص اور اراکین کی کوششیں شامل ہوتی ہیں۔ ہر تنظیم قابل اعتبار اور باصلاحیت آدمیوں کی متلاشی ہوتی ہے۔

جتنی عظیم وہ تنظیم ہوگی، اسی قدر وہ صاحبانِ تدبر و تفکر کی تلاش میں رہے گی، پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اسلام جیسی انقلابی تہذیب اور توحید و رسالت جیسے پاکیزہ نظریات کسی کم صلاحیت جماعت کے زیر سایہ پروان چڑھتے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ اپنے نبی کے جانثار عقل و خرد کی صلاحیتوں پہ پردے ڈالے ہوؤں کو چن لیتا۔

اللہ نے اتنے عظیم مشن کے لیے جن نفوس عظیمہ کو چنا اور جس مقدس جماعت کا انتخاب کیا، ان کے متعلق تقویٰ اور ثابت قدمی کی گواہی خود دی اور ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ﴾ [2] کے پیرائے میں مشرکینِ مکہ کے شبہات کا ازالہ کر دیا اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کو بتلایا کہ میں نے اتنے عظیم مشن میں اپنے صحابہ کرام کی جماعت یوں ہی تو منتخب نہیں فرمائی بلکہ میں نے پہلے ان کا امتحان لیا۔

یہ امتحان کبھی جسم و جان کی قربانی کی صورت میں لیا تو کبھی مال و زر کی صورت میں۔ یہ امتحان کبھی خاندان و وطن سے ہجرت کی صورت میں لیا تو کبھی اولاد و ازواج سے جدائی کی صورت میں۔

یہ امتحان کبھی خبیب کو سولی پر چڑھ کر دینا پڑا تو کبھی بلال کو مکہ کی دہکتی وادی میں احد احد پکار کر۔ یہ امتحان کبھی سمیہ کو خاک و خون میں تڑپ کر دینا پڑا تو کبھی زنیرہ کو بینائی سے محروم ہو کر۔ یہ امتحان کبھی مصعب بن عمیر کو ناز و نعم کی زندگی کو ٹھکرا کر دینا پڑا تو کبھی عمار کو جسم و جاں کے ٹکڑے کروا کر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتنے ہی چاند ڈھلے کتنے ستارے ڈوبے
ظلمت شب کو اجالوں میں بدلنے کے لیے
کیا ہوا آج بھی رستا ہے جو زخموں سے لہو
حوصلہ چاہیے انگاروں پہ چلنے کے لیے

حضرات!

جب خبیب نے تیروسناں کی بارش میں مسکرا کر جان دے دی۔ جب بلال نے گرم پتھریلی زمین کی حدت وتمازت احد احد کہہ کر برداشت کر لی۔ جب سمیہ نے اسلام کی خاطر اپنی خوشیوں بھری زندگی قربان کر دی۔ جب زنیرہ نے آنکھوں سے محرومی بلاخوف وخطر قبول کر لی۔ جب مصعب بن عمیر نے حیات کی راحتیں ٹھکرا دیں۔ جب یاسر موت سے ہنس کر لپٹ گئے تو خالق کائنات نے عرش معلیٰ سے نتیجہ پیش کیا کہ میں نے جب ان کے دلوں کا امتحان لیا تو مجھے ان کے دلوں میں تقویٰ نظر آیا: ﴿امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى﴾.[3] مجھے ان کے دلوں میں ایمان نظر آیا: ﴿أُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْإِيْمَانَ﴾.[4] امتحان میں کامیابی کی صورت میں انعامات کی بارش یوں بری کہ کبھی قرآن انھیں ﴿وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝﴾ کہتا ہے۔ کبھی ﴿أُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝﴾ کہتا ہے تو کبھی ﴿وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ کہتا ہے تو کبھی ﴿وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝﴾ کہتا ہے۔

سامعین محترم!

عظمت صحابہ کے کیا کہنے۔ وہ تو ایسے نفوس عظیمہ تھے جو اسلام کی بقا و دوام کی خاطر سمندروں میں اتر گئے۔ پہاڑوں کی چھاتیوں کو روند ڈالا۔ بجلیاں کڑکیں تو ان پ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسکرا دیے۔ بادل گرجے تو قہقہوں سے جواب دیا۔ بادِ صرصر اٹھی تو اس کا رخ پھیر دیا۔ آندھیاں آئیں تو ان سے کہا اپنا راستہ بدل لو۔ ظلم وستم کی داستان رقم ہونے لگی تو بنیان مرصوص کا کردار پیش کیا۔ تعصب کے شعلے بھڑکے تو ثابت قدمی کی تصویر بن گئے۔ ظلمت کے بادل چھائے تو آفتابِ ایمان کا روپ دھار لیا اور اس شان سے دنیا کو خدا حافظ کہا کہ آسمان بھی لرزنے لگا۔ فلک بھی آنسو بہانے لگا۔ زمین بھی سوگوار ہوگئی۔ میت کو کندھا دینے کے لیے فرشتے اتر آئے اور عرشِ الٰہی سے آواز آئی:

﴿يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝﴾ (9)

سامعینِ کرام!

وہ تو آخرت کے مسافر تھے جو یہ کہتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے:

لو اپنا جہاں دنیا والو! دنیا کو ہم چھوڑ چلے
جو رشتے ناتے جوڑے تھے، وہ رشتے ناتے توڑ چلے
کچھ سکھ کے سپنے دیکھ چلے، کچھ دکھ کے سپنے جھیل چلے
تقدیر کی چلتی گردش نے جو کھیل کھلائے کھیل چلے
ہر چیز تمھاری لوٹا دی، ہم لے نہیں کچھ بھی ساتھ چلے
پھر دوش نہ دینا اے لوگو! ہم دیکھو خالی ہاتھ چلے
یہ راہ اکیلی کٹنی ہے، یہاں ساتھ نہ کوئی یار چلے
اس پار نہ جانے کیا پائیں، اس پار تو سب کچھ جیت چلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوستو!

اب باری ہماری ہے کہ عظمتِ دین کے لیے ہم کتنا کچھ وقف کرتے ہیں اور صحابہ کے کردار کو کس قدر زندہ کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ ہمیں سیرت صحابہ اپناتے ہوئے باطل سے ٹکرانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

1 الحجرات 3:49. 2 الحجرات 3:49. 3 الحجرات 3:49. 4 المجادلة 22:58. 5 التوبة 20:9. 6 الحجرات 7:49. 7 البقرة 5:2. 8 البقرة 157:2. 9 الفجر 89:27-30.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فضائلِ ابوبکر رضی اللہ عنہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ﴾ [1]

ہجرت کی رات ہی نہ فقط ہم سفر رہے
صدیق ہم رکابِ نبی عمر بھر رہے
ایسا نہیں کہ صرف رہے زندگی میں ساتھ
اب بھی وہ ان کے ساتھ ہیں، مدنظر رہے

حضرات ذی وقار، قابلِ احترام مہمانانِ گرامی اور اربابِ مکرم!

آج مجھے جس موضوع پر گفتگو کرنے کا موقع ملا ہے، اس کا عنوان ہے: ''فضائل ابوبکر رضی اللہ عنہ''

معزز سامعین!

ہر نبی کو اللہ نے چند ساتھی اور حواری عطا فرمائے جو اس کی مدد و معاونت کرتے رہے اور اس کے بعد اس کے دین کا پرچار کرتے رہے۔ ایسے ہی اللہ نے اپنے پاک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیغمبر جناب محمد ﷺ کو ساتھی اور صحابہ عطا فرمائے جو محمد کریم ﷺ کے بعد ساری کائنات میں افضل و اعلیٰ مقام والے ہیں۔

اللہ رب العزت نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ کرام میں سے جو مقام اور مرتبہ عطا فرمایا، وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آیا۔ نبی کریم کے بعد کائنات میں اگر کوئی افضل و اعلیٰ مقام والے ہیں تو وہ ابوبکر ہیں۔ اس بات کی شاہد صحیح بخاری ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد کہتے ہیں: میں نے اپنے باپ سے سوال کیا: «أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَبُوبَكْرٍ»[2] میں نے دوبارہ سیدنا ابوبکر کی شان، ان کے مقام، ان کے مرتبے کو دیکھنے کے لیے احادیث کو کھولا تو یہ بات میرے سامنے روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: «أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. قِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوهَا»[3]

حضراتِ گرامی!

سیدنا ابوبکر کا مقام اتنا بلند ہے کہ نبی کریم کی سب سے زیادہ رفاقت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی۔ کبھی ہجرت میں تو کبھی نماز میں۔ کبھی میدان کارزار میں تو کبھی مدینہ کی گلیوں میں۔ قبر میں بھی رفاقت ملی، حشر میں بھی رفاقت ملے گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَّا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا»

"اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔"[4]

اربابِ مکرم!

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ عظمت و رفعت کے اوج ثریا پر فائز تھے۔ اگر ان کی عظمت کی جھلک دیکھنی ہو تو پھر مجھے کہنے دیجیے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کون ابوبکر؟ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ابوبکر۔

کون ابوبکر؟ سب سے پہلے اللہ کی راہ میں مار کھانے والے ابوبکر۔

کون ابوبکر؟ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرنے والے ابوبکر۔

کون ابوبکر؟ سب سے پہلے معراج کی تصدیق کرنے والے ابوبکر۔

کون ابوبکر؟ سب سے پہلے قرآن مجید کو جمع کرنے والے ابوبکر۔

کون ابوبکر؟ سب سے پہلے منکرین ختم نبوت اور منکرین زکاۃ کے خلاف باقاعدہ جنگ لڑنے والے ابوبکر۔

کون ابوبکر؟ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی خلافت کو سنبھال کر اسلام کی ڈوبتی کشتی کو سہارا دینے والے ابوبکر۔

کون ابوبکر؟ رسول اللہ ﷺ کے مصلّٰی پر نماز پڑھانے والے ابوبکر۔

کون ابوبکر؟ بلال حبشی کو آزاد کروانے والے ابوبکر۔

کون ابوبکر؟ مسجد نبوی کے لیے جگہ خریدنے والے ابوبکر۔

کون ابوبکر؟ جنت کے تمام دروازوں سے بلائے جانے والے ابوبکر۔

کون ابوبکر؟ غارِ ثور کو صاف کرنے والے ابوبکر۔

کون ابوبکر؟ وفات مصطفیٰ پر بے مثال خطبہ دینے والے ابوبکر۔

جب آپ ﷺ کے جسم اطہر سے روح پرواز کر گئی تو لوگوں نے کہا: آج پیغمبر دو جہاں اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی محبت نے جوش مارا اور تلوار نیام سے نکال کر کہنے لگے: جو کوئی ایسا کہے گا، میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی۔ آپ آئے۔ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملے۔ آپ کے حجرے میں داخل ہوئے۔ آپ کا چہرہ ڈھانپا ہوا تھا۔ آپ نے چہرہ انور سے چادر کو ہٹایا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاں لب آزادتیں تے ـــ

پیشانی کا بوسہ لیا۔ پھر واپس لوگوں کی طرف آئے اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تسلی دی اور تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمایا: «فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ» ”اے لوگو! جو کوئی محمد کریم ﷺ کی عبادت کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ محمد وفات پا چکے ہیں۔ اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آ سکتی۔“[5]

سامعینِ کرام!

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت کا سمندر بے کنار ہے۔ اگر میں دریا کو کوزے میں سموؤں تو اس شعر کا سہارا لینا پڑے گا:

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

---

1 الفتح 48:29. 2 صحيح البخاري: 3671. 3 ابن ماجه: 101. 4 صحيح مسلم: 2382. 5 صحيح البخاري: 1242.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسلام کا دروازہ کب اور کیسے ٹوٹا؟

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ﴾[1]

کرنے ہجرت وہ نکلا اور للکارا پجاری کو
ابوجہل، ابولہب ہر بدبخت ناری کو
حلالی ہو تو روکو آج عمر کی اس سواری کو
میں موتیں بانٹنے نکلا ہوں بتا دو اس بھکاری کو

اربابِ فکر و دانش، حاضرینِ محفل اور میرے ہم فکر ساتھیو!

آج جس موضوع پر تخیلات وتفکرات اور الفاظ وکلمات کے وسیع ذخائر بکھیرنے چلا ہوں، اس کا عنوان ہے: ''اسلام کا دروازہ کب اور کیسے ٹوٹا؟''

صاحبانِ مکتب!

تاریخِ اسلام کے عظیم حکمران اور میدانِ حرب وضرب کے بے باک سپاہی سیدنا عمر فاروق کے نام سے کون ناواقف ہے۔ مسلمان تو مسلمان دشمنانِ اسلام بھی ان کی عظمت ورفعت کے معترف ہیں۔ ایک عیسائی مصنف تو یہاں تک کہہ دیتا ہے کہ اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس دنیا میں عمر بن خطاب دس سال اور حکمرانی کرتے تو آفتاب اسلام کی کرنیں کائنات کے چپے چپے کو روشن کر چکی ہوتیں۔ اسلام مشرق و مغرب اور شمال وجنوب کی سمتوں کو طے کر چکا ہوتا۔

لیکن افسوس کہ غدارِ اسلام ہر زمانے میں جنم لیتے رہے۔ کبھی اسلام کے سپہ سالاروں کو وادئ نیند میں سلانے کے لیے سبائی اٹھے تو کبھی خارجی آستین کا سانپ بن کر ڈسنے لگے۔ کبھی نواسۂ رسول کو محبت والفت کا جھانسا دے کر کربلا کی سرزمین پر خاک وخون میں تڑپایا گیا تو کبھی گلشن اسلام کے مہکتے پھول کو شاخ سے جدا کرنے کے لیے ابولؤلؤ مجوسی پیشانی پہ عداوت سجائے ہوئے نمودار ہوا اور کبھی شمر اور ابن زیاد غدارِ اسلام کے روپ میں سامنے آئے۔

سامعینِ کرام!

جہاں بھی جلتا ہے، روشنی دیتا ہے
کسی چراغ کا اپنا کوئی مکاں نہیں ہوتا

کے مصداق بن کر شہسوارانِ اسلام اور جانثارانِ محمد جب تک اس دنیا میں رہے، اپنوں کے لیے پھول بن کر مہکتے رہے اور دشمنوں کے دلوں میں کانٹے بن کر چبھتے رہے، جب تک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے زندگی نے وفا کی، وہ

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

کی عملی تصویر بن کر رہے اور کسی سازشی کی سازش اور فتنہ پرور کے فتنے کو سر نہ اٹھانے دیا۔ وہ ایک ایسا بند دروازہ تھے کہ کوئی قوت ان کی مخالفت کی جرأت نہ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکی۔ کوئی فتنہ پرور جماعت اسے کھول نہ سکی اور کوئی فتنہ ان کے دور میں سر نہ اٹھا سکا۔ وہ دین کے معاملے میں انتہائی سخت تھے۔ کسی ملامت گر کی ملامت کی پروا نہ کرتے تھے اور عاجزی وانکسار کے ایسے پیکر تھے کہ ایک مرتبہ مدینہ سے چلتے ہیں اور وادیٔ ابطح میں آ کر ٹھہر جاتے ہیں۔ وہاں پتھروں کا ایک ڈھیر جمع کرتے ہیں۔ اس پر کپڑا ڈال کر لیٹ جاتے ہیں۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر عرض کرتے ہیں: اے اللہ! میں بوڑھا ہوگیا ہوں۔ میری طاقت جواب دے رہی ہے۔ میری رعایا خوب پھیل گئی ہے۔ تو مجھے اپنے پاس اس حالت میں بلانا کہ میں نے کوئی کوتاہی نہ کی ہو اور نہ کسی پر ظلم وزیادتی کی ہو۔ اس کے باوجود کہ انھیں اس دنیا ہی میں جنت کی بشارت مل چکی تھی۔ جنت کا سرٹیفکیٹ ان کے ہاتھوں میں تھما دیا گیا تھا۔ لیکن پھر بھی اللہ سے اتنا ڈرتے تھے کہ راہ چلتے تنکا اٹھا کر کہتے: کاش! میں تنکا ہوتا۔ کاش! میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا۔

سامعینِ محترم!

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تو وہ تھے جنھیں شہادت کا چڑھتے سورج کی طرح یقین تھا کیونکہ لسانِ صادق سے شہادت کی پیشگوئی مل چکی تھی لیکن پھر بھی شہادت کے اتنے امیدوار تھے کہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ'' انھیں خواب میں بھی شہادت کا اشارہ مل چکا تھا کہ ایک سرخ مرغا ہے جس نے مجھے دو مرتبہ چونچ ماری ہے۔ اپنا خواب سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جواب ملتا ہے: تمھیں عجمی آدمی قتل کرے گا۔ آخر وہ دن بھی آ گیا جب ان کی شہادت کی دیرینہ تمنا پوری ہونے چلی تھی۔ جب ان کی آرزو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقیقت کا لباس اوڑھنے چلی تھی۔ جب مسلمانوں سے ایک عظیم خلیفہ رسول ﷺ رخصت ہونے والا تھا۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا مجوسی غلام ابولؤلؤ جو چکیاں بنانے کا کام کرتا تھا۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اس سے روزانہ چار درہم وصول کرتے۔

ابولؤلؤ ایک دن حاکمِ وقت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے کر آتا ہے اور عرض کرتا ہے: اے امیرالمومنین! مغیرہ نے میری آمدنی تنگ کر رکھی ہے۔ آپ اس سے میری سفارش کر دیجیے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈر اور اپنے مالک سے اچھا سلوک کر۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی نیت یہ تھی کہ وہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں سرزنش کریں گے لیکن انھوں نے دل کی بات غلام سے نہ کہی۔ ابولؤلؤ طیش میں آ گیا اور بولا: وَسِعَ كُلَّهُمْ عَدْلُهُ غَيْرِي ''میرے علاوہ عمر رضی اللہ عنہ کا عدل ہر شخص کو پہنچ چکا ہے۔'' اس نے اسی وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا۔

اس نے دو سروں والا خنجر تیار کیا۔ اسے تیز کر کے زہر میں بجھایا، پھر ہرمزان سے اس خنجر کے بارے میں رائے پوچھی۔ ہرمزان نے کہا: تو جسے بھی یہ خنجر مارے گا، وہ بچ نہیں پائے گا۔

بالآخر وہ اگلے دن نماز فجر کے وقت خنجر چھپا کر مسجد میں چلا جاتا ہے اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ صفیں سیدھی کروا کر تکبیر تحریمہ پڑھتے ہیں اور نماز میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ابولؤلؤ فوراً خنجر نکالتا ہے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے کندھے پر وار کر دیتا ہے اور دوسرا وار پہلو میں کرتا ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ زمین پر گر پڑتے ہیں۔ اس وقت ان کی زبان پر یہ آیت ہوتی ہے: ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا﴾[2] سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بقیہ نماز پڑھاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں: دیکھو مجھ پر کس نے حملہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ مغیرہ بن شعبہ کے مجوسی غلام نے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر فرماتے ہیں: ''اللہ اسے تباہ و برباد کرے۔ میں نے تو اسے بھلائی کا حکم دیا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ میری موت کسی مسلمان کے ہاتھوں واقع نہیں ہو رہی۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو گھر پہنچا دیا جاتا ہے اور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مسلمانوں کا عظیم خلیفہ کیم محرم کو اپنے خالق حقیقی کے پاس جا پہنچتا ہے۔ یوں اسلام کا عظیم دروازہ ٹوٹ جاتا ہے جس کے بعد فتنوں کی وہ آندھی چلتی ہے جس کا امت مسلمہ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچتا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

اسلام کے مذہب کی حفاظت کی ہے
پابندئ آئینِ صداقت کی ہے
مقصود تھی تعمیلِ شریعت ان کو
فاروق نے قائم جو عدالت کی ہے

¹ الفتح 29:48؛ ² الأحزاب 38:33.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضائل صحابہ و اہلِ بیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ﴾[1]

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خُم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو

معزز مہمانانِ گرامی اور میرے ہم مکتب ساتھیو!

آج مجھے جس موضوع کو زینتِ گفتار بنانے کی سعادت ملی ہے، وہ ہے: ''فضائل صحابہ و اہل بیت''

جناب صدر!

اس موضوع کو بیان کرنا ایسا ہے جیسے سمندر میں موجود جواہرات کا تعدد۔ کیونکہ فضائل صحابہ و اہلِ بیت وہ طاقچہ ہے جس میں بند ہر یاقوت اپنی پوری آب و تاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ چمکتا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کا ہر باب عمدگی و نفاست کا نمایاں پہلو ہے۔ یہ وہ گلستان ہے جس کا ہر شجر تناور ہے۔ یہ وہ چمن ہے جس کا ہر کونہ خوشبو سے معطر ہے۔ یہ وہ دھرتی ہے جس کا ہر خطہ سرسبز و شاداب ہے۔ یہ وہ گوشہ ہے جو ہر کامیابی کو اپنے آنگن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ یہ وہ یاقوت ہے جس کی چمک مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ وہ گوہر ہے جو تاریخ کی پیشانی کا جومر ہے۔

جناب صدر!

اگر میں اپنے موضوع فضائل صحابہ و اہل بیت کے پیش نظر اعمال صحابہ کو دیکھوں تو ابوبکر کی صداقت کا ثانی نہیں ملتا، عمر کی عدالت کا ثانی نہیں ملتا، عثمان کی سخاوت کا ثانی نہیں ملتا، ابن کعب کی قراءت کا ثانی نہیں ملتا۔ میں بات کروں تو کس کی؟ جو سفر و حضر میں، غنا و فقر میں، غم و تبسم میں، مصائب و آلام میں، مسجد و میدان میں، رکوع و قیام میں میرے مصطفیٰ کا رقیب رہا۔ جس کے بارے میں آقائے دو جہاں نے کہا: لوگو! محمد ﷺ نے سب کا احسان چکا دیا لیکن ابن قحافہ کے احسانوں کا بدلہ اللہ ہی دے گا۔[2] میں فضیلت بیان کروں تو کس کی؟ جس کو میرے مصطفیٰ نے دعاؤں میں مانگا، جس کی زبان سے فیصلہ صادر ہوتا تو عرشِ معلیٰ سے اس کی موافقت کا نزول ہوتا، جس کے بارے میں نبوت والی زبان بولتی ہے: «لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ».[3] میں مرتبہ بیان کروں تو کس کا؟ جو مسلمانوں کو میٹھا پانی پلانے کے عوض جنت کی خریداری کرنے والا ہے، نبی کی زبان سے امداد کا اعلان سن کر غلہ سے بھرے اونٹوں کی قطار لگا دینے والا، نبی کے دو جگر گوشوں کو اپنے دامنِ زوجیت میں لینے والا، جس کا بدلہ لینے پر میرے مصطفیٰ موت کی بیعت لیتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور خالق ارض و سما اعلان کرتا ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ﴾ [4]

جنابِ صدر!

فضائلِ اہل بیت پر جنبشِ زباں سے میری نگاہ میرے مصطفیٰ کے اس کنبے پر پڑتی ہے جن کو رحمۃ للعالمین اپنی آغوشِ محبت میں لیے دعا فرماتے ہیں: «اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي» [5] جن کے بارے میں نبی مکرم محبت کا مطالبہ کرتے ہیں: ﴿قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ [6] جس کے دو شیر خوار بچوں کو میرے مصطفیٰ دامنِ رحمت میں بٹھا کر دعا فرماتے ہیں: «إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا» [7] جس کے نوجوان حسن و حسین کو جنت کے نوجوانوں کی سرداری ملی۔ [8] جس کی خاتون فاطمۃ الزہراء کو جنت کی عورتوں کی سرداری ملی۔ [9] جس میں موجود علی المرتضیٰ کے بارے میں مقامِ خیبر پر میرے مصطفیٰ نے کہا: اس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔ [10] وہ عائشہ صدیقہ جن کی پاکدامنی میں رب کا قرآن اعلان کرتا ہے: ﴿سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ﴾ [11] وہ اہلِ بیت جن کا اعزاز یہ ہے: ﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ [12] وہ اہل بیت جن کی پاکیزگی کا ذمہ خود رب کائنات نے لیا ہے: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [13] وہ اہل بیت جن کی محبت کے بغیر ایمان نامکمل ہے اور جن کی محبت کو خالق ارض و سماء نے پوری کائنات میں پیوست کر دیا۔

جو نبی سے ملے، قیمتی ہو گئے
رنگِ دیں میں ڈھلے، قیمتی ہو گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس ڈگر کا حبیب خدا نے کہا
اس ڈگر پر چلے، قیمتی ہو گئے
عرشِ اعظم سے جن کے لیے خیر کے
ہو گئے فیصلے، قیمتی ہو گئے

جنابِ صدر!

اگر فضائل صحابہ کے پیرائے میں ابتلائے صحابہ واہل بیت پر نظر ڈالی جائے تو مجھے دو اونٹوں سے بندھی ہوئی سمیہ رضی اللہ عنہا کے جسم کے ٹکڑے نظر آتے ہیں جو اسلام کی خاطر کٹتی ہیں۔ مجھے انگاروں پر جھلستا ہوا بلال رضی اللہ عنہ کا بدن نظر آتا ہے۔ مجھے سولی پر لٹکا ہوا خباب رضی اللہ عنہ کا جسم نظر آتا ہے جو یہ پوچھنے پر، کہ کیا خیال ہے اگر تیری جگہ تیرا نبی ہوتا اور تو آزاد ہوتا، تڑپتا ہے اور کہتا ہے: ظالمو! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میرے مصطفیٰ کے پاؤں میں کانٹا چبھے۔

مجھے احد میں ٹکڑوں میں بٹا ہوا حمزہ رضی اللہ عنہ کا لاشہ نظر آتا ہے اور جب بدر میں خالقِ کائنات ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ کا سرتن سے جدا کرتے ہوئے، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اپنے بھائی کا قتل کرتے ہوئے، عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے رشتہ داروں کو اسلام کی خاطر کاٹنے کا فیصلہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو میرا رب اعلان کرتا ہے:

«اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ» ”جو مرضی عمل کرو، اللہ نے تمھیں معاف کر دیا ہے۔“[1]

الٰہی دیکھنے والی نظر دے
دل پُردرد دے، سوزِ جگر دے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہمیں عثمان و حیدر آشنا کر
ہمیں ایمانِ بوبکر و عمر دے

جنابِ صدر!

مجھ ناچیز کے الفاظ تو کیا، بڑے بڑے مفکروں اور مدبروں کے کلمات فضائلِ صحابہ و اہل بیت کو کما حقہ بیان نہیں کر سکتے۔ تو پھر میں قرآن سے رہنمائی لیتا ہوں۔ میں قرآن سے صحابہ کے ظاہر کے بارے میں پوچھتا ہوں تو قرآن کہتا ہے: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ [15]

اگر میں صحابہ کے باطن کے بارے میں بات کرتا ہوں تو آواز آتی ہے: ﴿فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ﴾ [16] جب رکوع وسجود کی باری آئی تو ارشاد ہوا: ﴿ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ﴾ [17] جب صدقات وخیرات کی باری آئی تو فرمایا: ﴿أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ﴾ [18]

جب میرے صحابہ کے اعزاز کی باری آئی تو فرمایا: ﴿أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ﴾ [19] کہیں فرمایا: ﴿وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ [20] کہیں فرمایا: ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا﴾ [21] پھر جب انعام کی باری آئی تو فرمایا: ﴿رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾ [22]

پھر جب فضائلِ صحابہ کی باری آئی تو اعلان کر دیا کہ تمھارا مقام و مرتبہ اور تمھاری فضیلت یہ ہے کہ پوری کائنات میں سب سے بہترتم ہو اور صرف اس شخص کا ایمان قبول ہوگا جو تم جیسا ایمان لائے گا: ﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا﴾ [23]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارباب مکرم!

ہمیں چاہیے کہ ہم ان فضائل کو ہر جگہ عام کریں، صحابہ سے دل و جان سے محبت کریں، ان کی عظمتوں کے ترانے گائیں اور دشمنانِ صحابہ کو یہ پیغام دیں۔

آقا کے ہمسفر ہیں، آقا کے ہم نشیں ہیں
ان کے جو ہیں مخالف، بدبخت ہیں، لعیں ہیں
بوبکر ہو، عمر ہو، عثمان ہو، علی ہو
سب صادق و امیں کے خدام بہتریں ہیں
ہجرت، تبوک، خیبر، خندق، بدر، یمامہ
آقا جہاں چلے ہیں، یہ بھی چلے وہیں ہیں
جن کی زباں پہ بغضِ اصحابِ مصطفیٰ ہے
وہ خیر خواہ و مخلص اسلام سے نہیں ہیں

1 الأنعام 6:90. 2 جامع الترمذي:3661. 3 جامع الترمذي: 3686. 4 الفتح 10.48
5 جامع الترمذي: 3871. 6 الشورىٰ 23:42. 7 السلسلة الصحيحة: 650/6.
8 الجامع الترمذي: 3768. 9 صحيح البخاري: 3624. 10 صحيح البخاري: 2975
11 النور 16:24. 12 الأحزاب 32:33. 13 الأحزاب 33:33. 14 صحيح البخاري: 3007.
15 الانعام 90:6. 16 الفتح 18:48. 17 الفتح 29:48. 18 الحديد 10:57. 19 المجادلة 22:58. 20 التوبة 20:9. 21 الأنفال 4:8. 22 التوبة 100:9. 23 البقرة 137:2 24

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما بھائی بھائی

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ [1]

موجِ بلا کو سر سے گزرنے نہیں دیا
دشمن کو اپنی صف میں اترنے نہیں دیا
یہ اور بات ہے کہ لب ہی مرے کٹ گئے
لیکن کبھی بھی جھوٹ ابھرنے نہیں دیا

مہمانانِ مکرم، سامعینِ محتشم اور آسمانِ علم کے تابندہ ستارو!

کہاں اصحابِ رسول جیسے مہ درخشاں اور کہاں میں ذرۂ ناتواں مگر جب عظمت صحابہ سے فضائے دہر کو معطر کرنے کا وقت آئے تو توفیقِ باری تعالیٰ سے اس ذرۂ ناتواں کو اپنی ناتوانی کو ایک طرف رکھتے ہوئے سکوتِ وقت کے سمندر میں ''علی و معاویہ بھائی بھائی'' کے موضوعِ سخن پر تلاطم برپا کرنے کی جرأت مل ہی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارباب مکرم!

دنیائے فانی اور عالم رنگ و بو میں محبت و الفت کی ہزاروں داستانیں رقم ہوئیں۔ چشم تاریخ نے مودت و اخوت کے بے شمار محیر العقول واقعات دیکھے۔ صفحات و قراطیس نے بھائی چارگی کی سیکڑوں کہانیاں اپنے اندر سمیٹیں مگر میں جن نفوسِ قدسیہ کو خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں، وہ وہ تھے کہ جو اپنی مثال آپ تھے۔ وہ وہ تھے کہ جنھیں ﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾[2] کا سرٹیفکیٹ ملا۔ وہ وہ تھے کہ جو ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾[3] کا عملی نمونہ تھے۔ وہ وہ تھے کہ جن کا جذبہ اخوت ومودت دیکھ کر خود خالق کائنات پکار اٹھا: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾[4] وہ وہ تھے کہ جنھیں ﴿رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾[5] کے اعزاز سے نوازا گیا۔

ہزار برق گریں لاکھ آندھیاں آئیں
وہ پھول کھل کے رہیں گے جو کھلنے والے ہیں

صدرِ عالی وقار!

یوں تو تمام صحابہ ہی اخوت ومودت کی لڑی میں پروئے ہوئے تھے۔ یوں تو سب اصحابِ رسول ہی بھائی چارگی کی کہکشاں کے عظیم ستارے تھے۔ یوں تو سارے یارانِ نبی ہی دو جاں یک قالب تھے مگر میں بطورِ خاص سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کی باہمی اخوت کا تذکرہ اس لیے کرنا چاہتا ہوں کہ آج ایک مخصوص طبقۂ فکر حقائق کی دھجیاں اڑاتے ہوئے اسلام کی ان دو عظیم شخصیتوں کو ایک دوسرے کے مدمقابل لا کھڑا کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے اور اجتہادی غلطیوں کو بنیاد بناتے ہوئے عوام الناس کو صحابہ کرام سے برگشتہ کرنے کے کارِ رذیل میں مصروف عمل ہے مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاد رکھیے کہ سورج کو مصنوعی اندھیروں سے چھپایا نہیں جا سکتا اور نہ ہی شفاف سمندر کو انا کی گندگی میلا کر سکتی ہے۔

اربابِ مکرم!

تاریخ کی معتبر کتابیں اٹھائیے۔ مصنف ابن ابی شیبہ کی جلد نمبر چار پکڑیے اور صفحہ نمبر 103 کھولیے۔ یہ صفین کا میدان ہے۔ ایک طرف لشکر علی ہے اور دوسری طرف لشکر معاویہ ہے۔ دونوں طرف صحابہ کے لشکر۔ ایک دیکھنے والے کے دل میں شبہات آئے تو اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جو لوگ آپ کے مقابلے میں آئے ہیں، کیا وہ مشرک ہیں؟ کہا: نہیں۔ کیا وہ منافق ہیں؟ کہا: نہیں۔ پھر آپ کی نگاہوں میں ان کی حیثیت کیا ہے؟ خلیفہ رابع سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: هُمْ إِخْوَانُنَا ''وہ ہمارے بھائی ہیں۔'' پھر مجھے کہنے دیجیے: سیدنا علی و معاویہ بھائی بھائی تھے۔

ذرا آگے چلیے۔ قرب الأسناد کا صفحہ نمبر 313 کھولیے۔ امام جعفر اپنے والد امام باقر سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے مدمقابل سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے لشکر کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: إِنَّا لَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيرِ لَهُمْ وَلَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيرِ لَنَا وَلٰكِنَّا رَأَيْنَا أَنَّا عَلٰى حَقٍّ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ عَلٰى حَقٍّ. ''ہم انھیں کافر قرار دے کر جنگ نہیں لڑ رہے اور نہ اس لیے لڑ رہے ہیں کہ وہ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں۔ ہماری جنگ کسی دشمنی کی بنا پر نہیں۔ نہ ہی یہ کفر و اسلام کی جنگ ہے بلکہ ہمارے خیال کے مطابق ہم حق پر ہیں اور وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں۔'' ہاں ہاں سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما ایک دوسرے کے دشمن نہیں تھے بلکہ آپس میں بھائی بھائی تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوروں سے کہا تم نے اوروں سے سنا تم نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا، کچھ ہم سے سنا ہوتا

صدرِ عالی وقار!

جنگِ صفین کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جو خطوط شہروں میں بھجوائے، ان کا مضمون چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما بھائی بھائی تھے۔ انھوں نے اپنے خطوط میں لکھا: ''ہمارے معاملے کی ابتدا یوں ہوئی کہ ہم میں اور اہل شام میں مقابلہ ہوا۔ ظاہر ہے ہمارا اور ان کا رب ایک ہے۔ ہمارا اور ان کا نبی ایک ہے۔ ہماری اور ان کی اسلام کے متعلق دعوت ایک ہے۔ اس معاملے میں نہ وہ ہم سے زیادہ تھے اور نہ ہم ان سے زیادہ تھے۔ صرف ایک معاملے میں ہم میں اختلاف تھا اور وہ تھا قصاص عثمان کا معاملہ جبکہ ہم اس سے بری تھے۔'' کیا اب بھی کوئی سیدنا علی و معاویہ کے بھائی بھائی ہونے کا انکار کرے گا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کوئی سوال پوچھا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب سے پوچھ لیجیے، وہ مجھ سے زیادہ بڑے عالم ہیں۔'' سوال کرنے والے نے کہا: ''آپ کی رائے میرے نزدیک علی کی رائے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔'' سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا دشمن گرداننے والو! سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا جواب سنو۔ فرمایا: تم نے بہت بری بات کی ہے۔ تمھاری یہ بات نہایت قابلِ مذمت ہے۔ کیا تم اس علی رضی اللہ عنہ کی رائے کو ناپسند کر رہے ہو جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم سے عزت بخشی ہے۔

اربابِ مکرم!

یہ تمام تاریخی حقائق اس بات کے منہ بولتے شاہد ہیں کہ سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما میں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کوئی دشمنی نہیں تھی۔ ان میں باہمی عناد کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ وہ ایک دوسرے کے دشمن اور مخالف نہیں تھے بلکہ وہ تو اخوت ومودت کے پھول نچھاور کرنے والے اور ایک دوسرے سے پیار کرنے والے تھے۔ جو بھی ان کے درمیان دشمنی نکالنے اور انھیں ایک دوسرے کا مخالف باور کرانے کی کوشش کرے گا، وہ خود ہی حرفِ غلط کی طرح مٹ جائے گا اور سیدنا علی ومعاویہ رضی اللہ عنہما کی باہمی بھائی چارگی کا سورج قیامت کی صبح تک چمکتا اور دمکتا رہے گا۔

وہ ماہِ بطحا کے گرد ہالہ، علی کا بھائی معاویہ ہے
وہ کفر پہ موت لانے والا، علی کا بھائی معاویہ ہے
وہ جس سے راضی میرا علی ہے، حسن، حسین اور نبی ہے
ہے راضی جس سے خدا تعالیٰ، علی کا بھائی معاویہ ہے

---

① الفتح 29:48. ② الفتح 29:48. ③ الحجرات 10:49. ④ الحشر 9:59. ⑤ التوبۃ 100:9.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خشوع نماز کی روح ہے

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○﴾[1]

دنیا کی ہوس میں جو بہک جاتا ہے
وہ جادۂ نیکی سے بھٹک جاتا ہے
موتی سے بھی بڑھ کر ہے وہ آنسو یارو
جو خوفِ الٰہی سے ٹپک جاتا ہے

اربابِ ذی احتشام، مہمانانِ قابلِ احترام اور گلشنِ علم کے مہکتے پھولو!

الفاظ کی قندیلوں سے آپ کے قلوب واذہان کو منور کرنے کے لیے جس موضوع کا انتخاب کیا ہے، اس کا نام ہے ''خشوع نماز کی روح ہے''

سامعینِ کرام!

نمازیں پڑھنا کوئی بڑی بات نہیں۔ سجدے اور رکوع کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ اللہ کے حضور جبینِ نیاز جھکانا کوئی بڑی بات نہیں۔ سب سے بڑی بات ہے روح و

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قلب کو اللہ کی طرف متوجہ کرنا۔ سب سے بڑی بات ہے نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنا۔ سب سے بڑی بات ہے برے خیالات پہ کنٹرول کرنا۔ قرآن اٹھائیے۔ اللہ نے صرف عادتاً نماز پڑھنے والوں کو کامیاب نہیں کہا۔ بلکہ کامیابی کا اعلان کیا ہے تو ایسے نمازیوں کے لیے جو نمازیں تو اللہ کی رضا کے لیے پڑھتے ہیں۔ جو نمازیں دل میں خوفِ الٰہی کا جذبہ پیدا کر کے پڑھتے ہیں۔ جو نمازیں عاجزی وانکسار کے جذبات لے کر پڑھتے ہیں۔ ایسے نمازی کامیاب ہیں۔ قرآن اعلان کرتا ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○﴾ [2] وہ مومن کامیاب ہیں جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع پیدا کرتے ہیں۔

آقا علیہ السلام نے ایک آدمی کو دیکھا۔ ایسا آدمی جو نماز تو پڑھ رہا تھا مگر اس کی نماز خشوع وخضوع سے خالی تھی۔ وہ رکوع وسجود کو صحیح طرح سے ادا نہیں کر رہا تھا۔ پیغمبر رحمت نے فرمایا: «لَوْمَاتَ هٰذَا عَلٰى حَالِهِ هٰذِهِ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ» اگر خشوع وخضوع سے بغیر نمازیں پڑھنے والا۔ نامکمل رکوع وسجود کرنے والا۔ اسی حالت پر مر جاتا تو یہ میری ملت اور میرے طریقے پر نہ مرتا۔ [3]

عزیزانِ محترم!

مقامِ غور ہے۔ فکر وشعور کی زنجیریں ہلانے کا مقام ہے کہ ایک شخص پیغمبر کا صحابی ہے۔ نبی مکرم کے چہرۂ مبارک کی زیارت کرنے والا۔ اللہ کی توحید اور محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار کرنے والا۔ اللہ کے احکام کی تابعداری کرنے والا۔ نمازیں پڑھنے والا۔ لیکن اس کے باوجود رسول مکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر یہ شخص اسی حالت میں مر جاتا تو میری ملت پر نہ مرتا۔ اتنی بڑی سزا، اتنی بڑی ڈانٹ آخر کیوں ملی؟ جرم کیا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرم صرف یہی ہے کہ اس کی نمازیں بے ذوق اور اس کے رکوع و سجود نا تمام تھے۔

تیرا امام بے حضور، تیری نماز بے سرور
ایسے امام سے گزر، ایسی نماز سے گزر

برادرانِ اسلام! اپنے اپنے ضمیر کو جھنجھوڑیے۔ اپنے اپنے گریبانوں میں جھانکیے کہ ہماری نمازیں کس قدر بے سکون ہیں۔ ہمارے رکوع و سجود کس قدر خشوع و خضوع سے خالی ہیں۔ آج ہماری نمازوں سے خشوع و خضوع رخصت ہو چکا ہے۔ ہم نمازیں تو پڑھتے ہیں مگر کندھوں سے بوجھ اتارنے کے لیے۔ ہم نمازیں تو پڑھتے ہیں مگر فرض ادا کرنے کے لیے۔ ہم نمازیں تو پڑھتے ہیں مگر خانہ پُری کے لیے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''میری امت میں سب سے پہلے خشوع ختم ہوگا۔ وہ زمانہ بھی آئے گا کہ تمھیں ایک بھی خشوع و خضوع والا آدمی نظر نہ آئے گا۔''[4]

گرامی قدر حضرات! آؤ تمھیں پیغمبر کی مجلس میں لے چلوں۔ فخر کائنات اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اچانک ارشاد ہوتا ہے: ''سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔'' صحابہ کرام چونک اٹھے اور کہا: آقا جی! نماز میں چوری کیسے ممکن ہے؟ چور تو اسے کہتے ہیں جو کسی کا خزانہ چھین کر لے جائے۔ چور تو وہ ہے جو سامان چھین کر بھاگ جائے۔ چور تو وہ ہے جو لوگوں کا مال چرا لے جائے لیکن کوئی شخص نماز میں چوری کیسے کر سکتا ہے؟ زبان نبوت سے ارشاد ہوتا ہے: «لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَ سُجُودَهَا وَلَا خُشُوعَهَا» ''جو نماز میں رکوع و سجود اور خشوع و خضوع کی صحیح ادائیگی نہیں کرتا وہ چور ہے۔''[5]

حضرت سعد بن عمارہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ مجھے وصیت کیجیے۔ آپ نے فرمایا: «إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب تو دنیاوی کاروبار چھوڑ کر مسجد کی طرف آئے اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگے تو آخری نماز سمجھ کر پڑھ۔[6] کیونکہ ہر نماز کو آخری نماز سمجھ کر پڑھنے سے نماز پر کیف بن جاتی ہے۔ اور اللہ کے حضور حاضری دینے میں مزہ آتا ہے۔

محترم ساتھیو! آج اگر ہم اپنی نمازوں کا جائزہ لیں تو ہماری نمازیں خشوع و خضوع سے کوسوں دور ہیں۔ ہم نماز بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں اور اپنے کاروبار کا حساب بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم نماز بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں اور مستقبل کے منصوبے بھی بنا رہے ہوتے ہیں۔ ہم نماز بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں اور دنیاوی سوچوں میں بھی مگن ہوتے ہیں۔ ہم نماز بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں اور اپنے مسائل پر بھی توجہ ہوتی ہے۔ یاد رکھیے! خشوع و خضوع سے خالی نمازیں فوائد سے بھی خالی ہوتی ہیں، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی نمازوں میں خشوع پیدا کریں اور ہر نماز مکمل توجہ سے ادا کریں گویا یہ ہماری آخری نماز ہو۔

ظاہر کی یہ اللہ سے محبت کیسی
بے لوث نہیں ہے تو عبادت کیسی
جب کھوٹ ہے اعمال میں خود اپنے تو پھر
تقدیر کے کاتب سے شکایت کیسی

① المؤمنون 1,2:23. ② المؤمنون 1,2:23. ③ صحيح الترغيب: 528. ④ صحيح الترغيب: 542. ⑤ صحيح الجامع: 986. ⑥ السلسلة الصحيحة: 545/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینی مدارس کے ہم پر احسانات

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ [1]

ہر دم برس رہے ہیں انوار مدرسوں میں
آ کر تو دیکھیے ناں اک بار مدرسوں میں
ہر پل محبتوں کا اظہار مدرسوں میں
گفتار مدرسوں میں کردار مدرسوں میں

احبابِ عظام، سامعینِ کرام اور حاضرینِ مجلس!

آپ کے روبرو جس موضوعِ سخن پر لب کشائی کرنے چلا ہوں اس کا نام ہے: "دینی مدارس کے ہم پر احسانات۔"

سامعینِ محترم!

اسلام خالقِ کائنات کا پسندیدہ دین ہے جو اس نے اپنے محبوب پیغمبر محمد مصطفی ﷺ پر نازل فرمایا۔ یہ پیغامِ حیات اور آئینِ زندگی ہے جو مسلمانوں کو جینے کے سلیقے اور کامیابی کے طریقے بتا کر جنتِ الٰہی کا حقدار بناتا ہے۔ اسلام کے بغیر زندگی بنجر زمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی مثل ہے جس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ اسلام انعامات الٰہی میں سے بڑا قیمتی انعام ہے جس کے سامنے سب دنیاوی نعمتیں ذرہ بے مقدار ہیں مگر سوال یہ ہے کہ اسلام کی روشنی ملتی کہاں سے ہے۔ کیا سکولوں اور کالجوں میں اسلامی تعلیمات کی شمعیں روشن ہیں جن سے ہر تیرہ دل ضیا طلبی کا سامان حاصل کر سکتا ہے۔ کیا دنیاوی علوم کے فروغ میں مصروف یونیورسٹیاں اسلام کے نور کو عام کرنے پر کمر بستہ ہیں۔ جی نہیں، یہ مساجد و مدارس ہی ہیں جو دین کے قلعے اور اسلام کے سرچشمے ہیں۔ یہ دینی جامعات ہی ہیں جو ہدایت کے مرکز اور روحانیت کے منبع ہیں۔ دینی مدارس نے امت کو کیا کچھ نہیں دیا۔ دینی مدارس نے امت کو اسلامی اقدار کے حامل افراد کار دیے کہ جن کو دیکھنے سے اللہ یاد آجائے۔ دینی مدارس نے ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ﴾[2] کے سانچے میں ڈھلے ہوئے دیندار اور وفا شعار تاجر دیے۔ دینی مدارس نے ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾[3] کے مجسم حقیقی ربانی علماء دیے۔ دینی مدارس نے ﴿ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾[4] کے رنگ میں رنگے ہوئے مبلغ اور داعی دیے۔ دینی مدارس نے ﴿وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ﴾[5] کے حکم ربانی کو اپنی زندگی کا چراغ گل کر کے زندہ کرنے والے مجاہدین دیے۔ دینی مدارس نے ﴿الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ﴾[6] کے اصولوں اور ضابطوں کے مطابق نظام حکومت چلانے والے حکمران دیے۔ آج مغرب کے آلہ کار کہہ رہے ہیں کہ مساجد و مدارس ہم کو دیتے کیا ہیں۔ مادیت پرست ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ دینی مدارس ہم پر کون سے احسانات کر رہے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیروں سے کہا تم نے، غیروں سے سنا تم نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا، کچھ ہم سے سنا ہوتا

آؤ میں تمھیں بتاتا ہوں کہ دینی مدارس نے ہم کو کیا دیا۔ اولاد کو والدین کا احترام کرنا سکھایا تو مدارس نے۔ بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں سے شفقت کرنا سکھایا تو مدارس نے۔ ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾[7] کا پیغامِ الٰہی سنا کر یتیموں سے ہمدردی کرنا سکھایا تو مدارس نے۔ ﴿وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾[8] کا درس دے کر معاشرے کو بدامنی سے بچنا سکھایا تو مدارس نے۔ «اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ» کی تعلیم دے کر آپس میں محبت و مودت سے رہنا سکھایا تو مدارس نے۔ ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾[9] کے پیرائے میں بے حیائی کو معاشرے سے بھگایا تو مدارس نے۔ جاؤ تاریخ کے صفحات پلٹ کر دیکھو۔ تاریخ تمھیں چیخ چیخ کر دینی مدارس کے احسانات گنوائے گی۔ تاریخ تمھیں بتائے گی کہ اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کرنے کے لیے جب بھی باطل کمر بستہ ہو کر نکلا تو اہلِ مدارس ہی سربکف ہو کر میدان میں کودے۔ خلقِ قرآن کا فتنہ اٹھا تو امام احمد بن حنبل سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے۔ فتنۂ تاتار اٹھا تو امام ابن تیمیہ مردِ مجاہد بن کر نکل کھڑے ہوئے۔ فتنۂ قادیانیت نے قصرِ اسلام کو منہدم کرنے کی کوشش کی تو مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دیگر اہلِ مدارس سر پر کفن باندھ کر مقابلے کو اتر آئے۔ انکارِ حدیث کا فتنہ اٹھا تو مدارس والوں ہی نے اس کا قلع قمع کیا اور بیانگِ دہل کہا:

ہاتھ کٹتے رہے مشعلیں تابندہ رہیں
جو رسم ہم سے چلی باعثِ تقلید بنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت کے فرعونوں کو خبر ہو کہ نہ ہو
جو کرن قتل ہوئی شعلۂ خورشید بنی

اربابِ علم و دانش!

اپنے اپنے ضمیر سے پوچھیے کہ اگر یہ اہلِ مدارس عالمِ کفر کا مقابلہ کر کے دین کی شمع کی حفاظت نہ کرتے تو آج اسلام کس حالت میں ہوتا۔ آج ہمارے ایمان اور ہماری اسلامی اقدار کا کیا حال ہوتا۔ وہی ہوتا جس کے متعلق علامہ اقبال رحمہ اللہ نے کہا تھا:

ان مکتبوں کو اسی حالت میں رہنے دو۔ غریب مسلمانوں کے بچوں کو انھی مدارس میں پڑھنے دو۔ اگر یہ ملا اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ جو کچھ ہوگا میں اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں۔ اگر ہندوستانی مسلمان ان مدرسوں کے اثر سے محروم ہو گئے تو بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح اندلس میں ہوا۔ مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈرات اور الحمراء کے نشانات کے سوا اسلام کے پیروکاروں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانو
تمھاری داستاں تک نہ ہو گی داستانوں میں

سامعینِ کرام!

مساجد و مدارس اسلام کی پناہ گاہیں ہیں۔ ان کے استحکام اور بقا میں اہل اسلام کا عروج و ارتقا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کے لیے ان دینی مدارس کی حفاظت کرے تاکہ امت مسلمہ کے فرزندوں کو روح کی غذا اور آخرت کی کامیابی کا سامان ملتا رہے۔ میں آخر میں فقط اتنا کہوں گا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ مساجد، مدارس نہ ہوتے
جہاں میں کہیں بھی مسلماں نہ ہوتے
بظاہر بشر سب درندے ہی ہوتے
زمیں پر کہیں نیک انساں نہ ہوتے
اگر راہ دکھاتے نہ اہل شریعت
جبینوں میں سجدے تڑپتے ہی رہتے
کسی کو بھی توفیقِ توبہ نہ ہوتی
کسی کی بھی بخشش کے ساماں نہ ہوتے
اگر یہ مساجد مدارس نہ ہوتے
جہاں میں کہیں بھی مسلماں نہ ہوتے

الزمر 9:39. النور 37:24. فاطر 28:35. النحل 125:16. الحج 78:22.
الحج 41:22. الضحیٰ 9:93. البقرۃ 101:2. الأنعام 151:6.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [1]

تیرے اعمال سے ہے تیرا پریشاں ہونا
ورنہ مشکل نہیں، مشکل کا بھی آساں ہونا
پورے عالم پہ حکومت ہو تری، اے مسلم
تو سمجھ جائے اگر اپنا مسلماں ہونا

برادرانِ ملت، قابلِ احتشام اساتذہ کرام اور زینتِ محفل طلبائے عظام!

میں آج کی پررونق محفل میں جس موضوع پر الفاظ کے ذخائر بکھیرنے اور قلوب و اذہان کے مقفل دریچے کھولنے کے لیے حاضر ہوا ہوں، وہ ہے: ”اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے“

اگرچہ میری گفتگو میں اتنی روانی نہیں، زبان میں اتنی قوت و ہمت نہیں، بازوؤں میں اتنی طاقت نہیں، آواز میں اتنی گھن گرج نہیں، لیکن پھر بھی میں آپ کے سینوں میں اسلام کی اہمیت و فوقیت نقش کر کے چھوڑوں گا۔ ان شاء اللہ!

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں سوچ رہا تھا کہ گلشن اسلام کے کس پھول کو زینت گفتار بناؤں۔ آفتاب اسلام کی کس کرن کو موضوع محفل بناؤں۔ اسلام کے کس پہلو پہ تقاریر کے دریا بہاؤں۔ جب میں نے تاریخ اسلام پر اپنی نگاہ دوڑائی تو میں ایک عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہو گیا کہ کس ضابطے کا انتخاب کروں۔ ہر پہلو اور ہر ضابطہ ایک سے بڑھ کر درخشندہ و تابندہ نظر آیا۔ آمدِ اسلام سے قبل جب مکہ کی بے آب و گیاہ وادی پر نگاہ دوڑائی تو مجھے ہر طرف انسانیت سسکتی نظر آئی۔ ہر سو جہالت کے اندھیروں کا تسلط تھا۔ مکہ کے خاک نشینوں کے دل جذبۂ اخوت سے بالکل خالی تھے۔ وہاں ایام حیات بسر کرنے کا نہ کوئی ضابطہ تھا اور نہ ہی کوئی اصول۔ لوگ وہاں طرزِ حیوانیت پر زندگی کے شب و روز بسر کر رہے تھے۔ ماؤں اور بہنوں کے آنچل چھینے جا رہے تھے۔ پھول جیسی ننھی بچیوں کو سپردِ خاک کیا جا رہا تھا۔ کمزور لوگوں کے حقوق غصب کیے جا رہے تھے۔ مال و عزت پہ ڈاکے ڈالے جا رہے تھے بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ انسان ہی انسانیت کو حرفِ غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹا رہے تھے۔ انھی گوناگوں حالات میں رب کائنات نے لوگوں کو زندگی گزارنے کا طریقہ سکھانے کے لیے رہبرِ انسانیت کی بعثت فرمائی اور اسلام کے نام سے لوگوں کو ایسا درخشندہ ضابطۂ حیات دیا جس کی ضیا پاشیوں سے ظلمت و جہالت کے اندھیرے مٹ گئے۔ سر پٹختی انسانیت کو نئی زندگی مل گئی۔ راہزنِ زمانہ، امامِ وقت بن گئے۔ ﴿عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ﴾[2] کے مصداق ﴿يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝﴾[3] کے حقیقی حقدار بن گئے۔ ﴿اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ﴾[4] کا لقب پانے والے ﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾[5] کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصداق بن گئے۔ ان تعجب انگیز مناظر کو دیکھ کر مولانا حالی بے ساختہ پکار اٹھے:

وہ دیں جس نے اعداء کو اخواں بنایا
وحوش اور بہائم کو انساں بنایا
درندوں کو غم خوارِ دوراں بنایا
گڈریوں کو عالم کا سلطاں بنایا
الفت کی جس نے بنیاد ڈالی
کیا طبع دوراں کو نفرت سے خالی
بنایا اجانب کو جس نے موالی
ہر اک قوم کے دل سے نفرت نکالی

حاضرینِ مکرم!

پھر مجھے کہنے دیجیے۔ عورت کی عزت و عصمت بحال ہوئی تو اسلامی ضابطۂ حیات سے۔ مزدوروں کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری ملی تو اسلامی ضابطۂ حیات سے۔ بیٹی کو وراثت ملی تو اسلامی ضابطۂ حیات سے۔ غرباء اور فقراء کے حقوق کا تعین ہوا تو اسلام کے ضابطۂ حیات سے۔ ظالم کا ہاتھ روک کر مظلوم کی داد رسی کی گئی تو اسلام کے ضابطۂ حیات سے۔ عدالتوں میں انصاف کی فراہمی ہوئی تو اسلامی ضابطۂ حیات کی بدولت۔ جرائم کی روک تھام کے لیے حدود مقرر ہوئیں تو اسی ضابطے کی بدولت۔ مسلمانوں کو پابندِ حکمِ خلیفہ بنایا گیا تو اسی ضابطے کی بدولت۔ شاگرد کو استاد کا فرمان بردار بنایا گیا تو اسی ضابطے کی بدولت۔ قیصر و کسریٰ کے مغرور حکمرانوں کا غرور توڑا گیا تو اسی ضابطے کی بدولت۔ جب اسلام کا عالمگیر ضابطۂ حیات مکہ کی بے آب و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

گیاہ وادی سے نکل کر جنگلوں میں گیا تو خونخوار درندوں نے نَحْنُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ کی صدا پر سرِ تسلیم خم کر لیا۔ ہاں ہاں دریاؤں نے حکم کی تابعداری کر لی۔ دنیا کا نظام باطل پاش پاش ہو گیا۔ امن دشمن نظریات کا بھانڈہ پھوڑ دیا گیا۔ کفر و شرک کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہو گیا۔ شیر اور بکری میں بھی اتحاد پیدا ہو گیا اور ادھر سے رب کائنات نے بھی اعلان کر دیا: ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ [6] اور کسی صاحبِ فہم و فراست نے کیا خوب ہی کہا تھا:

مسِ خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا
ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا

---

① المائدة 3:5. ② آل عمران 103:3. ③ الفجر 27-31:89. ④ الأعراف 179:7. ⑤ التوبة 100:9. ⑥ المائدة 3:5.

www.KitaboSunnat.com

اسلام دینِ امن ہے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا﴾ [1]

سکھلاؤ نئی پود کو تم علم و ہنر بھی
اسلام کا نقشہ بھی مگر دل میں بٹھا دو
اسلام کا دستور ہی پیغامِ امن ہے
کفر کے جو آثار نظر آئیں مٹا دو

لائق احترام مہمانانِ گرامی اور سامعین ذی احتشام!

آج جس موضوع پر افکار و نظریات کے موتی بکھیرنا چاہتا ہوں، اس کا عنوان ہے: ''اسلام دین امن ہے''

حاضرینِ محفل!

کسی بھی معاشرے کو امن و امان کا گہوارہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ اہل معاشرہ کو صفاتِ حمیدہ کا حامل بنایا جائے کیونکہ جب بھی کسی معاشرے میں اوصاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حمیدہ کی ترویج ہوتی ہے، وہ بے نظیر ہی نہیں بلکہ دوسرے معاشروں کے لیے ایک مثال بھی بن جاتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اہل معاشرہ کو اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ کا آئینہ دار کیسے بنایا جائے؟ کیا اسلامی تعلیمات کو دہشت گردی کا ایجنڈا قرار دے کر غیر مسلمانوں کی نقالی کرنے سے معاشرے میں فضائے امن قائم ہوگی؟ کیا یورپی ثقافت کے نفاذ سے معاشرے کا امن بحال ہوگا؟ کیا تمدنِ باطل کو ذریعۂ نجات ماننے سے معاشرہ آرام وسکون کی زندگی بسر کرے گا؟ کیا مغربی تہذیب کو زینۂ کامیابی تسلیم کرنے سے معاشرہ امن و امان کا گہوارہ بنے گا؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ بلکہ تمام ادیانِ عالم میں اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو امن کا علمبردار ہے۔

سامعینِ محترم!

جب میں تمام مسالک و مذاہب سے قطع نظر اسلامی تعلیمات پر نظر دوڑاتا ہوں تو مجھے پیغمبر اسلام کی زبان نبوت سے نکلے ہوئے «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ»[2] کے الفاظ سنائی دیتے ہیں تو کبھی «إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ»[3] کے الفاظ یاد آتے ہیں۔ کبھی ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾[4] کی آوازِ اخوت میری سماعتوں سے ٹکراتی ہے تو کبھی «مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ»[5] کا درسِ وفا کانوں میں رس گھولتا ہے۔ کبھی پیغمبرِ اسلام مجھے طائف کی وادیوں میں پیغامِ امن سناتے نظر آتے ہیں تو کبھی حجۃ الوداع کے موقع پر انسانیت کی تربیت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ میں آقا علیہ السلام کو کبھی مکہ کی گلیوں میں سبقِ امن سکھاتا ہوا دیکھتا ہوں تو کبھی عکاظ کے بازاروں میں عدل وانصاف کی صدا لگاتے ہوئے سنتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن ان سب کے باوجود کچھ روشن خیال اسلام پر مطاعن و مثالب کے تیر چلانے میں مصروف ہیں۔ چند اسلام پرست اسلام کو دینِ فساد قرار دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ دین اسلام کے مدِ مقابل سیکڑوں مذاہب سر اٹھا رہے ہیں۔ ہر سو فسق و فساد کا سیلاب بہہ رہا ہے۔ اسلام کے درخشندہ چراغ پر دہشت گردی کا غبار چڑھایا جا رہا ہے۔ معیارِ دین کو بدلنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ کتاب و سنت کی روشن پگڈنڈی پر الزامات کی آندھیاں چل رہی ہیں۔ دینِ امن کے خلاف نفرت و تعصب کے لاوے اگلے جا رہے ہیں۔ تعلیماتِ اسلام کو مٹانے کے لیے طلب و آرزو کے دامن میں سہارا لیا جارہا ہے۔ دینِ فطرت کی حقانیت کو کذب و عداوت کے لبادوں میں چھپایا جا رہا ہے۔ شاید دشمنانِ اسلام یہ بھول چکے ہیں:

اسلام کا پرچم نہ جھکا ہے نہ جھکے گا
پھونکوں سے یہ خورشید بجھا ہے نہ بجھے گا
اسلام کی خاموش زبانی پہ نہ جانا
یہ شعلہ بے باک دبا ہے نہ دبے گا

صاحب عقل و بصیرت تشریف فرما ہو، مجھے بتاؤ!

لوگوں کے حقوق کی پاسبانی کرنے والا دینِ اسلام دہشت گردی کا پیغام دے، میں کیسے مانوں؟ عورتوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنے والا دین عورتوں کو زینتِ بازار بنوائے، میں کیسے مانوں؟ معاشرے سے برائیوں کا سدِ باب کرنے والا دین بدکاریوں کو رواج دے؟ میں نہیں مانتا۔ غیرت کے نام پر تیغ و سنان اٹھوانے والا دین بے ضمیری کا درس دے؟ میں نہیں مانتا۔ ظلم و زیادتی کے خلاف آوازِ عدل بلند کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا دین فساد فی الارض کا حکم دے؟ میں نہیں مانتا۔ معاشرے میں آرام وسکون کی فضا قائم کرنے کے لیے اصلاح و بہبود کا سامان مہیا کرنے والا دین تخریب کاری سکھلائے؟ میں نہیں مانتا۔ دلوں کو اطمینان وچین کی دولت مہیا کرنے والا دین نفس پرستی پہ آمادہ کرے؟ میں نہیں مانتا۔ بغض و عداوت کا خاتمہ کرتے ہوئے ﴿وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ﴾ [6] کا جذبۂ ہمدردی پیدا کرنے والا دین گروہی اختلافات کو ہوا دے؟ میں نہیں مانتا۔

سامعین ذرا فیصلہ کیجیے!

جو دین انسانوں کو فکری تاریکیوں سے نکال کر روشن شاہراہ دکھائے، میں اس پہ دہشت گردی کا لیبل کیسے لگاؤں؟ جو دین باہمی رنگ ونسل کا تضاد مٹا کر ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ [7] کو معیارِ شرافت قرار دے، میں کیسے تسلیم کروں کہ وہ فتنہ وفساد کو رواج دیتا ہے؟ جو دین دیرینہ خلفشار واختلافات کو مٹا کر جذبۂ اخوت کو فروغ دے، میں کیسے کہوں کہ وہ دلوں میں دشمنی کے بیج بوتا ہے؟ میں ڈنکے کی چوٹ پہ اعلان کرتا ہوں کہ جس قدر اسلام نے امنِ معاشرہ پہ زور دیا ہے، دنیا کا ہر مذہب اس کی مثال لانے سے عاجز وقاصر ہے۔

پھر مجھے کہنے دیجیے!

اگر اسلام، دینِ امن نہ ہوتا تو پیغمبرِ اسلام اہلِ طائف کے لیے دعائے ہدایت نہ کرتے۔ اگر اسلام، دینِ امن نہ ہوتا تو فتح مکہ کے موقع پر جانی دشمنوں کو امان نہ ملتی۔ اگر اسلام، دینِ امن نہ ہوتا تو قیدیوں کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ نہ ہوتا۔ اگر اسلام، دینِ امن نہ ہوتا تو مظلوموں اور بے کسوں کو سہارا نہ ملتا۔ اگر اسلام، دینِ امن نہ ہوتا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلاموں کے حقوق کی پاسداری نہ کرتا۔ اگر اسلام، دینِ امن نہ ہوتا تو یتیموں کی کفالت کو ذریعۂ کامیابی قرار نہ دیتا۔

جی ہاں! اگر اسلام، دینِ امن نہ ہوتا تو فتح مکہ کے موقع پر فضاؤں میں «لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ» ''تم پر کوئی ملامت نہیں'' کی صدائے عفو بلند نہ ہوتی۔

کون انکار کرتا ہے اسلام کے دینِ امن ہونے کا؟ کوئی مفاد پرست اور روشن خیال ہی ہوگا جو اسلام کی عزت و عظمت اور شان و شوکت سے انکار کرے گا۔ دنیا کا کوئی بھی غیر متعصب وغیر متشدد اور باشعور شخص اسلام کے پیغامِ امن سے انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اس لیے آج ضرورت ہے اسلام کی روشن تعلیمات کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلانے کی اور اسلام کے پیغامِ امن ہونے کو ہر شخص تک پہنچانے کی تاکہ اہلِ دنیا اپنی سوچ کو درست کریں اور اپنے غلط فکری زاویوں کی اصلاح کریں۔

آتشِ نمرود گر بھڑکی ہے کوئی پروا نہیں
یہ دور ہے شانِ ابراہیمی دکھانے کے لیے
دست و پا رکھتے ہیں تو خاموش کیوں بیٹھے ہیں
ہم اٹھیں گے دینِ امن کو پھیلانے کے لیے

(1) الأعراف 56:7. (2) صحيح البخاري: 10. (3) السلسلة الصحيحة: 45. (4) الحجرات 10:49. (5) مسند أحمد: 18380. (6) الأنفال 63:8. (7) الحجرات 13:49.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام احترامِ انسانیت کا علمبردار

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ﴾[1]

جس نے کسی محتاج کی جھولی بھر دی
دل فتح کیا اس نے مہم سر کر دی
ایمان یہی اور یہی مذہب ہے
انسان کو انسان سے ہو ہمدردی

سامعینِ عالی مقام، مہمانانِ ذی احتشام اور مکتبِ علم کے برادرانِ مکرم!
گلشنِ خیالات سے جو چنیدہ گلہائے رنگ و بو آپ کی خدمتِ عالیہ میں بکھیرنے کے لیے لایا ہوں، وہ الفاظ کے سانچے میں ڈھلیں تو عنوان یوں بنتا ہے: ”اسلام احترامِ انسانیت کا علمبردار“

اربابِ علم و دانش!

اسلام ایک آفاقی اور عالمگیر مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات تمام انسانیت کو اپنے سایۂ عاطفت میں لیے ہوئے ہیں۔ جو بھی اسلام کے اصول و قواعد کا تعصب و تنگ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نظری کی عینک اتار کر مطالعہ کرے گا، اسے جگہ جگہ احترامِ انسانیت کے لعل و جواہر پوری آب و تاب سے چمکتے اور دمکتے دکھائی دیں گی۔ مگر افسوس کہ آج بعض لوگ آنکھوں پر کوتاہ اندیشی اور بغض و عناد کی پٹی باندھ کر اسلام کو انسانیت کا دشمن باور کرانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ وہ خود ساختہ دہشت گردی کی آڑ میں اسلام کو احترامِ آدمیت سے عاری ثابت کروانے کے لیے ''جھوٹ کو اتنا پھیلاؤ کہ وہ سچ نظر آنے لگے'' کے اصول پر کاربند ہیں۔ مگر حیرت و استعجاب کی انتہا یہ ہے کہ یہ غلغلہ وہ لوگ مچا رہے ہیں جن کا دامن بیت المقدس میں توہینِ انسانیت کے خون سے رنگین ہے۔ یہ طوفان وہ کھڑا کر رہے ہیں جن کا ماضی اہانتِ آدمیت کی ہزاروں داستانوں سے بھرا ہوا ہے۔ یہ شور وغوغا وہ کر رہے ہیں جن کے ممالک میں انسان سے زیادہ کتوں اور بلیوں کے حقوق ہیں۔ اور ستم زدہ انسان یوں لب کشا ہے:

بہتر ہے کہ نہ ڈالو ستاروں پہ کمندیں
انساں کی خبر لو کہ وہ دم توڑ رہا ہے

سامعینِ مکرم!

آج میں دلائل و براہین سے ثابت کروں گا کہ انسانیت کو جتنا احترام اسلام نے دیا ہے، انسانیت کو جتنی تکریم اسلام نے بخشی ہے، انسانیت کو جتنی توقیر اسلام نے عطا کی ہے، دنیا کا کوئی دوسرا مذہب اس کا عشرِ عشیر لانے سے بھی قاصر ہے۔

مجھے بتاؤ! کیا خالق کائنات کا بار بار ﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ﴾ کہہ کر خطاب کرنا انسانیت کی تکریم نہیں ہے۔ کیا قرآن مجید میں جابجا ﴿يَابَنِيْٓ آدَمَ﴾ کے الفاظ آنا انسانیت کی توقیر نہیں ہے۔ کیا مالک ارض وسماء کا ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ آدَمَ﴾[2] کے پیرائے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنی آدم کو تاج تکریم سے نوازنا انسانیت کا وقار نہیں ہے۔ کیا رب العزت کا ﴿وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝﴾[1] کے ضمن میں بنی نوع انسان کو فضیلت کے اوجِ ثریا سے ہمکنار کرنا انسانیت کا احترام نہیں۔

میں حقائق سے نظریں چرا کر اسلام پہ طعن و تشنیع کے بے وجہ نشتر برسانے والوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اسلام احترام انسانیت کا علمبردار نہ ہوتا تو ﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾[4] کی تعلیم دے کر ناحق قتل انسانیت کو حرام نہ ٹھہراتا۔ اگر اسلام تکریمِ انسانیت کا علمبردار نہ ہوتا تو ﴿وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ﴾[5] کا حکم جاری فرما کر عزتِ نفس مجروح کرنے سے منع نہ کرتا۔ اگر اسلام وقارِ انسانیت کا علمبردار نہ ہوتا تو ﴿لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ﴾[6] کا درس دے کر توہینِ انسانیت کا راستہ نہ روکتا۔ اگر اسلام توقیرِ انسانیت کا علمبردار نہ ہوتا تو «لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ»[7] کا پیغام دے کر فوت شدگان کی اہانت کا سد باب نہ کرتا۔

اگر اسلام ناموسِ انسانیت کا علمبردار نہ ہوتا تو «مَنْ لَّا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ»[8] کے پیرائے میں لوگوں پر رحم و شفقت کرنے کی ترغیب نہ دیتا۔ اگر اسلام اکرامِ انسانیت کا علمبردار نہ ہوتا تو «خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ»[9] کے ضمن میں انسانوں سے حسنِ سلوک کی ترغیب نہ دلاتا۔ اگر اسلام عزتِ انسانیت کا علمبردار نہ ہوتا تو «خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ»[10] کے اسلوب میں انسانوں کو نفع پہنچانے کی بات نہ کرتا۔

جنابِ والا!

وہ اسلام ہی ہے جو قعرِ مذلت میں گری انسانیت کو اوجِ ثریا سے ہمکنار کراتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اسلام ہی ہے جو توہینِ انسانیت کے خلاف آواز بلند کر کے رنگ و نسل کی تفریق مٹاتا ہے۔ وہ اسلام ہی ہے جو ذلت میں لتھڑی انسانیت کو عزت و شرافت کا پیغام سناتا ہے۔ وہ اسلام ہی ہے جو مجروح نفسوں کے زخموں پر مرہم رکھتا ہے اور اپنے پیروکاروں کو بے عزتی کے تیر و تفنگ سے چھلنی بنی نوع انسانیت سے حسنِ سلوک کا حکم صادر فرماتا ہے۔ اس لیے میں پیغام دینا چاہتا ہوں کہ لوگو! آؤ اسلام کے سایۂ عاطفت و شفقت میں پناہ لے لو۔ آؤ رنگ و نسل کی تفریق سے بالا ہو کر اسلام کی تعلیماتِ احترامِ انسانیت سے قلوبِ تیرہ کو منور کر لو۔ اسلام کا دامن پوری انسانیت کے لیے کشادہ ہے، آؤ اپنے اوپر اسلام کا باوقار لبادہ اوڑھ کر احترام بانٹو اور شرف پا جاؤ کیونکہ اسلام کا پیغام ہی یہ ہے:

مشکل میں کوئی ہو تو کنارہ نہ کرو
بربادیٔ دشمن بھی گوارہ نہ کرو
رخ موڑ دو طوفاں کا بچا لو کشتی
ساحل پہ کھڑے ہو کے نظارہ نہ کرو

① الاسراء 70:17. ② الاسراء 70:17. ③ الاسراء 70:17. ④ الاسراء 33:17. ⑤ الحجرات 11:49. ⑥ الحجرات 11:49. ⑦ صحيح البخاري: 1393. ⑧ صحيح مسلم: 2319. ⑨ جامع الترمذي: 1987. ⑩ صحيح الجامع: 3289.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیرِ امت ہونے کے تقاضے اور ہمارا طرزِ عمل

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾[1]

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری
دامنِ دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں
اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی

اربابِ ذی وقار، مہمانانِ لائق صد افتخار اور محفل کی رونق کو چار چاند لگانے والے زندہ دل حاضرینِ کرام!

آج میں افکار و خیالات کے اظہار کے لیے جس موضوعِ سخن کو زینتِ گفتار بنانے چلا ہوں، وہ ہے: ''خیرِ امت ہونے کے تقاضے اور ہمارا طرزِ عمل''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرات!

اس عالم رنگ و بو کو قائم ہوئے بے شمار سال گزر چکے ہیں۔ اس کائنات بسیط کے سینے پر کئی قومیں آباد ہوئیں۔ کئی ملتوں نے اس ارضِ فانی کی مٹی پر شب و روز اور ماہ و سال بسر کیے۔ مالک ارض وسماء نے اپنی مشیت و حکمت کے مطابق قوموں کو دستورِ حیات سکھانے کے لیے مقدس و معزز انبیاء بھی مبعوث فرمائے۔ قومیں حق و باطل کی پیروی میں منقسم رہیں۔ کئی حق وصداقت کی پکار پر لبیک کہتے گئے اور کئی باطل کا لبادۂ ظلمات اوڑھے رکھنے پر مصر رہے۔ حق کے پیروکار سرفراز ہوتے گئے اور باطل کے پرستار نشانِ عبرت بنتے گئے۔ پھر نبی آخر الزماں کی بعثت ہوئی۔ آپ خاتم النبیین بن کر آئے اور آپ کی امت آخری امت قرار پائی۔ خالقِ کائنات نے اس آخری امت کو ایک ایسے اعزاز سے نوازا ہے جس سے سابقہ امتوں کا دامن خالی ہے۔ پیغمبرِ رحمت کی امت کو ایسا شرف ملا ہے جو کسی اور امت کو نہیں ملا۔ وہ اعزاز کیا ہے جو خیرِ امت ہونے کا اعزاز ہے؟ وہ وہ اعزاز ہے جس کی گواہی میں رب کا قرآن یوں مخاطب ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ [2]

اے امتِ محمدیہ کے لوگو! تمھاری عظمت و رفعت کے کیا کہنے! تم وہ لوگ ہو جنھیں میں بہترین لوگ ہونے کا لقب دے رہا ہوں۔ تم وہ امت ہو جنھیں میں خیر امت کی سند عطا کر رہا ہوں۔ مگر یاد رکھنا تمھیں یہ اعزاز اس لیے مل رہا ہے کہ تم ﴿أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ ہو۔ تم لوگوں کے لیے بنائے گئے ہو۔ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے ہو۔ تم اپنی ذات کے خول سے نکل کر دوسروں کی فکر کرتے ہو۔ تم اپنے ذاتی مفاد کی بیڑیاں توڑ کر اوروں کی بھلائی کا سوچتے ہو۔ تم لوگوں کو جہنم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آگ سے بچانے اور جنت کی راہ دکھانے پر کمر بستہ رہتے ہو۔ اسی بنا پر تمہیں خیرِ امت ہونے کا شرف دے رہا ہوں۔

حالانکہ زمانے میں ہوئے بے پروا ہم
ہیں پھر بھی شریعت کے بڑے شیدا ہم
احسان ہے مالک کا کرو شکر ہزار
امت میں محمد کی ہوئے پیدا ہم

اربابِ مکرم!

ہمیں خیر امت کا لقب اس لیے ملا کہ ہمارے ذمے بڑا عظیم کا کام لگا ہے۔ وہ کام جو انبیاء کا کام ہے۔ وہ کام جو رسولوں کا کام ہے۔ وہ کام جو افضل البشر پیغمبر کا کام ہے۔ جی ہاں! وہ دعوت و تبلیغ کا کام ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام ہے۔ یہ کام ہمیں اس لیے سونپا گیا کہ ہم آخری نبی کی امت ہیں۔ اب قیامت کی صبح تک کوئی نبی نہیں آنا۔ ہمارے خیر امت ہونے کا تقاضا ہے کہ ہم برائیوں کے راستے میں بنیانِ مرصوص بن کر حائل ہو جائیں۔ ہم ہاتھ پکڑ پکڑ کر لوگوں کو نیکیوں کی طرف چلائیں۔ یہ ہر امتی سے تقاضا ہے۔ یہ اس امت کے عالم سے بھی تقاضا ہے اور حافظ سے بھی۔ یہ اس امت کے حاکم سے بھی تقاضا ہے اور ماتحتوں سے بھی۔ یہ اس امت کے جوانوں سے بھی تقاضا ہے اور بوڑھوں سے بھی۔ یہ نیکی اور برائی کی سوجھ بوجھ رکھنے والے ہر شخص سے تقاضا ہے مگر اپنے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیے کہ ہم یہ تقاضا کس قدر نبھا رہے ہیں؟ اپنے اپنے ضمیر سے پوچھیے کہ ہم یہ عظیم ذمہ داری کس قدر سرانجام دے رہے ہیں؟ ہم جانتے ہیں کہ «مَنْ رَّاٰی مِنکُمْ مُّنکَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِیَدِہٖ» کے پیرائے میں برائی کو ہاتھ سے روکنا ہمارا مذہبی فریضہ ہے مگر ہم سرِعام شراب نوشی ہوتے دیکھتے ہیں اور ہاتھ سے روکنے کی طاقت ہونے کے باوجود آنکھیں بند کر کے گزر جاتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ «فَإِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ» کے پیشِ نظر برائیوں کو زبان سے روکنا ہماری شرعی ذمہ داری ہے مگر ہم سودی لین دین ہوتا دیکھتے ہیں اور زبان سے منع کرنے کی طاقت ہونے کے باوجود خاموش تماشائی کا کردار ادا کرتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ «فَإِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ»[3] کی روشنی میں گناہوں کو برا جاننا ہمارا دینی کام ہے مگر ہم غیبت و چغلی کا ارتکاب ہوتے دیکھتے ہیں اور اسے برا بھی نہیں جانتے، الٹا اس میں شریک ہونا سعادت سمجھتے ہیں۔

جنابِ والا!

ہم اس اہم ذمہ داری سے بڑی غفلت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ آج اسی کا نتیجہ ہے کہ نگر نگر ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً﴾[4] کی سرِعام مخالفت ہو رہی ہے۔ تبلیغ دین سے ہماری کوتاہی کا نتیجہ ہے کہ آج جگہ جگہ ﴿وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾[5] کی علی الاعلان دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہماری سستی کا نتیجہ ہے کہ آج قریہ قریہ ﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ﴾[6] کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ آج برائیاں بڑھ رہی ہیں اور اچھائیاں کم ہو رہی ہیں۔ آج گناہوں کا راج ہے اور نیکیاں سر چھپا رہی ہیں۔ آج سیئات کا دور دورہ ہے اور حسنات گمنامی کا شکار ہیں۔

میرے دوستو!

اگر ہم خیرامت ہونے کے اعزاز سے کما حقہ متصف ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اداؤں پر غور کرنا ہوگا۔ غفلت کی چادر تار تار کر کے بیدار ہونا ہوگا۔ گناہوں کا راستہ روکنا اور نیکیوں کو عام کرنا ہوگا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا ہوگا۔ اسی میں ہماری عزت اور وقار ہے۔

اعزاز ہمارا یہ نہیں ہے کچھ کم
امت میں محمد کی ہوئے پیدا ہم
رہو کلمۂ حق کے پرستار ہمیشہ
ہوجائے مخالف بھی یہ سارا عالم
کرو امر و نہی کا فریضہ بھی ادا
بڑھتے چلو آگے ہی قدم بقدم

---

① آل عمران 110:3. ② آل عمران 110:3. ③ صحیح مسلم: 49. ④ الاسراء 32:17. ⑤ البقرة 188:2. ⑥ الاسراء 31:17.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان مغلوب کیوں؟

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ﴾ [1]

بے معجزہ دنیا میں ابھرتی نہیں قومیں
جو ضرب کلیمی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا
جس سے دلِ دریا متلاطم نہیں ہوتا
اے قطرۂ نیساں! وہ صدف کیا، وہ گہر کیا

صاحبانِ توقیر وتکریم اور سامعینِ محفلِ عظیم!

میں علم وحکمت کے موتیوں کو آپ کے روبرو بکھیرنے کی غرض سے جس عنوان پر لب کشائی کرنا چاہتا ہوں، اس کا نام ہے: ''مسلمان مغلوب کیوں؟''

اربابِ مکرم! یاد رکھو، یہ دنیائے فانی اور حسین وجمیل کائنات ہمت وحرکت اور جوشِ ایمان سے تسخیر ہوتی ہے۔ آسمان نے کئی اقوام کی ترقی وتنزلی کے مناظر ان کی قوت بازو کی بدولت دیکھے۔ کسی بھی ملک اور قوم کے عروج کے پیچھے سب سے بڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ نوجوان طبقے کا ہوتا ہے جبکہ ان کے ضمیر بیدار ہوں۔ وہ اپنے شب و روز سے آگاہ اور ماضی و حال سے واقف کار ہوں۔ وہ اپنے مستقبل کے پہرے دار اور ہر قسم کے حالات سے نبرد آزما ہونے کے لیے تیار ہوں۔ اسلام اپنے پاسبانوں کی قوت ایمانی اور نگہبانوں کی حمیتِ انسانی کی بدولت دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں سے ٹکرا اور ان کے غرور و گھمنڈ کو خاک میں ملا چکا ہے۔

برادرانِ اسلام!

مسلمانوں میں جب تک جہاد کی فضا قائم رہی، اسلام کا عروج رہا، چہار دانگِ عالم میں مسلمانوں کی عزت وعظمت اور قوت وشجاعت کا ڈنکا بجتا رہا، مسلمان آدھی دنیا پر حکمرانی کرتے رہے۔ لیکن جونہی مسلمانوں کی صفوں میں غدارِ اسلام گھسے، انھوں نے آستین کا سانپ بن کر ملتِ اسلامیہ کے اتحاد کو توڑا۔ لوگوں کے دل و جان سے جہاد کی محبت کو نکالا۔ اور جب مسلمانوں کے دلوں سے جوشِ جہاد کی چنگاری بجھ گئی تو انھوں نے اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو دبانے کے لیے انھی کے ہتھیار استعمال کر کے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا دشمن اور حریف بنا کر پیش کیا۔ یوں مسلمانوں کا عروج، زوال میں بدل گیا اور مسلمان ترقی سے تنزلی کی طرف رواں دواں ہو گئے۔

مسلمانو! اگر چاہتے ہو کہ اس کائنات میں پوری شان وشوکت سے جیا جائے اور اسلام کا غلبہ رہے تو پھر جہاد کو لازم پکڑو تاکہ تمھاری دنیا بھی سنور جائے اور آخرت میں بھی کامیابی تمھارے قدم چومے۔

آج کس قدر بدبختی کی بات ہے کہ مسلمانوں نے جہاد جیسے اتنے بڑے عمل کو ترک کر کے سمجھ رکھا ہے کہ کچھ نہیں ہوا۔ آ تجھے بتلاؤں کہ جب سے تو نے جہاد کو چھوڑا، تجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کن کن تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، جب سے تو نے جہاد چھوڑا، تیری غیرت کو کچل دیا گیا۔ تیری عزتوں کو پاؤں تلے روندا گیا۔ تیری عفت کو تار تار کیا گیا۔ تیری عصمت کو پاش پاش کر دیا گیا۔ تجھ سے تیرا اقتدار چھینا گیا۔ تیری آزادی غلامی میں بدل گئی۔ تیرے حقوق پر ڈاکا ڈالا گیا۔ تجھے پوری دنیا میں ذلیل و رسوا کر دیا گیا۔ تجھ سے تیرا قبلہ اول چھینا گیا۔ تیری ماؤں بہنوں کو مولی گاجر کی طرح کاٹا گیا۔ آج تجھے اپنے حقوق کے خلاف آواز اٹھانے کی آزادی بھی نہیں۔ میں کس زباں سے مسلمانوں کی بے بسی کی تصویر کشی کروں۔ میں کس آنکھ سے ان مناظر کا نظارہ کروں۔ میں کس منہ سے تمھارے اوپر ڈھائے گئے مظالم کو آشکارا کروں۔

ہر درد مند دل کو رونا میرا رلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انھیں جگا دے

مسلمانو!

خدارا ابھی وقت ہے۔ اپنی عزت کو بچانے کے لیے دشمن کے مقابلے میں بنیان مرصوص بن جایئے۔ اٹھیے، جہاد کی ضرب سے دشمن پر اپنی دھاک بٹھایئے اور جان لیجیے کہ جہاد اسلام کی کوہان کی چوٹی ہے۔ اسلام غالب رہ سکتا ہے تو صرف جہاد سے۔ اور یاد رکھو! جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ پیغمبر دو جہاں کا ارشاد ہے: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہتے ہوئے غالب رہے گی۔ اور جو بھی ان کی حمایت سے ہاتھ کھینچے گا، انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔[2] جی ہاں! اس جماعتِ مجاہدین کو کسی ظالم کا ظلم جہاد سے روک نہیں سکے گا۔ کسی جابر کا جبر اس کے راستے میں رکاوٹ نہیں بن سکے گا۔ اپنوں اور غیروں کے طعنے اسے جہاد سے ہٹا نہیں سکیں گے۔ باطل قوتیں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت کو دبا نہیں سکیں گی۔ طاغوتی اور صہیونی طاقتیں اسے شکست سے دو چار نہیں کرسکیں گی۔ اور یہ جماعت ہمیشہ نام جہاد مسلمانوں کی آنکھوں میں کانٹا بن کر چبھتی رہے گی۔

اربابِ مکرم!

یاد رکھو، اللہ کا دین کسی کا محتاج نہیں بلکہ تم اللہ کے دین کے محتاج ہو۔ اسلام کو تمھاری نہیں بلکہ تمھیں اسلام کی ضرورت ہے۔ اگر جہاد نہ کرو گے تو اسلام کا کچھ نہیں بگڑے گا بلکہ تم خود ہی ذلیل و رسوا ہو گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی نشاۃ ثانیہ کو بحال کرنے اور دشمنوں سے جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں آخر میں فقط یہی کہوں گا:

نسلِ نو کو آج ان خوابوں کا دینا ہے حساب
جن میں شامل ہے شہیدوں کے لہو کی آب و تاب
آج پھر اسلاف کی روحوں نے مانگا ہے حساب
کب بھرو گے دامنِ امید میں تازہ گلاب
کیا ہمیں ہر خواب اپنا بھول جانا چاہیے
کیا تمھیں بیدار ہونے کو زمانہ چاہیے

① التوبۃ 9:111. ② صحیح مسلم: 1920.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان کی طاقت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ [1]

یہ غازی یہ تیرے پُر اسرار بندے
جنھیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

صاحبانِ محفل اور گرامی قدر سامعین!

جس موضوع پر لب کشائی کا ارادہ رکھتا ہوں، اس کا نام ہے: ”ایمان کی طاقت“

حضرات!

صدیوں سے حق و باطل کے درمیان معرکہ جاری ہے۔ توحید و شرک کا مقابلہ کوئی نئی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

داستان نہیں۔ جب بھی اہل حق نے زمینی وسعتیں سمیٹ کر آسمانِ عروج پر راج کیا تو اہلِ باطل مسلمانوں کی قوت کو کچلنے کے لیے مسلح ہو کر میدانِ کارزار میں کود پڑے اور تاریخ نے ثابت کیا کہ جنگیں قوتِ بازو اور طاقتِ ساز و سامان کے بل بوتے پر نہیں جیتی جاتیں بلکہ قلبی طاقت اور روحانی قوت کے سہارے جیتی جاتی ہیں۔ اگر ظاہری سامانِ جنگ اور اسلحہ کامیابی کی ضمانت ہوتا تو باطل کبھی مغلوب نہ ہوتا۔ اگر تیر و سنان جیت کا سامان ہوتے تو آج تاریخ مختلف ہوتی، جغرافیے کچھ اور ہوتے، دنیا کا نقشہ بدل چکا ہوتا، مسلمانوں کا جینا موت سے مشکل ہوتا۔ لیکن ایمان ایک ایسی قوت کا نام ہے جس کے سامنے تلواریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ دریا راستہ بدل لیتے ہیں۔ نیزے رخ موڑ لیتے ہیں۔ توپیں زاویے بدل لیتی ہیں۔ پہلوان میدان چھوڑ جاتے ہیں۔ شہسوار گھٹنے ٹیک دیتے ہیں۔ قوتِ بازو پہ بھروسہ کرنے والے حیران و پریشان ہو جاتے ہیں۔ اپنی بہادری پہ گھمنڈ کرنے والے راہِ فرار اختیار کر لیتے ہیں۔ جنگی حربے ناکامی کا داغ سجا لیتے ہیں۔ فنونِ حرب وضرب ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ سپہ سالار ناکوں چنے چبانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

اے مرے دوست! ذرا دیکھ میں ہارا تو نہیں
میرا سر بھی تو پڑا ہے مری دستار کے ساتھ
وقت خود ہی بتائے گا کہ میں زندہ ہوں
کب وہ مرتا ہے جو زندہ رہے کردار کے ساتھ

ارباب فکر و دانش!

تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان جب قوتِ ایمانی لے کر میدانِ جنگ میں کودے، دنیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی سپر طاقتیں ان کی تلوار کے سامنے مکڑی کا جال ثابت ہوئیں۔ ذرا میدان بدر میں چلو۔ کفر اپنی پوری قوت کے ساتھ مسلمانوں کو کچلنے کے لیے نکلا ہے۔ مشرکین کا ہر سپاہی اسلحہ سے لیس ہے۔ تیر و سناں سے ترکش بھرے ہوئے ہیں۔ گھوڑوں اور اونٹوں کی بہتات ہے۔ افرادی قوت بھی مسلمانوں سے دوگنا زیادہ ہے۔ دوسری طرف مسلمان ہیں۔ تعداد بھی تین سو تیرہ ہے۔ اسباب بھی کم ہیں۔ وسائل بھی محدود ہیں۔ سامانِ حرب کی بھی قلت ہے۔ کسی کے پاس تیر ہے تو چلانے کے لیے کمان نہیں ہے۔ کسی کے پاس تلوار ہے تو گھوڑا نہیں ہے۔ بظاہر ہر لحاظ سے کفار کا پلڑا بھاری ہے۔ لیکن مسلمانوں کے پاس ایسی قوت ہے جس کا کوئی توڑ نہیں۔ مسلمان قوتِ ایمانی سے سرشار ہیں۔ نصرت الٰہی کے امیدوار ہیں۔ میدانِ بدر سجتا ہے۔ حق و باطل مدمقابل ہوتا ہے۔ تاریخ نے دیکھا کہ اپنی قوت و برتری پہ گھمنڈ کرنے والے مولی گاجر کی طرح کٹ رہے ہیں۔ اپنی طاقت پہ فخر کرنے والے راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں۔ کفر دم دبا کر بھاگ رہا ہے۔ اور تین سو تیرہ مسلمان کافروں کے ایک ہزار کے لشکر کو شکست دے کر نشانِ عبرت بنا دیتے ہیں۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

اصحابِ محفل!

فتح و شکست تلواروں اور نیزوں کی مرہونِ منت نہیں۔ معرکے ہمیشہ ایمان و یقین کے بل بوتے پر سر ہوا کرتے ہیں۔ جب دل میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ موت و حیات اللہ کے ہاتھ میں ہے، فتح و شکست اللہ کی مرضی سے حاصل ہوتی ہے تو دشمن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مقدر میں ذلت آتی ہے۔ مسلمان ہار اور جیت سے بے نیاز ہو کر لڑتا ہے کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ میرا کٹ مرنا مجھے شہادت کی منزل تک پہنچا دے گا اور میرا زندہ رہنا دنیوی کامیابی کی ضمانت بنتے ہوئے مجھے غازی کے لقب سے نواز دے گا۔ جب انسان کو اپنی زندگی سے نفرت اور موت سے محبت ہو جائے تو پھر جنگوں کے نقشے بدل جاتے ہیں۔ اندازے غلط ہو جاتے ہیں۔ مشاہدے ناکام ہو جاتے ہیں۔ خیالات کے تانے بانے ٹوٹ جاتے ہیں۔ عقل و شعور حیران ہو جاتے ہیں۔ مخالفین کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور تلوار کے دھنی میدان چھوڑ جاتے ہیں۔

حاضرینِ محفل!

وہ قوتِ ایمانی ہی تھی جس نے بدر و حنین کے میدان میں کفارِ مکہ کا غرور خاک میں ملا دیا۔ یہی وہ قوت ہے جس کے بل بوتے پر مسلمانوں نے روم کو شکستِ فاش دی۔ ایرانیوں کے چھکے چھڑا دیے۔ قیصر و کسریٰ کو نیست و نابود کر دیا۔ شہسوارانِ عرب کو میدانِ جنگ سے بھگا دیا۔ سپہ سالارانِ روم و ایران کو آسمانِ شہرت سے نیچے گرا دیا۔ اور ثابت کر دیا کہ مسلمان قوتِ بازو کے بھروسے پہ نہیں بلکہ قوتِ ایمانی کے بل بوتے پر لڑتا ہے۔ اس لیے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے یقین کو مضبوط کریں، اپنے ایمان کو طاقتور بنائیں اور تعداد کی بجائے جذبے کو معیار قرار دیں، یہی کامیابی کی کلید ہے۔

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مومن کی شمشیریں

① البقرة 249:2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفالتِ یتیم عظیم نیکی ہے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿فَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝﴾ [1]

اعمال جو اچھے ہیں، انھیں اپناؤ
بیکار سی باتوں میں نہ الجھاؤ
کام آئیں گی بس ان کی دعائیں ہر دم
یتیموں کا بڑے شوق سے تم ہاتھ بٹاؤ

اربابِ علم و دانش، مہمانانِ فہم وفراست اور میرے ہم فکر ساتھیو!

آج جس موضوعِ سخن پر الفاظ وکلمات کے خزانے لٹانے کے لیے حاضر ہوا ہوں، وہ ہے: ''کفالتِ یتیم عظیم نیکی ہے''

حضرات!

اسلام اللہ رب العزت کی طرف سے مسلمانوں کے لیے لائحۂ عمل اور دستورِ حیات ہے جس میں سب کی رعایت کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اقتدار والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رعایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ظلم نہ کریں تو رعایا کو بھی پابند کیا گیا ہے کہ انتظامی معاملات اور شریعت کے نفاذ میں حکومت کا ساتھ دیں۔ امیروں کو حکم دیا گیا ہے کہ غریبوں سے نرمی اور شفقت کا برتاؤ کریں اور غریبوں پر بھی لازم ٹھہرایا گیا ہے کہ وہ احسان فراموشی کے مرتکب نہ بنیں۔ گویا پورا نظام اس طرح سے مرتب کیا گیا ہے جس میں جذبۂ خیر خواہی، باہمی محبت، رواداری اور احسان مندی کی تصویر نمایاں ہوتی ہے۔ اسلام کے اجتماعی نظام کو جس زاویے سے بھی دیکھا اور جس پہلو سے بھی جانچا جائے، مکمل اور مرتب نظر آتا ہے۔ اسلام کی مرکزی خوبی ہی یہی ہے کہ یہ چند افراد اور وقتی حالات ہی پر انحصار نہیں کرتا بلکہ انسانی نسلوں کی بقا اور عزت کا محافظ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں یتیموں اور بے سہاروں کی خدمت و کفالت پر بہت زور دیا گیا ہے تاکہ وہ معاشرے میں اپنا کردار بخوبی ادا کر سکیں۔

اسلام سے پہلے یتیموں کی زندگی بے چارگی کا مظہر تھی۔ ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا تھا۔ باپ کی وفات کے بعد اولاد حالات کے رحم و کرم پر ہوتی تھی۔ یتیموں کا مال ہڑپ کرنا جاہلی معاشرے میں معمولی کام سمجھا جاتا تھا۔ لیکن جب اسلام آیا تو اس نے اعلان کر دیا: ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾[2]

نبی مکرم ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ خود بھی یتیم تھے۔ آپ ﷺ سے بڑھ کر یتیمی کے درد کو کون محسوس کر سکتا ہے۔ آپ ﷺ کی یتیموں کے ساتھ شفقت کا یہ حال تھا کہ ابوطالب کو کہنا پڑا:

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

”وہ سفید مکھڑے والا ہے جس کے چہرے کے توسّل سے بارش مانگی جاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ وہ یتیموں کے والی اور بیواؤں کے سہارا ہیں۔''

سامعینِ محترم! یتیموں کی کفالت بہت عظیم نیکی ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

«أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى»

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں، پھر نبی کریم ﷺ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھایا۔'' یعنی یتیم کی کفالت کرنے والا میرے ساتھ ہی جنت میں جائے گا۔[3] یتیم کی کفالت یہی نہیں کہ آپ اس کی ضروریات کا بندوبست کر دیں۔ یتیم کی اچھی پرورش کرنا بھی اس کی کفالت ہے۔ کسی یتیم کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا بھی اس کی کفالت ہے۔ کسی یتیم کی شادی کرنا بھی اس کی کفالت ہے۔ کسی یتیم کے لیے اچھا روزگار تلاش کرنا بھی اس کی کفالت ہے۔ کسی یتیم کے کھانے پینے کا اہتمام کرنا بھی اس کی کفالت ہے۔ یتیم کی کفالت کرنے سے اخوت کے جذبات پروان چڑھتے ہیں اور دل کی سختی دور ہوتی ہے۔ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کرتا ہے کہ میرا دل بہت سخت ہو گیا ہے۔ اس کا کوئی علاج بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «أَطْعِمِ الْمِسْكِينَ وَامْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ» اگر دل نرم کرنا چاہتے ہو تو جاؤ آسان سا علاج ہے۔ مسکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پہ دست شفقت پھیرو۔ تمھارا دل نرم ہو جائے گا۔[4]

اربابِ گرامی! آج ہم نے یتیموں کی کفالت کو بڑا معمولی عمل سمجھ لیا ہے۔ آج معاشرے میں اپنے اردگرد نظر دوڑایئے اور دیکھیے کہ کتنے ہی یتیم ہیں جو ہمارے ستم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ والدین کے سائے سے محروم کتنے ہی بچے ہیں جو فٹ پاتھوں پہ کشکول اٹھائے ہماری بے حسی کی غمازی کر رہے ہیں۔ کتنے ہی بے سہارا ہیں جو تعلیم سے محروم ہو کر چوری اور ڈاکا زنی کو بطورِ پیشہ اپنائے ہوئے ہیں۔ کتنے ہی ماں باپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی شفقت سے محروم ننھے پھول ہماری بے رخی کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں اور ہم ہیں کہ انھیں گندا اور اجڈ کا طعنہ دے کر گزر جاتے ہیں۔ نہیں میرے دوستو! ہمیں ان یتیموں کا مجرم نہیں بننا۔ ہمیں تو ان کی خدمت کرنی ہے۔ ارے یہ تو وہ لوگ ہیں جن کی اللہ نے اپنے دو جلیل القدر پیغمبروں سے خدمت کروائی ہے۔ سورۃ الکہف پڑھ کر دیکھیے۔ قرآن کہتا ہے: ﴿وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا﴾[5] اللہ رب العزت نے سیدنا موسیٰ اور خضر علیہما السلام کو دو یتیموں کی دیوار سیدھی کرنے کا حکم دیا جس کے نیچے ان کا خزانہ پڑا ہوا تھا۔

میں سلام پیش کرتا ہوں ان عظیم لوگوں کو جو یتیموں کی تعلیم و تربیت کے لیے ہر وقت کوشاں ہیں۔ مبارکباد کی مستحق ہیں وہ مائیں بھی جو باپ کے سائے سے محروم بچوں کی بھرپور تربیت کرتی ہیں۔

گرامی قدر سامعین! آج ہمارے ہاں یہ تاثر عام ہے کہ یتیموں کی تعلیم و تربیت کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لیے انھیں چھوٹی عمر ہی میں کام پر لگا دیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے گھر کا چولھا تو جلاتے رہیں۔ جب میں ایسے تبصرے سنتا ہوں تو میرے سامنے اسلام کی سیکڑوں عظیم شخصیات کے نام آتے ہیں جنھوں نے یتیمی کے باوجود اسلام کی عظیم خدمت کی۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی شخصیت سے کون ناواقف ہے۔ امام بخاری جب پیدا ہوئے تو باپ کے مشفقانہ سائے سے محروم تھے۔ ان کی والدہ نے ان کی تعلیم و تربیت کا بیڑا اٹھایا۔ جب انھوں نے صحیح البخاری لکھی تو لوگوں کو کہنا پڑا: أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللهِ صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ.

امام شافعی کے علم و فقہ سے کسے شناسائی نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ وہ عظیم شخصیت ہیں جن کے متعلق امام احمد نے کہا تھا: ”اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آغاز پر ایسے عالم دین کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بھیڑیا خونخوار اک نفس بھی ہے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۝﴾[1]

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارماں لیکن پھر بھی کم نکلے

اربابِ علم و دانش، مہمانانِ مکرم اور حاضرینِ بزمِ گفتار وسخن!

میں افکار کی کرنوں سے الفاظ کو منور کرتے ہوئے آپ کے روبرو جس موضوعِ سخن پر اظہارِ خیال کرنے چلا ہوں، اس کا نام ہے: ''بھیڑیا خونخوار اک نفس بھی ہے''

گرامی قدر حضرات!

دنیا کا ہر شخص اپنے دلِ ناتواں میں خواہشات کا اک سمندر سموئے ہوئے ہے۔ تمناؤں کا اک آتش فشاں قلبِ انسانی میں چھپا ہوا ہے۔ صدارت و وزارت کی مسند پر براجمان ہونے کی خواہش، مال و زر کے انبار لگانے کی خواہش، شہرت و ناموری کی بلندیاں حاصل کرنے کی خواہش، محلات اور بنگلوں میں ایامِ حیات بسر کرنے کی خواہش، صاحب ثروت لوگوں کی فہرست میں شامل ہونے کی خواہش، زمامِ اقتدار پہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبضہ جمانے کی خواہش، لوگوں پہ اپنا حکم چلانے کی خواہش۔ گویا خواہشات کا اک سیل رواں ہے جو انسان کو اپنے ساتھ بہائے پھرتا ہے۔ تمناؤں کا اک لامتناہی سلسلہ ہے جس کے پیچھے پیچھے انسان دوڑے جا رہا ہے۔

برادرانِ اسلام! یاد رکھو! نفس اک خونخوار بھیڑیا بھی ہے۔ جب خواہشات حد سے بڑھ جائیں تو پھر ابلیس حکمِ الٰہی کے خلاف اعلان بغاوت کر دیتا ہے: ﴿ءَاَسۡجُدُ لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِيۡنًا۝﴾ [2] جب آرزوئیں بے لگام ہو جائیں تو فرعون خدائی کا دعویٰ کر دیتا ہے: ﴿فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الۡاَعۡلٰى۝﴾ [3] جب تمنائیں بے قابو ہو جائیں تو نمرود اپنی ربوبیت کا ڈھنڈورا پیٹ دیتا ہے: ﴿اَنَا اُحۡيٖ وَاُمِيۡتُ﴾ [4] جی ہاں! جب خواہشات کنٹرول سے بڑھ جائیں تو پھر کیا ہوتا ہے۔ قارون انعاماتِ الٰہی کی ناشکری کرتے ہوئے غرور وتکبر کی زبان میں کہتا ہے: ﴿اِنَّمَاۤ اُوۡتِيۡتُهٗ عَلٰى عِلۡمٍ عِنۡدِىۡ﴾ [5] اسی لیے تو پیغمبر اسلام نے خواہشات کی کثرت سے متنبہ کرتے ہوئے فرمایا: «صَلَاحُ أَوَّلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالزَّهَادِ وَالْيَقِينِ وَهَلَاكُ آخِرِهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ» ”میری امت کے پہلے لوگ دنیا سے بے رغبتی اور کامل یقین کی وجہ سے فلاح پا گئے۔ اور میری امت کے آخری لوگ بخل اور خواہشات کی کثرت کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے۔“ [6]

حضرات! جب خواہشیں بڑھنے لگیں۔ جب تمنائیں ترقی کرنے لگیں۔ جب آرزوئیں کنٹرول کے پردوں سے باہر جھانکنے لگیں تو پھر لوگ راہ ہدایت سے کنارہ کش ہو کر جہنم کی شاہراہ پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ جب انسان نفس کے پیچھے چل پڑتا ہے اور خواہشات کی پیروی کرنے لگتا ہے تو پھر نفس اس کا معبود بن جاتا ہے۔ پھر اللہ کی محبت دلوں سے رخصت ہو جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب نفس معبود بن جائے تو دل گناہوں کا مرکز بن جاتا ہے۔
جب نفس معبود بن جائے تو آنکھیں بے حیائی کا مسکن بن جاتی ہیں۔
جب نفس معبود بن جائے تو کان فحش گوئی کے دلدادہ بن جاتے ہیں۔
جب نفس معبود بن جائے تو زبان بغاوتوں کا ہتھیار بن جاتی ہے۔
جب نفس معبود بن جائے تو انسانی وجود برائیوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔
جب نفس معبود بن جائے تو نگاہیں بے حیائی کا ارتکاب کرتے شرماتی نہیں۔
جب نفس معبود بن جائے تو دل جہنم کے خوف سے کانپتا نہیں۔
جب نفس معبود بن جائے تو زبان گناہوں کے انبار لگاتے تھکتی نہیں۔

جی ہاں! جب نفس معبود بن جائے تو پھر چور ببانگِ دہل چوری کرتا ہے۔ جب نفس معبود بن جائے تو ڈاکو علی الاعلان مال لوٹتا ہے۔ جب نفس معبود بن جائے تو عزتوں کے لٹیرے سرِعام عزتوں پہ ڈاکا ڈالتے ہیں۔ نفس کے پجاری حلال وحرام میں تمیز نہیں کرتے۔ خواہشات کے بھوکے نیکی اور گناہ میں فرق نہیں کرتے۔ آرزوؤں کے سوداگر حق و باطل میں پہچان کی صلاحیت گنوا دیتے ہیں۔

اسلام کے فرزندو! خواہشات کے خونخوار بھیڑیے کو حدود و قیود کی لگامیں پہنا دو۔ اپنی تمناؤں کو قابو کر لو۔ اپنے آپ کو قرآن وسنت کے سانچے میں ڈھال لو۔ یاد رکھو! انسان ہزار تمنائیں کر لے۔ انسان اس دنیا کو چھوڑ کر سفر آخرت پر روانہ ہو جائے گا لیکن خواہشات کے سمندر کا کبھی کنارہ نہیں آئے گا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا:

چار دن کی زندگی لائے تھے مانگ کر
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جو شخص اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس نے اپنے نفس کو خواہشات کی پیروی سے روکے رکھا تو اس شخص کا ٹھکانا جنت ہے۔ رب کا قرآن کہتا ہے: ﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى○﴾[7]

میرے دوستو!

یہ زندگی بڑی قلیل ہے، اس میں آرزوؤں کا سمندر ختم نہیں ہوسکتا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم لمبی لمبی امیدیں لگانے کی بجائے زیادہ سے زیادہ اعمال کریں اور نیکیوں کا لامتناہی خزانہ اکٹھا کرلیں۔ جو آخرت میں ہمارے کام آسکے۔ کسی صاحب دل نے کیا خوب کہا ہے:

خواہشات کے بوجھ سے دب جاتی ہیں دعائیں
تمناؤں سے کہاں دل شاد ہوا کرتا ہے
ملتی ہے ہمیشہ سرفرازی اسی کو
اپنے نفس پہ جو کنٹرول کیا کرتا ہے

① الکہف 28:18. ② الاسراء 61:17. ③ النازعات 24:79. ④ البقرۃ 258:2. ⑤ القصص 78:28. ⑥ صحیح الترغیب: 3339. ⑦ النازعات 40,41:79.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا کی خطرناکی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝﴾ [1]

جس دور پہ نازاں تھی دنیا، اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا، خود ہوش میں آنا بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھے سینے میں
جی ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے

شرفائے بزم اور حاضرین محترم!

آج جس موضوعِ سخن کو گفتار کی قوتیں بخشنے کا ارادہ رکھتا ہوں، اس کا عنوان ہے:

"دنیا کی خطرناکی"

اربابِ مکرم!

جب دنیاوی ساز و سامان کی طرف انسانِ ناتواں کا قلبی میلان دیکھتا ہوں اور عالمِ فانی کی بے ثبات لذتوں کو محورِ فکر میں پرکھتا ہوں تو میری چشمِ تصور کے سامنے یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ آج انسان فکری شعور سے محروم ہو کر برائی اور اچھائی میں تمیز بھول چکا ہے۔ اور قلبی ہیجان کا شکار ہو کر حق و صداقت کی چکا چوند روشنیوں سے پہلو تہی کو وتیرۂ حیات بنا چکا ہے۔ شاید بے ثبات دنیا سے بہلنے والا انسان اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے جی چرا رہا ہے کہ میری روحانی حیاتِ فکر آخرت میں پنہاں ہے اور یہ دنیا جسے میں مکانِ دائم سمجھ رہا ہوں، یہ تو حقیقت کے آئینے میں صرف مکڑی کا ایک جالا ہے جو تیز ہوا میں اپنا تسلسل بھی قائم نہیں رکھ سکتا۔ انسان کی اسی دنیوی محبت کو قرآن یوں بیان کرتا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ○ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ○﴾[2] معاملہ ہرگز اس طرح نہیں بلکہ تم جلد ختم ہونے والی دنیا سے محبت کرتے ہو۔ تم بے ثباتی کی چادر اوڑھنے والی کائنات کو مرکزِ ترجیح بناتے ہو۔ تم موت کو قریب کرنے والے عالم پر دل لگائے بیٹھے ہو اور بھول چکے ہو ہمیشہ رہنے والی آخرت کو۔ چھوڑے بیٹھے ہو اپنی ہمیشہ والی زندگی کو۔ بے رغبت ہو چکے ہو دائمی راحت و سکون سے۔

یہ دنیا تو وہ ہے جس کی مثال فخر کائنات ﷺ کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ یوں ہوا کہ شافعِ محشر ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ چلے جا رہے تھے۔ جاتے جاتے بکری کے ایک مردہ بچے کے پاس سے گزر ہوا۔ پیغمبر دو جہاں اس بکری کے بچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ» ''او میرے صحابہ! تم میں سے کون بکری کے اس مردہ بچے کو صرف ایک درہم میں لینا پسند کرے گا۔'' صحابۂ کرام حیران ہو کر عرض کرتے ہیں: مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ ''آقا جی! آپ ایک درہم کی بات کرتے ہیں۔ ہم تو اسے بلا قیمت بھی لینا پسند نہیں کرتے کیونکہ اس سے تو ہمیں بجائے فائدے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقصان ہی ہوگا۔ اس موقع پر اللہ کے پیغمبر ﷺ اپنے جانثاروں کو سبق سکھاتے ہیں اور فرماتے ہیں: «فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ» ''اللہ کی قسم! تمھارے نزدیک جس قدر بکری کا یہ مردہ بچہ بے وقعت اور بے حیثیت ہے کہ کوئی اسے بلا قیمت بھی خریدنا پسند نہیں کرتا اللہ احکم الحاکمین کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ بے وقعت اور بے حیثیت ہے۔''[3]

سامعین محترم! آپ نے غور کیا، اعلم الناس پیغمبر ﷺ دنیا کی مثال ایک مردہ چیز کے ساتھ کیوں دے رہے ہیں؟ اس لیے کہ لوگوں کے سامنے یہ حقیقت عیاں ہو جائے کہ جس طرح بکری کا یہ مردہ بچہ کسی نفع کا حامل نہیں، اسی طرح یہ دنیا بھی فوائد سے خالی ہے۔ پھر دنیاوی مال و منال پر اترانا کس کام کا۔

سرکشی زیرِ فلک زیبا نہیں
دیکھ جانا ہے تجھے زیرِ زمیں

ایک دوسرے موقع پر تو یوں ارشاد ہوتا ہے: «أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا» خبردار! یہ دنیا ملعون ہے۔ اس کی لذت و راحت ملعون ہے۔ اس کا ساز و سامان ملعون ہے۔ اس کی شادابی ملعون ہے، یہ محلات اور قصرہائے سلطنت ملعون ہیں۔ «إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ» لیکن چار چیزیں ملعون نہیں۔ وہ چار چیزیں ہیں: اللہ کا ذکر، اللہ کی قربت عطا کرنے والے امور، صاحبِ علم اور متعلم۔ ان چیزوں کے سوا کائنات کی تمام چیزیں ملعون ہیں۔''[4]

میرے دوستو!

آج ہم کس رفتار سے دنیا کے مال و منال کے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔ کوئی دنیوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیش و راحت کے حصول میں سرگرداں پھرتا ہے تو کوئی جاگیروں اور بنگلوں کی تلاش میں لگا ہوا ہے۔ شاید ہماری نگاہیں اس حدیث سے اوجھل ہیں جس میں نبی آخرالزماں نے دنیا کی بے ثباتی کو بیان کرتے ہوئے قسم اٹھا کر کہا تھا: «وَاللهِ! مَا الدُّنيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هٰذِهِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ» دنیا کی ظاہری زیبائش پہ مرنے والو، سن لو! پیغمبر کائنات قسم اٹھا رہے ہیں۔ اللہ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلے میں اتنی حقیر ہے جیسے کوئی آدمی سمندر میں اپنی انگلی ڈبوئے، پھر اسے باہر نکال کر دیکھے کہ اس کے ساتھ کتنا پانی لگا ہوا ہے۔ جتنا انگلی کے ساتھ پانی لگا ہوا ہے، اتنی ہی اس وسیع و عریض کائنات کی حقیقت ہے۔[5] پھر ہم اس دنیا پہ تکیہ کیوں کیے بیٹھے ہیں اور آخرت سے اتنے بے فکر کیوں ہیں؟ حالانکہ اللہ کے محبوب نبی ﷺ کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ نبی مکرم ﷺ چٹائی پر آرام فرما تھے۔ جب اٹھے تو جسدِ اطہر پر چٹائی کے نشانات نمایاں تھے۔ صحابہ سے پیغمبرِ انقلاب ﷺ کی یہ حالت برداشت نہ ہوسکی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بول اٹھے: یا رسول اللہ! آپ ہمیں حکم فرماتے تو ہم آپ کے لیے نرم و نازک بستر بچھا دیتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا دنیا سے کیا تعلق۔ میرا تو دنیا سے صرف اتنا تعلق ہے جیسے کوئی مسافر راہ چلتے ہوئے کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرے، کچھ دیر ستائے اور پھر اسے چھوڑ کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جائے۔''[6]

میرے دوستو!

نبی ﷺ تو معصوم عن الخطا تھے لیکن پھر بھی دنیا سے اتنے بے رغبت تھے۔ اور آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم گناہوں کے پہاڑ قائم کرنے کے باوجود آخرت کی فکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے محروم ہیں۔ کیا ہم نے اس دنیا سے رخصت نہیں ہونا۔ کیا ہم نے اس زمین اور محلات کو چھوڑ کر نہیں جانا۔ اگر جانا ہے تو پھر دنیا کو ترجیح دینے کا کیا مطلب۔ دنیا میں دل لگانے کا کیا مطلب۔ ہمیں تو سفر آخرت کے لیے اس دنیا سے صرف زاد راہ ہی حاصل کرنا چاہیے جو آخرت میں مشکلات کی گھڑیوں میں ہمارے کام آ سکے، اس لیے میں آپ کو پیغام دینا چاہتا ہوں:

غلط راہ کی چٹک اور مٹک
دیکھ کر ہرگز نہ رستے سے بھٹک
ساتھ ان کا چھوڑ، ہاتھ اپنا جھٹک
بھول کر بھی تو ان کے پاس کبھی نہ پھٹک
اچانک سر پر جو آ پہنچے اجل
پھر کہاں تو اور کہاں دارالعمل
جائے گا یہ قیمتی موقع ہاتھ سے نکل
پھر نہ ہاتھ آئے گی تیرے عمرِ بے بدل

① الاعلٰی 87:16. ② القیامة 75:20. ③ صحیح مسلم: 2957. ④ جامع الترمذي: 2322.
⑤ صحیح مسلم: 2858. ⑥ جامع الترمذي: 2377.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیر و سیاحت اسلام کی نظر میں

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّي عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ﴾[1]

کھول آنکھ زمیں دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

اربابِ محفل اور میرے ہم مکتب ساتھیو!

میں الفاظ وکلمات کے جن اجالوں سے آپ کے افکار و احساسات کو جلا بخشنے چلا ہوں، ان کا عنوان ہے: ''سیر و سیاحت اسلام کی نظر میں۔''

سامعینِ کرام!

اسلام میں رہبانیت کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام دنیا کی لذتوں سے کنارہ کش ہو کر بیٹھ رہنے کی بجائے مظاہرِ قدرت سے لطف اٹھانے کی دعوت دیتا ہے۔ اس لیے کہ اسلام فطرت کے مقاصد کی نگہبانی کرتا ہے۔ قرآن کا دوٹوک حکم ہے: ﴿قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ﴾[2] زمین میں چلو پھرو۔ زمین کی سیر و سیاحت کرو۔ بلند و بالا پہاڑوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھو۔ ٹھاٹھیں مارتے سمندروں کو دیکھو۔ چہچہاتے پرندوں سے لطف اٹھاؤ۔ لہلہاتے کھلیانوں کا نظارہ کروتا کہ تمھیں اپنے پروردگار کی قدرت کا اندازہ ہو۔ تا کہ تمھارے سامنے خالق کائنات کی تخلیق کے نمونے آشکارا ہوں۔ تا کہ تمھارے دلوں میں مالکِ ارض وسماء کی عظمت سما جائے۔ اور ہاں، اس سیر وسیاحت میں تمھیں سامانِ عبرت بھی حاصل ہوگا۔ ذرا قوم لوط کے کھنڈرات دیکھو کہ رب نے نافرمانیوں کی وجہ سے انھیں کیسے تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ قوم ہود کے شکستہ مکانات دیکھو تا کہ گناہ کرتے وقت تمھارے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہو جائے۔ ثمودیوں کی تباہ حال بستی کو چشمِ عبرت سے ملاحظہ کرو تا کہ اللہ کے حکموں سے بغاوت کے وقت تمھارے قدم لڑکھڑا جائیں۔ اہلِ مدین کے ملیامیٹ گھروں پہ نگاہیں دوڑاؤ تا کہ ناپ تول میں کمی کرتے وقت تمھارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔

اربابِ مکرم!

سیر وسیاحت میں ہزاروں فوائد اور دروس پنہاں ہیں۔ سیر وسیاحت نہ صرف صحت و تندرستی کے لیے مفید ہے بلکہ سیاحت سے مقامی آبادی اور ملکی اقتصاد کو بھی ترقی ملتی ہے۔ آج کی سائنس بھی سیر وسیاحت کی اہمیت کی معترف ہے۔ سائنس کہتی ہے کہ سیر وسیاحت سے ذہنی تناؤ میں 80 فیصد تک کمی ہوتی ہے۔ سیر وسیاحت سے دل مضبوط ہوتا ہے۔ سیر وسیاحت سے تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ سیر وسیاحت سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ سیر وسیاحت سے ثقافت سے آشنائی حاصل ہوتی ہے۔

سوچوں کو بدلنے سے نکلتا ہے نیا دن
سورج کے چمکنے کو سویرا نہیں کہتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اربابِ مکرم!

آج ہم نے سیر وسیاحت کو گناہ کمانے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ آج ہم سیر وسیاحت کرتے ہیں تو شغل میلے کے لیے۔ ہم سیر وسیاحت کے لیے نکلتے ہیں تو پیسہ پانی کی طرح بہانے کے لیے۔ ہم سیر وسیاحت کے پروگرام بناتے ہیں تو راتیں رنگین کرنے کے لیے۔ ہم سیر وسیاحت کی پلاننگ کرتے ہیں تو لذتِ جسم و جاں کے لیے۔ ہم نے فضولیات دیکھنے کے لیے جانے کو سیر وسیاحت کا نام دے رکھا ہے۔ مگر یاد رکھیے! اسلام میں ایسی سیر وسیاحت ممنوع ہے جس سے گناہ حاصل ہوتے ہوں۔ جس سے آنکھوں کا زنا ہوتا ہو۔ جس سے مال کا اسراف ہوتا ہے۔ جس سے فحاشی و عریانی کو فروغ ملتا ہے۔ نبیٔ کائنات نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے: «إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ»[3] ''میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔''

اگر ہم اس حدیث کی معنی خیزی اور وسعت پر غور کریں تو ہمارے سامنے آشکارا ہوگا کہ سفرِ حج و عمرہ بھی سیر وسیاحت ہے کہ اس سے نیکیوں کا خزانہ سمیٹنے کا موقع ملتا ہے۔ دعوتِ الی اللہ کے لیے سفر کرنا بھی سیر وسیاحت ہے کہ اس سے اسلام کی نشر واشاعت ہوتی ہے۔ حصولِ علم کے لیے سفر کرنا بھی سیر وسیاحت ہے کہ اس سے علمِ دین سیکھنے کا موقع میسر آتا ہے۔ امورِ سلطنت کی بہتر ادائیگی کے لیے دوسرے ممالک کا سفر کرنا بھی سیر وسیاحت ہے کہ اس سے اسلامی حکومت کو استحکام ملتا ہے۔ ہر وہ سیر وسیاحت جو دین کی سربلندی کے لیے ہو یا حصولِ عبرت و وعظ کے لیے ہو، اسلام اس کا پرزور حامی ہے۔

میرے محترم ساتھیو! اگر اللہ ہمیں مال و دولت کی فراوانی دے اور ہمیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیر وسیاحت کا موقع میسر آئے تو اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں کہ اپنے اس سفر میں دعوتِ دین کا مقصد پیشِ نظر رکھیں۔ اپنے سفر سے پند ونصائح حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ سیر وسیاحت میں گناہوں کے کاموں سے بچیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمائیں۔ یوں ہمارا سیر وسیاحت کے لیے کیا جانے والا سفر ہمارے لیے باعث ثواب بن جائے گا۔

تم دیکھ لو کچھ آج تو کچھ کل چل کر
دنیا کی کرو سیر یونہی مل جل کر
عبرت کے نمونے ہیں ہزاروں بکھرے
لو ان سے سبق شوق سے چل کر

① العنکبوت20:29. ② العنکبوت20:29. ③ صحیح الجامع:2093.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلبِ علم میں محدثین کی کوششیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾[1]

بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
دھرتی اگر بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے
ہے عمل لازم تکمیلِ تمنا کے لیے
ورنہ رنگین خیالات سے کیا ہوتا ہے

اربابِ مکرم، سامعین محترم اور مہمانانِ گرامی!

میں خیالات کے سمندر میں غوطہ زنی کرتے ہوئے جن لعل و جواہر کو الفاظ کا جامہ پہنا کر آپ کی سماعتوں کی نذر کرنے چلا ہوں، ان کا عنوان ہے: ''طلب علم میں محدثین کی کوششیں۔''

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ سونا جب تک بھٹی میں جل نہ جائے، کندن نہیں بنتا۔ پتھر تبھی نگینہ بنتا ہے، جب اسے بار بار تراشا جاتا ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی بغیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محنت کے علم کے افق کا تابندہ ستارہ بن جائے۔ علم میں رسوخ عمر بھر کی ریاضت کا بوجھ مانگتا ہے۔ طلب علم کے لیے مشکلات کی بھٹی میں جلنا پڑتا ہے، تن آسانی کو اپنی زندگی سے حرفِ غلط کی طرح مٹانا پڑتا ہے اور جسمانی آرام وسکون سے کنارہ کشی اختیار کرنی پڑتی ہے، تب کہیں جا کر قلب وروح علم کی نورانی کرنوں سے منور ہوتے ہیں۔ اگر نہیں یقین آتا تو آیئے میں آپ کو ماضی میں لیے چلتا ہوں۔ آپ کو محدثین کرام کی کوششوں سے آشنا کرواتا ہے۔ آپ کو ان ہستیوں سے ملواتا ہے جن کا نام سن کر زبانوں سے بے ساختہ رحمۃ اللہ علیہم کے الفاظ نکلتے ہیں۔ جن کی طلبِ علم کی داستانیں پڑھ کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ جن کی حصولِ علم کی کاوشیں سن کر کانوں کے لیے یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اصحابِ فہم وفراست!

میں جب تخیل کے گھوڑے پہ سوار ہو کر ماضی کی منزلیں طے کرتا ہوں تو مجھے حصولِ علم کے لیے کہیں عطاء بن رباح بیس سال تک مسجد کو ٹھکانا بنائے نظر آتے ہیں تو کہیں امام حازمی پوری پوری رات کتاب خوانی میں بسر کرتے ہوئے ملتے ہیں۔ مجھے کہیں امام بخاری علم کی کرنوں سے دامن بھرنے کے لیے دوران سفر گھاس کھاتے دکھائی دیتے ہیں تو کہیں ابن مندہ پینتالیس سال مسلسل حصول علم کے لیے سفر کرتے نظر آتے ہیں۔

جو یقیں کی راہ پہ چل پڑے انھیں منزلوں نے پناہ دی
جنھیں وسوسوں نے ڈرا دیا وہ قدم قدم پہ بہک گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ چلے تو دشت وجبل بھی ان کے قدم کی دھول میں چھپ گئے
وہ رکے تو سینۂ خاک پر نئی داستاں کو سجا گئے

سامعین محترم!

میں کس کس محدث کی حصولِ علم کے لیے محنتوں کو بیاں کروں۔ میں کس کس امام کی طلبِ علم کے لیے کوششوں کو آپ کی سماعتوں کی نذر کروں۔ ہر داستان ورطۂ حیرت میں ڈال دینے اور ذہن کو چونکا دینے والی ہے۔ امام التابعین سعید بن مسیب کو کون نہیں جانتا۔ وہ فرماتے ہیں: میں ایک حدیث حاصل کرنے کے لیے کئی کئی دن اور راتیں سفر میں گزارتا تھا۔ محمد بن ابو حاتم سے کون ناواقف ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں آدم بن ابو یاس کے پاس علم حاصل کرنے کے لیے گیا۔ دورانِ سفر میرے پاس زادِ راہ ختم ہوگیا تو میں نے گھاس کھا کر پیٹ کی آگ بجھائی۔ امام محمد بن طاہر مقدسی کا کسے علم نہیں۔ وہ فرماتے ہیں: جوتا ٹوٹنے کی وجہ سے ننگے پاؤں حصول علم کی خاطر سفر کرتے ہوئے دو مرتبہ میرے پاؤں لہولہان ہوئے۔ ایک مرتبہ بغداد کا سفر کرتے ہوئے اور دوسری مرتبہ مکہ کا سفر کرتے ہوئے۔ عامر بن شراحیل شعبی سے کون آشنا نہیں۔ انھوں نے صرف تین احادیث کی سماعت کے لیے کوفہ سے مکہ کا سفر کیا۔ امام احمد بن محمد المقری نے ایک حوالے کی خاطر 70 دن کا سفر کیا۔

ہشام بن عمار کہتے ہیں: میرے والد نے 20 دینار کے عوض اپنا گھر بیچ کر مجھے طلب علم اور حج کے لیے زادِ راہ دیا۔

امام ابو حاتم رازی کہتے ہیں: مَشَيْتُ عَلٰى قَدَمَيَّ فِي الطَّلَبِ أَلْفَ فَرْسَخٍ
''میں حصولِ علم کے لیے ایک ہزار فرسخ تک پیدل چلا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام مکحول کہتے ہیں: طُفْتُ الْأَرْضَ كُلَّهَا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ ''میں نے طلب علم کے لیے پوری روئے زمین کا سفر کیا۔''

امام ثعلبہ کہتے ہیں: مَا فَقَدتُّ إِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيَّ مِنْ مَّجْلِسِ لُغَةٍ وَّلَا نَحْوٍ خَمْسِينَ سَنَةً. ''میں نے امام ابراہیم حربی کو لغت اور نحو کی کسی مجلس سے پچاس سال تک کبھی غیر حاضر نہیں پایا۔''

امام جریر کہتے ہیں: جَلَسْتُ إِلَى الْحَسَنِ سَبْعَ سِنِينَ لَمْ أَخْرُمْ مِنْهَا يَوْمًا وَّاحِدًا. ''میں سات سال تک مسلسل حسن رحمہ اللہ کے ہاں حاضر رہا اور ایک دن بھی چھٹی نہیں کی۔''

سامعین کرام!

یہ تھے ہمارے اسلاف جنھوں نے حصول علم کی خاطر سردی گرمی کی پروا نہ کی۔ راستوں کے مصائب کی طرف نہ دیکھا۔ قلتِ مال کو خاطر میں نہ لائے۔ غربت و افلاس کو راستے کی رکاوٹ نہ بننے دیا۔ بھوک اور پیاس کو طلبِ علم کی راہ میں حائل نہ ہونے دیا بلکہ دن رات ایک کر کے، میلوں کا سفر طے کر کے، عزیز و اقارب کو چھوڑ کر، والدین کی جدائی برداشت کر کے علم حاصل کیا۔ جہاں بھی علم کی شمع روشن ہوئی، انھوں نے اس سے دل و جاں کو منور کیا اور میدان علم کے عظیم شہسوار بن کر ابھرے۔

اگر ہم بھی علم کی نورانی کرنوں اور روحانی شعاعوں سے اذہان و قلوب کو روشن کرنے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہمیں بھی صبر و ثبات کی راہوں پہ چلتے ہوئے عمر بھر کی ریاضت کا لہو دینا ہوگا۔ بھوک و افلاس کو پس پشت ڈالتے ہوئے علم کو اوڑھنا بچھونا بنانا ہوگا۔ آرام و راحت کے پھولوں کی سیج سے اتر کر محنت کے کانٹوں پہ سونا ہوگا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تب کہیں جا کر ہم علم کے چشمے سے سیراب ہوں گے اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں گے۔ اللہ ہمیں محدثین کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا
سو بار عقیق کٹا تب نگیں ہوا

① العنکبوت 29:69.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدماتِ محدثین

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾[1]

یہ الگ بات کہ خاموش کھڑے رہتے ہیں
پھر بھی جو لوگ بڑے ہیں، وہ بڑے رہتے ہیں
ایسے سالاروں سے ملتا ہے ہمارا شجرہ
جن کی ٹھوکر میں کئی تاج پڑے رہتے ہیں

اربابِ فکر و دانش، وارثینِ علومِ نبوت اور میرے ہم فکر و نظر ساتھیو!

میں تفکرات کی رو میں بہتے ہوئے جس موضوعِ سخن کو نوکِ زباں پر لا کر آپ کی سماعتوں کی نذر کرنا چاہتا ہوں، اس کا عنوان ذی شان ہے: ''خدماتِ محدثین''

حاضرینِ محفل! کہاں میں انسانِ کوتاہ عرفاں اور کہاں محدثین کی رفعتِ شان مگر جب میں خدماتِ محدثین کے بستانِ پُر بہار میں اترتا ہوں اور محنتوں اور کاوشوں کی شاخوں پر گلہائے رنگا رنگ کو مہکتے اور امت مسلمہ کے مشامِ جاں کو معطر کرتے دیکھتا ہوں تو میرا ضمیر میری زبان کو یہ سعادتِ ذی شان حاصل کرنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں خدماتِ محدثین کی کرنوں سے سامعین محفل کے قلوب و اذہان منور کر دوں اور ان کو بتاؤں کہ میرے محدثین وہ تھے جو مملکت علم و حکمت کے تاجدار تھے۔ جو دن کے روزہ دار اور شب زندہ دار تھے۔ جو تلاوت کے دھنی اور قرآن و سنت کے شیدائی تھے۔ جو دنیاوی مال و متاع سے چشم پوشی کر کے علمی خزانوں سے دامن بھرنے والے تھے۔ جو اسلام کے پاسبان اور وراثتِ نبوی کے نگہبان تھے۔

اربابِ مکرم! اسلام کو جس میدان میں بھی خدماتِ محدثین کی ضرورت پڑی، وہ دیوانہ وار دوڑتے چلے آئے۔ جبری طلاق کا مسئلہ اٹھا تو امام مالک رحمہ اللہ نے ظالموں کا ظلم برداشت کر لیا مگر اس کے جواز کو قبول نہ کیا۔ فتنۂ خلق قرآن نے سر اٹھایا تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ دفاعِ قرآن کے لیے جبلِ استقامت بن کر کھڑے ہو گئے۔ حکمرانوں کے جبر و تشدد کو سہہ لیا مگر قرآن کو مخلوق نہ مانا۔

جو رکے تو کوہِ گراں تھے ہم جو چلے تو جاں سے گزر گئے
رہِ یار ہم نے قدم قدم تجھے یادگار بنا دیا

حضرات! آپ خدماتِ محدثین کو جس زاویے سے بھی دیکھیں گے، وہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتی دکھائی دیں گی۔ زندگی کے ہر باب میں محدثین کی کاوشیں بکھری نظر آئیں گی۔ اگر آپ تحفظِ تقدیسِ باری تعالیٰ کا مسئلہ دیکھیں گے تو امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہ قول آپ کی سماعتوں سے ٹکرائے گا: مَنْ سَبَّ اللهَ تَعَالىٰ فَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَبَ قَتْلُهُ بِالْإِجْمَاعِ. اگر آپ ناموسِ رسالت کا باب کھولیں گے تو آپ کو امام محمد بن سحنون کا یہ قول نظر آئے گا: أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ أَنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ ﷺ الْمُنْتَقِصَ لَهُ كَافِرٌ وَّالْوَعِيدُ جَارٍ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللهِ وَحُكْمُهُ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقَتْلُ. اگر آپ دفاعِ صحابہ میں محدثین کی خدمات دیکھیں گے تو آپ کو محدثین کرام اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُولٌ کا نعرہ لگاتے نظر آئیں گے۔ آپ اگر حفاظتِ حدیث میں محدثین کی محنتوں کا جائزہ لیں گے تو آپ کو امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا یہ قول باطل کا راستہ روکتا دکھائی دے گا: اَلْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ، لَوْلَا الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ. اگر آپ حجیتِ حدیث کے سلسلے میں محدثین کی کوششیں دیکھیں گے تو آپ کو امام شاطبی رحمہ اللہ کا یہ قول منکرینِ حدیث کا ناطقہ بند کرتا دکھائی دے گا: فَإِنَّ السُّنَّةَ عَلٰى كَثْرَتِهَا وَكَثْرَةِ مَسَائِلِهَا إِنَّمَا هِيَ بَيَانٌ لِّكِتَابٍ. اگر آپ تدوینِ حدیث کے سلسلے میں محدثین کی مساعی سے آشنائی حاصل کریں گے تو آپ کو صحاح وسنن اور مسانید و معاجم کی صورت میں کتب حدیث کا ذخیرہ محدثین کی مساعی کا نتیجہ نظر آئے گا۔

تو نے دیکھے ہی نہیں تاریخ کے الٹا کر اوراق
کیسے پختہ تھے اسلاف تیرے ایمانوں میں
آج بھی زندہ زمانے میں ہیں ان کی خدمات
سفینۂ اسلام بچاتے رہے طوفانوں میں

اربابِ مکرم! محدثینِ کرام وہ عظیم شخصیات ہیں جنھوں نے ہر موڑ پہ قصرِ اسلام کی چوکیداری کی۔ جنھوں نے اپنی زندگیاں حفاظت دین کے لیے وقف کر دیں۔ جنھوں نے سکون و آرام کو پسِ پشت ڈال کر نشرِ دین کی خاطر دن رات ایک کر دیے۔ جنھوں نے متاعِ دنیا کے بجائے متاعِ دین سے جھولیاں بھر کر امت کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا۔ جنھوں نے مصائبِ زمانہ کو خاطر میں نہ لا کر میراثِ نبوی کو ہر سو پھیلایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنھوں نے اپنوں کے طعنے اور اغیار کے مظالم ہنس کر قبول کر لیے مگر چمن اسلام کی پہرے داری نہ چھوڑی۔ وہ خود طلبِ علم میں راتیں جاگ کر بسر کرتے رہے مگر امت مسلمہ کو فہمِ دین میں کسی پریشانی کا شکار نہ ہونے دیا۔ انھوں نے در در کی خاک چھان کر علم نبوی کو اکٹھا کیا اور اس راستے میں آنے والی مشکلات سے دل برداشتہ نہ ہوئے۔ ابن خراش نے طلب علم میں پانچ بار اپنا پیشاب بامر مجبوری نوش کرنا منظور کر لیا مگر علم کا دامن نہ چھوڑا۔ امام محمد بن طاہر مقدسی نے طلب علم کی راہ میں اپنے پیروں کو لہولہان کرانا مقبول کر لیا مگر اپنے مشن کو ادھورا نہ چھوڑا۔

سامعینِ مکرم! ہمارے محدثین کرام اور ائمہ عظام نے ہر میدانِ علم و عرفاں میں خدمات کے گہرے نقوش چھوڑے اور قربانیوں کی شاندار تاریخ رقم کی۔ آج وقت کا تقاضا ہے کہ ہم ان کے نقوشِ قدم پر چلتے ہوئے ہر میدانِ علم و عمل اور کارزارِ فکر و نظر میں اسلام کی حقانیت کا علم بلند کریں، اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے اپنی خدمات پیش کریں اور سفینۂ اسلام کی طرف بڑھنے والے ہر طوفان کا رخ موڑ دیں۔

دشمن سے کبھی تم بھول کے بھی نہ طرزِ فغاں میں بات کرو
جس وقت تقاضا جیسا ہو، اس رنگِ بیاں میں بات کرو
جو پتھر بن کے پیش آئے، تم پتھر بن کے پیش آؤ
طاقت کے پجاری سے تم بھی، طاقت کی زباں میں بات کرو

① الم نشرح 7:94.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامِ پاکستان میں علماء کا کردار

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ [1]

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں

اربابِ ذی احتشام، معزز مہمانان اور گلستانِ علم کے مہکتے پھولو!

میرا لب و لہجہ ماضی کے سنہری اوراق سے حروف چینی کرتے ہوئے جو عنوان آپ کی سماعتوں کے نام کرنے چلا ہے، وہ ہے: ''قیام پاکستان میں علمائے اہلحدیث کا کردار''

صدرِ عالی وقار!

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ زمین کو وطن بنانے کے لیے اسے جہدِ مسلسل کے عرقِ تاب دار اور جسم و جاں کے خونِ عطر دار سے سینچنا پڑتا ہے، تب بیج تناور درخت بن کر طوفانوں اور سیلابوں کا رخ موڑ دینے کے قابل ہوتے ہیں۔ اسی طرح قیام پاکستان بھی کسی وقتی ہیجان کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کے پس پردہ ہمارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلاف علمائے اہلحدیث کی تنظیم و بانیوں کا اختتامی سلسلہ چمک رہا ہے جو آزادی پاکستان میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر میں اپنے علمائے اہلحدیث کی شبانہ روز انتھک محنتوں کا تفصیلاً تذکرہ کروں تو میری زبان کی قوت، اضمحلال کا شکار ہو جائے، آپ کی سماعت جواب دے جائے اور وقت، قلت کا شکوہ کرے، اس لیے میں بطورِ یاد دہانی اس گلشن کے چنیدہ پھولوں کی چند پتیاں آپ کے روبرو نچھاور کرتے ہوئے اختتام کی طرف بڑھوں گا۔

سامعین کرام!

آج روشن حقائق سے نظریں چراتے اور تاریخ کی سچائیوں کو جھوٹ کے کفن میں لپیٹتے ہوئے بڑی ڈھٹائی سے باور کرایا جاتا ہے کہ تحریکِ آزادی اور قیامِ پاکستان میں علمائے اہلحدیث کا کوئی قابلِ قدر کردار نہیں۔ آؤ میں تمھیں بتاتا ہوں کہ قیام پاکستان میں علمائے اہلحدیث کا کردار کتنا روشن، چمکدار اور اجلا ہے۔ جب ہندوستان میں افرنگی چیرہ دستیاں حد سے بڑھنے لگیں تو ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر میدانِ کارزار میں کودنے اور عزیمت و استقامت کی آگ سے سکھوں اور انگریزوں کو آتشِ زیرِ پا رکھنے والے شاہ عبدالعزیز اہلحدیث ہی تھے۔ ہندوستان سے فرنگیوں کو بے دخل کرنے اور تحریک آزادی کو کامیاب بنانے کے لیے قائد اعظم کو مفید مشوروں سے نوازنے کے لیے ہندوستان میں داخلے پر پابندی کے باوجود آنے والے مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی اہلحدیث ہی تھے۔ سیاسی طور پر تقسیم برصغیر کا نظریہ سب سے پہلے پیش کرنے والے مولانا عبدالحلیم شرر اہلحدیث ہی تھے۔ مسلم لیگ کے بانیوں میں شمار ہونے والے نواب محسن الملک اہلحدیث ہی تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے لہو سے خاکِ وطن لالہ زار دیکھ
اسلام کے چمن کی خزاں میں بہار دیکھ

اربابِ علم و دانش!

قراطیسِ تاریخ شاہد ہیں کہ 1928ء میں جب آل انڈیا مسلم لیگ دو متوازی جماعتوں میں بٹ گئی تو ان دونوں کو متحرک کرنے کے لیے اہلحدیث کے سپوت غلام رسول مہر اور مولانا سالک ہی اٹھے۔ جب بعض دینی حلقوں نے فرنگی سازشوں کا شکار ہو کر مسلم لیگ سے علیحدگی اختیار کر لی تو تاریخ کے اس نازک موڑ پر فخر اہلحدیث حافظ عبداللہ محدث روپڑی نے نہ صرف مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان کیا بلکہ اس کی حمایت میں فتویٰ بھی جاری کیا۔ جوں جوں تحریک آزادی کے صفحات پلٹتے جاؤ گے، تمھیں ہر صفحہ قیامِ پاکستان میں علمائے اہلحدیث کے کردار سے درخشندہ نظر آئے گا۔ مؤرخ اہلحدیث مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی زبردست مسلم لیگی تھے۔ 1945ء میں انھی کی زیر صدارت اجتماع میں جمعیت علمائے اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث میں مسلم لیگ کی حمایت میں پرزور مقالے لکھے۔ مولانا راغب احسن نے تحریک المجاہدین کے امیر مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی کی محمد علی جناح سے متعدد ملاقاتیں کروائیں اور باہمی تعاون پر معاہدہ طے کروایا، اسی لیے محمد علی جناح نے ایک موقع پر کہا تھا: ''راغب احسن مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کا زندہ ضمیر ہے اور ہمیں مولانا راغب احسن پر فخر ہے۔''

اٹھائے کچھ ورق لالے نے، کچھ نرگس نے، کچھ گُل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامعین مکرم!

صرف اسی پر بس نہیں عبداللہ الکافی اہلحدیث ہی تھے جنھوں نے برطانوی سامراج کے خلاف جہاد کرتے ہوئے 5 بار قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ مولانا محمد رفیق پسروری بھی اہلحدیث ہی تھے جنھوں نے جنڈیالہ گورو میں تحریک آزادی کی خاطر اپنا بازو کٹوایا۔ مولانا محمد محدث گوندلوی بھی اہلحدیث ہی تھے جن کی زیر صدارت مسلم لیگ کے متعدد اجلاس ہوئے۔ حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی بھی اہلحدیث ہی تھے جنھوں نے مسلم سٹوڈنٹس کی بنیاد رکھی اور تحریک آزادی میں طلبہ کی قیادت کی۔

ہمارا خوں بھی شامل ہے تزئینِ گلستاں میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

سید داؤد غزنوی بھی اہلحدیث ہی تھے جنھوں نے اس وقت آزادی کی آواز کو بلند کیا جب آزادی کا نام لینے پر زبان کاٹ دی جاتی تھی اور کوڑے لگائے جاتے تھے۔ انھی کے متعلق مولانا ظفر علی خان نے ایک جلسے میں کہا تھا:

قائم ہے ان سے ملتِ بیضاء کی آبرو
اسلام کا وقار داؤد غزنوی
رجعت پسند دیکھ کے کہنے لگے انھیں
آیا ہے سومنات میں محمود غزنوی
کلکتہ میں بھی ہوئے ہیں ان کے ہم لقب
یہ ہست غزنوی وہ بود غزنوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اربابِ مکرم!

یہ شمعِ حریت کے پروانے اور نغمۂ جہاد کے سنج نوا میرے اسلاف علمائے اہلحدیث ہی تھے جنھوں نے مصائب کے دریاؤں اور ابتلاء کے سمندروں میں سفینۂ حریت و آزادی کو رواں دواں رکھتے ہوئے اپنے خونِ جگر سے ایسے لالہ زار آباد کیے جن کی خوشبوؤں کے راستے سے قیام پاکستان کا کارنامہ سرانجام پایا۔ اور پاکستان کے نام سے اسلامی ملک وجود میں آیا۔ آج ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے اسلاف کی قربانیوں کے روشن ابواب کو فراموشی کی تاریکیوں کی نذر نہ ہونے دیں اور ان کے مشن کی کشتِ زرخیز کی آبیاری کرتے ہوئے وطن عزیز پاکستان میں اسلام کے کامل نفاذ کے لیے اپنی بھرپور کوششیں بروئے کار لائیں۔ میں آخر میں اپنے اسلاف کی قیامِ پاکستان کے لیے کوششوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے فقط اتنا ہی کہوں گا:

واقف تو ہیں اس راز سے دار و رسن بھی
ہر دور میں تکمیلِ وفا ہم سے ہوئی ہے

① العنکبوت 69:29.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقوقِ نسواں اسلام اور اہلِ مغرب کی نظر میں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ [1]

وجودِ زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دَروں
شرف میں بڑھ کر ثریا سے مشت خاک اس کی
کہ ہر شرف ہے اسی دَرج کا دُرِّ مکنوں

مہمانانِ ذی وقار، سامعین لائقِ صد افتخار اور گلشنِ علم کے نو شگفتہ پھولو!

فکر و تخیل کی بلند پروازی سے حقائق و معارف کی دنیا کے جن چنیدہ گوہر ریزوں کو الفاظ کی لڑی میں پرو کر آپ کی سماعتوں کی نذر کرنے چلا ہوں، ان کا عنوان ہے:

''حقوقِ نسواں اسلام اور اہلِ مغرب کی نظر میں''

حاضرینِ مکرم! عورت کتابِ تخلیق کا سنہری باب، گلستانِ وفا کا حسین پھول اور آسمانِ محبت کا تابندہ ستارہ ہے۔ عورت کو جس روپ میں دیکھو گے، وہ خلوص کا استعارہ نظر آئے گی۔ عورت کو بیٹی کے روپ میں دیکھو گے تو اس کی خدمت گزاری لاجواب،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

عورت کو بیوی کے روپ میں دیکھو گے تو اس کی اطاعت شعاری باکمال، عورت کو ماں کے روپ میں دیکھو گے تو اس کی مہر و وفا بے مثال نظر آئے گی مگر افسوس کہ محبت و الفت کی اس پیکر کو تہذیبوں کے تصادم میں پاؤں کی جوتی سمجھا گیا۔ کہیں اس کے وجود کو ناپاک اور باعث شرم و عار سمجھا گیا تو کہیں اس کے بنیادی حقوق کو سلب کیا گیا۔ کہیں اسے زندہ درگور کر کے اس سے جینے کا حق چھینا گیا تو کہیں اسے نَن بنا کر لطفِ حیات سے محروم زندگی گزارنے پہ مجبور کیا گیا، پھر عورت کی قسمت جاگی اور خالق کائنات کا رحیم و شفیق نبی مبعوث ہوا جس نے «اِلْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا» [2] کا نعرہ لگا کر عورت کو زمین سے اٹھایا اور اوجِ ثریا پہ پہنچا دیا۔

اربابِ گرامی! آج عورت کے جسم کے رسیا حقوق نسواں کا کھوکھلا نعرہ لگا کر دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں کہ جو حقوق عورت کو مغرب نے دیے، اسلام میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ملتا۔ میں عقل و فکر کے ان اندھوں کو باور کرانا چاہتا ہوں کہ عورت کو جو حقوق اسلام نے دیے، اہل مغرب تو اس کے تصور سے بھی عاری تھے۔ اسلام نے ﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ﴾ [3] کے پیرائے میں دختر کشی کو جرم عظیم قرار دے کر عورت کو جینے کا حق دیا جبکہ مغربی فلاسفر کئی عرصے تک اسی بحث میں الجھے رہے کہ عورت انسان ہے یا محض روح۔

اسلام نے «مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ الْجَنَّةُ» [4] کے ضمن میں عورت کو تعلیم کا حق دیا جبکہ انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا ہے کہ قدیم یونانی تہذیب میں عورتیں تعلیم سے محروم تھیں۔ اسلام نے ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً﴾ [5] کے زمرے میں عورت کی عزت و ناموس کو محفوظ کیا جبکہ یورپی شہر اسپارٹا کا یہ قانون

www.KitaboSunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ کمزور شوہروں کو اپنی کمسن بیویاں نوجوانوں سے بیاہ دینی چاہئیں تاکہ فوج میں قومی سپاہیوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ اسلام نے ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾ [6] کا تقرر کر کے عورت کو وراثت کا حقدار ٹھہرایا جبکہ عیسائیت میں ایک عرصے تک مرد کو یہ حق حاصل رہا کہ وہ عورت کو وراثت سے محروم کر سکتا ہے۔ اسلام نے ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾ [7] کا حکم دے کر عورت کی آبرو کی حفاظت کی جبکہ مغرب نے آزادی کا نعرہ بلند کر کے عورت کو [illegible] بنایا تو امریکہ میں لاکھوں لڑکیاں بن بیاہی مائیں بن رہی ہیں۔

ہاں ہاں [illegible] عورت کو مہر کا حق دیا: ﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ اسلام نے عورت کو تنقید و احتساب کا حق دیا: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾۔ [9] اسلام نے عورت کو نان ونفقہ کا حق دیا ہے: ﴿عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ﴾۔ [10] اسلام نے عورت کو نکاح کے سلسلے میں اپنی پسند بتانے کا حق دیا ہے: «لَا تُنكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ» [11] اس کے برعکس مغرب نے عورت کو کیا دیا۔ مادر پدر آزادی کے نام پر بے راہ روی، معاشی استقلال کی آڑ میں ذہنی بے چینی، خود کفیلی کے پردے میں خاندانی نظام کی تباہی، من پسندی کے [illegible] طلاق کی شرح میں اضافہ، میرا جسم میری مرضی کی اوٹ میں کھلی حرام کاری۔

عورت نے جنم دیا مردوں کو مردوں نے اسے بازار [illegible]
جب جی چاہا مسلا کچلا جب جی چاہا دھتکار دیا

حضرات! اگر موم بتی مافیا اور دیسی لبرلز کی آنکھوں پہ اسلام دشمنی کی پٹی [illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو انھیں مغربی مفکرین کی گواہیوں پر ہی غور کر لینا چاہیے۔ ''ڈبلیو لائٹز'' بانگ دہل کہتا ہے کہ عورت کو جو عزت و تکریم محمد ﷺ نے دی، وہ مغربی معاشرے اور دوسرے مذاہب کبھی نہ دے سکے۔ ''ڈبلیو ڈبلیو کیش'' سر عام اعتراف کرتا ہے کہ اسلام نے عورتوں کو پہلی بار انسانی حقوق دیے۔ ''ای بلائیڈن'' برملا اقرار کرتا ہے کہ سچا اور اصلی اسلام جو محمد ﷺ لے کر آئے، اس نے طبقۂ نسواں کو وہ حقوق دیے جو اس طبقے کو پوری انسانی تاریخ میں اس سے پہلے نصیب نہیں ہوئے تھے۔

سامعینِ کرام! اسلام حقوق نسواں کا سب سے بڑا داعی ہے۔ اسلام عورت کو ہر وہ حق دیتا ہے جو اس کے لیے بہتر اور اس کی عظمت کی علامت ہو۔ جبکہ اہل مغرب عورت کو ہر اس کام کی طرف دھکیل رہے ہیں جو انھیں ہر محفل کی شمع اور ہر نظر کا نشانہ بنائے۔ جو اس کی فطرتی شرم و حیا کا جنازہ نکال کر اسے سرِ بزم تماشہ بنائے، اس لیے عورت کی عافیت، طبقۂ نسواں کا وقار اور بناتِ آدم کی عصمت و عفت کا تحفظ اسی میں ہے کہ وہ مغربی کھوکھلے نعروں کو چھوڑ کر اسلام کا جھنڈا تھام لیں۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دیا جلا کے سرِعام رکھ دیا

① البقرة 2:228. ② سنن النسائي: 3104. ③ التكوير 81:8. ④ مسند أحمد: 11924.
⑤ النور 24:4. ⑥ النساء 4:11. ⑦ الأحزاب 33:33. ⑧ النساء 4:4. ⑨ التوبة 9:71.
⑩ البقرة 2:236. ⑪ صحيح البخاري: 5136.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشکیلِ معاشرہ میں عورت کا کردار

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ [1]

اگر بزمِ ہستی میں عورت نہ ہوتی
نگاہوں میں شانِ مروت نہ ہوتی
فقیروں کو عرفانِ ہستی نہ ملتا
عطا زاہدوں کو عبادت نہ ہوتی

مہمانانِ گرامی اور اربابِ محفل!

جس موضوعِ سخن کو آپ کے روبرو بیان کرنے چلا ہوں، اس کا نام ہے: ''تشکیلِ معاشرہ میں عورت کا کردار''

اگرچہ میری زباں میں اتنی قوت نہیں ہے۔ لہجہ روانی سے قاصر ہے۔ الفاظ کی گھن گرج سے تہی دامن ہوں مگر کیوں خاموش رہوں کہ تشکیل معاشرہ میں عورت کا کردار اجاگر کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ چادر سکوت کیوں تانوں کہ بنتِ اسلام «خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ» [2] کے اعزاز سے متصف ہو کر تربیتِ افراد کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محور ہے۔

میری صدا کو دبانا تو خیر ممکن ہے
مگر آوازِ حق کو کون روکے گا

اربابِ علم و دانش!

معاشرہ افراد اور لوگوں کے مجموعے کا نام ہے۔ افراد کے وجود سے معاشرے کو وجود ملتا ہے۔ معاشرے کی تشکیل اور ترقی ہر فرد کا حق ہے۔ جب میں تشکیلِ معاشرہ کے تناظر میں عورت کے کردار کو دیکھتا ہوں تو سرفخر سے بلند ہو جاتا ہے کہ ہر دور میں عورت کا کردار بے مثال رہا ہے۔ جب میں عورت کو ماں کے روپ میں دیکھتا ہوں تو مجھے امام ربیعہ کی والدہ اپنے بیٹے کو محدث و فقیہ بناتی نظر آتی ہیں۔ جب میں عورت کو بیٹی کے روپ میں دیکھتا ہوں تو عمر بن عبدالعزیز کی والدہ دودھ میں پانی ڈالنے سے انکار کرتی نظر آتی ہیں۔ جب میں عورت کو بہن کے روپ میں دیکھتا ہوں تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی بہن ﴿فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ﴾ [3] کی تاریخ رقم کرتی نظر آتی ہیں۔ جب میں عورت کو بیوی کے روپ میں دیکھتا ہوں تو سیدہ خدیجہ «كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللهِ لَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا» [4] کے الفاظ سے نبی کائنات کی ہمت بڑھاتی نظر آتی ہیں۔

جی ہاں! جب میں نے شجاعت تلاش کی تو مجھے عبداللہ بن زبیر کی والدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں ملی۔ میں نے جرأت تلاش کی تو مجھے جنگ قادسیہ میں اپنے چار بیٹوں کو درسِ شہادت دیتی سیدہ خنساء رضی اللہ عنہا میں ملی۔ میں نے شہادت تلاش کی تو مجھے سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کے دو ٹکڑے ہوئے لاشے میں ملی۔ میں نے فقاہت تلاش کی تو مجھے خواتین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو مسائلِ دین سکھاتی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ملی۔ میں نے عبادت تلاش کی تو مجھے راتوں کی تہجد گزار سیدہ نفیسہ میں ملی۔ میں نے قراءت تلاش کی تو مجھے مجمع پر وجد طاری کرتی سیدہ خدیجہ بنت محمد بغدادی میں ملی۔ میں نے صداقت تلاش کی تو مجھے حق گوئی کی علمبردار سیدہ جمانہ بنت مہاجر میں ملی۔ میں نے خطابت تلاش کی تو مجھے لفظوں کے تیروں سے دشمنوں کے سینے چیرتی ام مغیث میں ملی۔ میں نے لیاقت تلاش کی تو مجھے حفصہ بنت سیرین میں ملی۔

عورت کو عظمت کے ترازو میں نہ تولو
عورت تو ہر دور میں انمول رہی ہے

اربابِ محفل!

جب سے ہماری تعلیم بدلی، عورت کا کردار بھی بدل گیا۔ کبھی وہ عورت کہ جس کی گود میں اسلام کا سپوت پلا کرتا تھا، آج اسلام کا مخالف پلتا ہے۔ ایک وقت تھا عورت اسلامی تہذیب وتمدن کی استاد ہوا کرتی تھی مگر آج اسلام کی باغی بنی پھرتی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ مائیں اپنے بچوں کو تہجد کے لیے اٹھایا کرتی تھیں مگر آج تھپکیاں دے کر سلایا کرتی ہیں۔ ہائے افسوس کہ جو عورت کبھی زمانے کو امام بخاری جیسے محدث دیا کرتی تھی، آج نامور ڈاکو اور چور دے رہی ہے۔ جو عورت کبھی محمد بن قاسم جیسے سپہ سالار جنم دیا کرتی تھی، آج اسلام کے غدار جنم دے رہی ہے۔

وہ لوگ تم نے ایک ہی شوخی میں کھو دیے
پیدا کیے فلک نے تھے جو خاک چھان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے دخترانِ اسلام!

تم عظیم نہیں عظیم ترین ہو۔ جنت تمھارے قدموں تلے رکھی ہوئی ہے۔ اپنی عظمت کو پہچانو۔ اپنے معاشرتی کردار کو ادا کرو۔ اور معاشرے کو ایسے تربیت یافتہ افراد فراہم کرو کہ تاریخ تمھیں دعائیں دیتے نہ تھکے۔

سوچوں کو بدلنے سے نکلتا ہے نیا دن
سورج کے چمکنے کو سویرا نہیں کہتے

① التحريم 6:66. ② صحيح الجامع: 3413. ③ القصص 11:28. ④ صحيح البخاري: 6982.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرے پر مغربی تہذیب کے اثرات

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [1]

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارہ
دنیا کو ہے پھر معرکۂ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا
اللہ کو ہے پامردئ مومن پہ بھروسہ
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

سامعین باتمکین اور مہمانانِ ذی وقار!

میں آج جس موضوعِ سخن کو آپ کے روبرو بیاں کرنا چاہتا ہوں، اس کا نام ہے:

''اسلامی معاشرے پر مغربی تہذیب کے اثرات''

اربابِ گرامی! اسلام دینِ فطرت اور مکمل ضابطۂ حیات ہے جسے خالق کائنات نے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آج سے چودہ صدیاں قبل انسانیت کی راہنمائی کے لیے نبی آخرالزماں پر نازل فرمایا۔ یہ دین ﴿وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [2] کی صفت سے متصف خالق کائنات کا پسندیدہ دین ہے۔ اس دین نے لوگوں کو عفت و عصمت سکھا کر پیکرِ شرم و حیا بنایا۔ اس دین نے لوگوں کو علم و دانش سے نواز کر جہالت و بے علمی کا خاتمہ کیا۔ اس نے غم کے ماروں کو راحت وطمانینت بخشی۔ اس نے مظلوموں اور ستم زدوں کے زخموں پہ مرہم رکھی۔ اس نے ظالموں کے ظلم کے آگے بند باندھا۔ اس نے زندہ در گور ہونے والی بچیوں کو حیاتِ نو دی۔ اس نے شباب و کباب کے دلدادوں کو معلمِ عفت و حیا بنایا۔ اس نے ذلت وخواری میں ڈوبے ہوؤں کو شان و شوکت سے نوازا حتی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کہنا پڑا: «نَحْنُ قَوْمٌ أَعَزَّنَا اللهُ بِالْإِسْلَامِ» [3]

سامعینِ محترم! جب تک ہم نے اسلامی تہذیب کو اپنائے رکھا، ہم عزت و وقار سے جیتے رہے۔ جب تک ہم نے دینِ الٰہی کو سینے سے لگائے رکھا، ہم آسمانِ شوکت کا چمکتا ستارہ رہے۔ مگر جب ہم نے «اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ» [4] کی حامل اسلامی تہذیب کو چھوڑ کر بے حیائی والی مغربی تہذیب کو گلے لگایا۔ جب ہم نے ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ﴾ [5] کے پیرائے میں معرفتِ الٰہی کی راہیں واضح کرنے والی ربانی تہذیب کو پسِ پشت ڈال کر الحاد و دہریت کو رواج دینے والی یورپی تہذیب کو خوش آمدید کہا۔ جب ہم نے «لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ وَّلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ» [6] کے ضمن میں رنگ و نسل کے تفاوت کو مٹانے والی آسمانی تہذیب کو خیر باد کہہ کر طبقاتی تقسیم کو ہوا دینے والی افرنگی تہذیب کو قبول کیا تو ہماری عظمت کا سورج غروب ہوگیا۔ ہمارا رعب و دبدبہ خاک میں مل گیا۔ ہمارا وقار مٹی میں دفن ہوگیا اور ہم مغلوب ہو کر اخلاقی برائیوں کے گڑھے میں اتر گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے دیکھا ہے کہ فیشن میں الجھ کر اکثر
ہم نے اسلاف کی عظمت کے کفن بیچ دیے
نئی تہذیب کی بے روح بہاروں کے عوض
اپنی تہذیب کے شاداب چمن بیچ دیے

اربابِ علم و دانش! اگر آج چشمِ حقیقت سے اسلامی معاشروں کو دیکھا جائے تو ہر طرف تہذیبِ یورپ کی جھلک نظر آئے گی۔ ہماری مصلحت پسندیوں کی وجہ سے زندگی کا ہر شعبہ مغربی تہذیب کے شکنجے میں ہے۔ ہماری عدالتیں ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾[7] کی تعلیمِ اسلامی کی دھجیاں اڑاتے ہوئے مغربی قوانین کے مطابق فیصلے کر رہی ہیں۔ ہماری حکومتیں ﴿اَلَّذِيْنَ إِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ﴾[8] کے ارشادِ ربانی کی سرعام مخالفت کرتے ہوئے اپنے مغربی آقاؤں کی ہدایات پر آنکھیں بند کر کے چل رہی ہیں۔ ہماری معیشت ﴿وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾[9] کے حکمِ قرآنی کو فراموش کرتے ہوئے سود کی بیساکھی پر کھڑی ہے۔ ہمارا نظامِ تعلیم ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾[10] کے پیرائے میں معرفتِ الٰہی سکھانے کی بجائے مادیت پرستی کے طریقے سکھا رہا ہے۔ آج ہمارے بچے اسلام کے سپوت بننے کی بجائے مغرب کے پجاری بننے پر تلے ہوئے ہیں۔ آج ہماری عورتیں اسلامی احکام سیکھنے کی بجائے مغرب کے پھیلائے ہوئے میڈیائی جال میں پھنس کر اداکاری کے گر سیکھنے کو ترجیح دے رہی ہیں۔ آج ہمارے والدین اپنے بچوں کو اسلامی تہذیب کی خصوصیات سے آشنا کروانے کی بجائے انھیں اسلام بیزاری کی راہ پر لگا رہے ہیں۔ آج ہماری مائیں اسلامی قائدین پیدا کرنے کی بجائے قوم کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رقاص دے رہی ہیں۔ یہ سب مغربی تہذیب کے اثرات ہیں جو رفتہ رفتہ اسلامی روح کو ماڈرن ازم کے تیشے سے زخمی کر رہے ہیں۔

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

حاضرینِ کرام! مغربی تہذیب کے پاس اگر کچھ ہے تو وہ حرص و ہوس ہے۔ تہذیب یورپ سے اگر کچھ ملے گا تو مادیت پرستی ملے گی۔ یورپی تہذیب کو اپنانے سے اگر کچھ حاصل ہوگا تو جسم فروشی حاصل ہوگی۔ اس سے روح کا اضطراب اور دل کی بے چینی ملے گی۔ اس سے محض ظاہری چکا چوند ملے گی۔ اس کے پاس صرف جسم کا سامان ہے۔ یہ روح سے بالکل عاری ہے جبکہ اسلامی تہذیب جہاں جسم کی حفاظت کرتی ہے وہیں روح کو بھی سنوارتی ہے۔ اس لیے ہمیں ضرورت ہے واپس اسلامی تہذیب کی طرف پلٹنے کی۔ ہمیں ضرورت ہے اسلامی تہذیب کو سینے سے لگانے کی۔ ہمیں ضرورت ہے اسلامی تہذیب کو اپنانے کی۔ ہمیں ضرورت ہے مغربی تہذیب سے جان چھڑانے کی۔

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

① المائدة 5:3. ② المائدة 5:3. ③ البداية والنهاية: 4/55. ④ سنن النسائي: 5006. ⑤محمد 47:19. ⑥ مسند أحمد: 23489. ⑦ المائدة 5:44. ⑧ الحج 22:41. ⑨ البقرة 2:275. ⑩ العلق 96:1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصلاحِ معاشرہ وقت کی ضرورت ہے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ [1]

ہر حال میں حق بات کا اظہار کریں گے
منبر نہیں ہوگا تو سرِ دار کریں گے
جب تک ہے زباں دہن میں اور سینے میں دل ہے
ہر بدعت و خرافات کا انکار کریں گے

سامعینِ محترم، مہمانانِ معظم اور باشعور ساتھیو!

قلب و ذہن کی دہلیز پہ دستک دیتے جن الفاظ کو آپ کے روبرو بیاں کرنے چلا ہوں، انھیں اگر عنوان کے سانچے میں ڈھالوں تو میری تقریر کا عنوان یوں بنتا ہے:

”اصلاحِ معاشرہ وقت کی ضرورت ہے“

اربابِ محفل! اصلاحِ معاشرہ دو لفظوں کا حسین و دلکش مجموعہ ہے۔ اس لفظ کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سننے، بولنے اور پڑھنے والے کے ذہن و دماغ کے دریچوں میں معاشرے کی وہ تمام برائیاں گردش کرنے لگتی ہیں جنھوں نے مسلم معاشرے کو پراگندہ اور زہر آلودہ کر دیا ہے۔ آج یہ لفظ نہ جانے کتنے حلقوں میں دہرایا جاتا ہے۔ بے شمار جماعتیں اصلاحِ معاشرہ کے مقصد سے قائم ہیں۔ اَن گنت ادارے اصلاحِ معاشرہ کے لیے کوشاں ہیں۔ لیکن ان سب کے باوجود معاشرہ آج بھی بگاڑ و فساد کی فضا میں سانس لے رہا ہے گویا:

چل چل کے پھٹ چکے ہیں قدم اس کے باوجود
اب تک وہیں کھڑا ہوں چلا تھا جہاں سے میں

حاضرینِ کرام!

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ آخر یہ ساری محنتیں بے کار کیوں جا رہی ہیں۔ یہ ساری کوششیں اکارت کیوں ہو رہی ہیں۔ یہ سارے منصوبے ناکام کیوں ہو رہے ہیں۔ معاشرہ اصلاح کی بجائے بگاڑ و فساد کی طرف ہی کیوں بڑھ رہا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان نہیں ہے: ﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾[2] کہ جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں، ہم ان کی اپنے راستوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ کیا اللہ کا یہ وعدہ نہیں ہے: ﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ﴾[3] اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے، اللہ تمھاری مدد کرے گا۔

پھر کیا وجہ ہے کہ معاشرہ دن بدن زوال کی طرف جا رہا ہے۔ قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔ عصمتیں سرعام نیلام ہو رہی ہیں۔ حیا سرِ بازار سر پیٹ رہی ہے۔ اخوت آہ و بکا کر رہی ہے۔ جی ہاں! اس معاشرتی زوال کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اصلاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاشرہ کا آغاز ہم اپنی ذات سے نہیں کرتے۔ اپنے گھر بار سے اصلاح معاشرہ کی ابتدا نہیں کرتے۔ ہماری ہر تقریر دوسروں کے لیے ہوتی ہے۔ ہمارا ہر بیان دوسروں کی اصلاح سے شروع ہو کر انھی پر ختم ہوتا ہے۔ ذرا غور کیجیے! انبیاء نے جس طرح شرک و بدعت میں لتھڑے ہوئے معاشروں کی اصلاح کی، اس کی مثال نہیں ملتی۔ لیکن انھوں نے بھی اصلاح کا آغاز سب سے پہلے اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال سے کیا۔ رب کائنات نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے اوصاف کا تذکرہ کیا تو فرمایا: ﴿وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ﴾ ''وہ اہل و عیال کو نماز و زکاۃ کا حکم دیتے تھے۔''[4] سیدنا ابراہیم و یعقوب کا ذکر کیا تو فرمایا: ﴿وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهِمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ﴾ ''اسی بات کی وصیت ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام نے اپنے بیٹوں کو کی۔''[5] نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے سرفراز فرمانے کے بعد حکم دیا تو کہا: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾[6] اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیے۔ اہل ایمان کو حکم دیا تو یوں کہا: ﴿قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾[7] اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو نارِ جہنم سے بچا لو۔ اصلاح معاشرہ کا آغاز سب سے پہلے اپنی ذات سے ہوگا۔ اپنے اہل و عیال سے ہوگا۔ اپنے عزیز و اقارب سے ہوگا۔

سامعین محترم!

آج معاشرہ اخلاق و کردار کے زیور سے خالی ہے۔ ہم برائی دیکھتے ہیں مگر خاموش تماشائی بن کر رہ جاتے ہیں۔ یاد رکھیے! برائی پہ خاموش رہنے سے بھی برائی کی معاونت ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ نہ کہنے سے بھی چھن جاتا ہے اعزازِ سخن
ظلم سہنے سے بھی ظالم کی مدد ہوتی ہے

ہم مسلمان ہیں۔ برائیوں کے آگے بند باندھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہمیں اسلام یہ حکم دیتا ہے: «مَنْ رَأَى مِنكُمْ مُّنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ» اگر خلافِ شریعت کام ہوتا دیکھو تو اسے ہاتھ سے روکو۔ «فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ» اگر ہاتھ سے نہیں روک سکتے تو زبان سے روکو۔ «فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ» اگر زبان سے روکنے کی بھی ہمت نہیں تو برائی کو دل میں برا جانو۔[8] اسلام نے ممکن حد تک برائی کے خلاف برسرِ پیکار ہونے کا حکم دیا ہے تاکہ معاشرہ فساد کا شکار نہ ہو جائے اور اسلامی اقدار مٹنے نہ لگ جائیں۔ کیونکہ جب کوئی قوم برائیوں پہ خاموشی اختیار کر لیتی ہے تو پھر اس کے زوال کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ پیغمبرِ اسلام کا فرمان ہے: «إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَّعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ»[9] جب لوگ ظلم ہوتا دیکھیں، اسلامی شعائر کی دھجیاں اڑتی دیکھیں، اخلاق و کردار کا جنازہ نکلتا دیکھیں، عفت و عصمت کو نیلام ہوتا دیکھیں، صدق و عدل کا فقدان ہوتا دیکھیں، اخوت و محبت کو ایڑیاں رگڑتے دیکھیں اور پھر لبوں پہ قفل لگا لیں۔ ظالم کا ہاتھ نہ روکیں۔ بدکرداروں کو درسِ حیا نہ دیں۔ بداخلاقوں کو تہذیبِ اسلامی سے روشناس نہ کروائیں تو پھر انھیں اجتماعی سزا کا انتظار کرنا چاہیے۔

احبابِ علم و دانش!

آیئے! اصلاح معاشرہ کے لیے اپنی اپنی آواز اٹھایئے۔ اگر آپ منبر و محراب کے وارث ہیں تو منبر و محراب سے اصلاح معاشرہ کی آواز اٹھایئے۔ اگر آپ گھر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سربراہ ہیں تو اپنے گھر کو اسلامی روایات کا مظہر بنائیے۔ اگر آپ علاقے کے وڈیرے ہیں تو اپنے علاقے کو نبوی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالیے۔ اگر آپ استاد ہیں تو اپنے شاگردوں سے اصلاحِ معاشرہ کا آغاز کیجیے۔ جب آپ پورے عزم و اعتماد سے اصلاحِ معاشرہ کی آواز اٹھائیں گے تو مجھے یقین ہے کہ ہمارا معاشرہ پھر سے اسلامی رنگ میں رنگ کر ترقی کی طرف گامزن ہو جائے گا۔

خواہش سے نہیں گرتے پھل جھولی میں
وقت کی شاخ کو میرے دوست ہلانا ہو گا
کچھ نہیں ہو گا اندھیروں کو برا کہنے سے
اپنے حصے کا دیا خود ہی جلانا ہو گا

① آل عمران 110:3. ② العنكبوت 69:29. ③ محمد 7:47. ④ مريم 55:19. ⑤ البقرة 132:2. ⑥ الشعراء 214:26. ⑦ التحريم 6:66. ⑧ سنن النسائي، حديث: 5008. ⑨ جامع الترمذي، حديث: 2168.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فروغِ عریانیت مشنِ ابلیس ہے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا﴾ [1]

گمراہ خیالات پہ جایا نہ کرو
بے جا ہو اگر رسم نبھایا نہ کرو
لَاتَقْرَبُوا الزِّنَا کہتا ہے رحمان ہمیں
عفت کی کرو قدر، لٹایا نہ کرو

سامعینِ محترم، مہمانانِ معظم اور اربابِ ذی فہم!

اس بزمِ ذی شان میں جس عنوان پر میں اپنے ارمان آپ کے سامنے بیان کرنے چلا ہوں، وہ ہے: ''فروغِ عریانیت مشنِ ابلیس ہے۔''

اربابِ دانش!

خالقِ کائنات نے جب اشرف المخلوقات انسان کو پیدا فرمایا تو اس کی شرافت کو دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند کرنے کے لیے اسے باوقار لباس پہننے کی ترغیب دلائی جو اس کی ستر پوشی کا سامان کر سکے۔ اس کائنات کے سب سے پہلے انسان سیدنا آدم اور ان کی اہلیہ سیدہ حواء علیہما السلام ہیں جو انسانیت کے ماں باپ ہیں۔ وہ دونوں انتہائی باحیا، عفت کے آئینہ دار اور عریانیت و برہنگی سے شدید بیزار تھے۔ جب شیطان کے جھانسے میں آجانے کی وجہ سے ان کے جسم سے جنّتی لباس اتار لیا گیا تو انھیں عریانیت سے اتنی کوفت و بیزاری ہوئی کہ انھوں نے فوراً جنّتی پتوں سے اپنی ستر پوشی کا اہتمام کرنا شروع کر دیا، اس لیے کہ عریانیت اور برہنگی ننگِ انسانیت ہے۔ قرآن اس واقعے کی یوں منظر کشی کرتا ہے: ﴿فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ﴾ ”جب سیدنا آدم وحواء علیہما السلام نے ممنوع درخت کا پھل کھا لیا تو ان دونوں کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے۔ وہ دونوں اپنا بدن ڈھانپنے کے لیے اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے۔“[2]

اربابِ مکرم!

اس قصۂ آدم وحواء میں ہمارے لیے پیغام ہے کہ انسانیت کو عریانیت نہیں بلکہ ستر پوشی زیبا ہے۔ بنی نوع انسان کی فطرت میں بے حیائی نہیں بلکہ حیاداری کا مادہ موجود ہے۔ نفسِ انسانی کو برہنگی نہیں بلکہ حفظِ تن مرغوب ہے۔ ابنائے آدم کو فحاشی نہیں بلکہ آبرو مندی پسند ہے۔ عریانیت اگر کسی کو پسند ہے تو ابلیسی ٹولے کو ہے۔ فحاشی اگر کسی کو مرغوب ہے تو شیطان کے ہمنواؤں کو ہے۔ برہنگی اگر کسی کو محبوب ہے تو مخالفینِ جبلت کو ہے۔ یہ میں نہیں کہتا، رب کا قرآن کہتا ہے، فرمایا: ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سَوْاٰتِهِمَا﴾ [3] یہ فرمانِ الٰہی ہمیں باور کراتا ہے کہ شیطان نے فحاشی کو فروغ دینے کے لیے سب سے پہلے انسان کے لباس پر حملہ کیا ہے، اس لیے کہ تن برہنگی ام الخبائث ہے جو ہزار برائیوں کو جنم دیتی اور سیکڑوں گناہوں کا نقطۂ آغاز ہے۔ آج بھی لشکرِ ابلیس مشنِ ابلیس کی تکمیل کے لیے اسی منصوبے پر عمل پیرا ہے کہ مسلمانوں کا وقار چھیننے، انھیں عزت وعصمت سے محروم کرنے، ان سے غیرت وحمیت کا مادہ نکالنے اور ان کو شرم و حیا سے دور کرنے کے لیے عریانیت کی طرف مائل کیا جائے۔ اسی ابلیسی سوچ کی کارفرمائی ہے کہ آج عورت کو کہیں آزادئ نسواں کے پُرفریب نعروں سے بہکایا جاتا ہے تو کہیں اسے نقدِ جنس بنا کر بازارِ حسن میں لاکھڑا کر دیا جاتا ہے۔ کہیں صنفِ نازک کو جدیدیت کے نام پر برہنہ تنی کی تعلیم دی جاتی ہے تو کہیں اسے فیشن کے نام پر فحاشی کا حامی بنایا جاتا ہے۔ کہیں بناتِ حواء کو حقوق کے نام پر مادر پدر آزاد بنایا جاتا ہے تو کہیں روشن خیالی کے پراگندہ لبادے میں اس کی نسوانیت کو پامال کیا جاتا ہے۔ افسوس کہ امت مسلمہ جسے ﴿لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ﴾ [4] کی اطاعت میں شیطان سے بچنا چاہیے تھا، آج اسی ابلیسی جال میں دیوانہ وار پھنستی چلی جارہی ہے۔ افسوس کہ مسلمانانِ عالم جنھیں ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ﴾ [5] کی پیروی میں شرافت و پاکیزگی کا نمونہ ہونا چاہیے تھا، آج ابلیسی تہذیب کو اپنے لیے باعثِ افتخار سمجھ رہے ہیں۔ افسوس کہ قومِ رسول ہاشمی جسے ﴿وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [6] کے پیرائے میں اپنی خاص ترکیب کی پاسداری کرنی تھی، آج تمدنِ یورپ کی چکا چوند کی دیوانی بن چکی ہے۔ افسوس کہ فرزندانِ اسلام آج «لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ» [7] کے حکم نبوی کی مخالفت کرتے ہوئے ٹخنوں سے اوپر کپڑا رکھنے کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدامت پسندی گردانتے لگے ہیں۔ افسوس کہ دخترانِ ملت آج ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾[8] کے حکم الٰہی سے روگردانی کرتے ہوئے حجاب و نقاب کو اپنے لیے گھٹن اور راہِ ترقی میں رکاوٹ سمجھنے لگی ہیں، گویا صورتِ حال یہ بن چکی ہے:

ادھر ہم دشمنوں کی گھات سے بچ کر نہ نکلے تھے
ادھر دیکھا تو کچھ احباب بھی خنجر سنبھالے ہیں
محاسن پر معائب کی نقابیں ڈالنے والو
اندھیرے پھر اندھیرے ہیں، اجالے پھر اجالے ہیں

اربابِ مکرم!

اسی عریانیت پسندی کا نتیجہ ہے کہ آئے روز ہمارے ملک میں عصمت دری کے واقعات پیش آ رہے ہیں۔ اسی ابلیسی مشن کی پیروی کا شاخسانہ ہے کہ ہمارے ملک میں حواء کی بیٹیاں بن بیاہے حاملہ ہو رہی ہیں۔ اسی مادر پدر آزادی کی حمایت کا خمیازہ ہے کہ جسم فروشی کا عفریت والدین کو سر جھکانے پر مجبور کر رہا ہے۔ میں اپنی ملت کے بیٹوں اور بیٹیوں سے دست بستہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدارا! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ ابلیسی ہتھکنڈوں سے متاثر ہو کر اپنی غیرت کو قربان نہ کریں۔ عریانیت کو اپنے لیے باعثِ افتخار نہ سمجھیں۔ فحاشی کے دلکش نعروں کے فریب میں آ کر اپنی عصمت کو داؤ پر نہ لگائیں۔ یاد رکھو! عفت و عصمت بڑی قیمتی متاع ہے، اگر یہ لٹ جائے تو انسان کے لیے دنیا ہی جہنم بن جاتی ہے۔ اس لیے عریانیت کے سیلابِ تند و تیز کے آگے حیاداری کی بنیانِ مرصوص بن کر کھڑے ہو جاؤ اور معاشرے میں شرافت و پاکیزگی کی بحالی تک آرام سے نہ بیٹھنے کا تہیہ کر لو۔ اسی میں ہماری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھلائی کا سامان مضمر ہے۔ میں آخر میں اسلام کے نام لیواؤں سے فقط یہی درخواست کروں گا:

ساتھیو! ہے حیا کی اگر جستجو، چاہتے ہو کہ سکھ چین آرام ہو
عفتِ عالم پیامِ الٰہی میں ہے، ہمنواؤ! پیامِ الٰہ عام ہو
آج بھی وہ زمانے میں موجود ہے، کوہِ فاراں سے ابھری تھی جو روشنی
لیکن! افسوس یہ ہے کہ وہ روشنی، چادرِ تیرگی میں ہے لپٹی ہوئی
ساتھیو! روشنی جس میں مستور ہے، اٹھ کے وہ چادرِ تیرگی پھاڑ دو
رات کے سینۂ شیطنت خیز میں، صبحِ صادق کا بڑھ کر علَم گاڑ دو

① الأعراف 27:7. ② طٰهٰ 121:20. ③ الأعراف 27:7. ④ النور 21:24. ⑤ الأنعام 151:6.
⑥ المائدة 3:5. ⑦ صحيح البخاري: 5783. ⑧ النور 31:24.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لباسِ مسلم غیر اسلامی کیوں؟

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا﴾[1]

تاریخ کا کردار رہے ہیں ہم لوگ
تہذیب کا معیار رہے ہیں ہم لوگ
بے باک مؤرخ کے قلم سے پوچھو
خود اس کے مددگار رہے ہیں ہم لوگ

اربابِ فہم وخرد اور مہمانانِ ذی احترام!

آج کی اس باوقار بزم میں جس عنوان سے آپ کے خیالات کی دنیا میں انقلاب برپا کرنے کی جسارت کر رہا ہوں، اس کا نام ہے: ''لباسِ مسلم غیر اسلامی کیوں؟''

صدرِ عالی وقار! دنیا کی ہر مہذب اور باشعور قوم ستر پوشی اور لباس کو لازم قرار دیتی ہے اور ستر کھول کر بے لباس رہنے کو ناپسند کرتی ہے۔ اطرافِ عالم میں شاید ہی کوئی باشعور اور خرد مند بستی ایسی ہو جو اس فطری قانون اور ضابطۂ حیاتِ انسانی سے انحراف کرتی ہو، اس لیے کہ لباس وقارِ انسانی کی علامت ہے۔ ستر پوشی انسانی جبلت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی پسندیدہ ہے۔ حفظِ تن قلبِ سلیم کو مرغوب ہے۔ بے لباسی کو فطرت سے عاری اور شعور سے تہی دامن وحشی قوم ہی پسند کر سکتی ہے۔ اسی لیے خالق کائنات نے کسی ایک بستی کو نہیں۔ کسی ایک قوم کو نہیں۔ کسی ایک ملت کو نہیں۔ کسی ایک صنف کو نہیں۔ صرف مسلمانوں، یہودیوں یا عیسائیوں کو نہیں بلکہ پوری انسانیت اور تمام ابنائے آدم کو مخاطب کیا اور اسے لباس کی صورت میں ایک بڑی خوبصورت نعمت عطا کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا﴾

''اے اولادِ آدم! ہم نے تمھارے لیے لباس نازل کیا ہے جو تمھارے ستر کو چھپاتا ہے اور تمھارے لیے موجبِ زینت بھی ہے۔''[2]

سامعینِ مکرم! اب سوال یہ ہے کہ جس طرح ہر دور اور ہر تہذیب میں لباس اور ستر پوشی کے مخصوص اور منفرد طریقے رہے ہیں، کیا اللہ کے سب سے پسندیدہ دین اسلام نے بھی اپنے پیروکاروں کی لباس کے متعلق کچھ رہنمائی کی ہے؟ اسلام ایک کامل دین اور مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس نے جہاں دیگر تمام امور و معاملات میں راہنمائی کی ہے، وہیں لباس کے متعلق بھی بنیادی تعلیمات دی ہیں جن کی پابندی ہر بندۂ مسلم پر لازم ہے۔ لباس کے متعلق اسلام کی تعلیم کیا ہے؟

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ استطاعت کے مطابق باوقار اور زینت والا لباس پہنا جائے جس میں ستر پوشی کا مکمل اہتمام ہو: ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا﴾.[3] اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ مرد ریشم کا لباس پہننے سے اجتناب کریں: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ».[4] اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ایسا لباس نہ پہنا جائے جس سے کفار و مشرکین کی مشابہت لازم آتی ہو: «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ».[5] اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ایسا لباس پہننے سے بچیں جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے شہرت و ریاکاری ٹپکتی ہو اور دوسروں کو نیچا دکھانا مقصود ہو: «مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِّثْلَهُ» [6] اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ مرد خالص سرخ یا خالص زرد رنگ کا کپڑا پہننے سے اجتناب کریں۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ عورتیں ایسا لباس پہنیں جو ان کے پورے جسم کو ڈھانپ لے اور غیر محرموں سے پردہ بھی کریں۔

اربابِ دانش! یہ لباس کے متعلق اسلام کی چند بنیادی تعلیمات ہیں جن کا التزام کرنا ہر مسلمان مرد و زن کے لیے انتہائی ضروری ہے مگر آج جب میں دیکھتا ہوں تقلیدِ یورپ کے نشے سے مخمور نوجوانوں کو «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ» [7] کے قولِ رسول کو پسِ پشت ڈال کر نیم برہنہ اور وقار سے عاری لباس پہنے ہوئے۔ آج جب میں دیکھتا ہوں حضرات و خواتین کو فیشن کی آڑ میں «لَعَنَ اللهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ» [8] کے حکمِ نبوی کے پیرائے میں لعنتِ الٰہی کا مستحق بنتے ہوئے۔ آج جب میں دیکھتا ہوں مسلمان مردوں کو «لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ» [9] کی حدیثِ نبوی کو پسِ پشت ڈال کر شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے ہوئے۔ آج جب میں دیکھتا ہوں مسلمان ماؤں بہنوں کو «نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا» [10] کی وعیدِ رسول کی پروا کیے بغیر باریک اور چست لباس پہن کر پھرتے ہوئے تو یقین جانیں میرا دل خون کے آنسو روتا ہے، میرا سر شرم سے جھک جاتا ہے اور میرے کانوں میں شاعر کے درد سے لبریز یہ اشعار گونجنے لگتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام اسلام کا لیا کام نہ کرنا چاہا
پست راہوں پہ چلا اور ابھرنا چاہا
نسل اور رنگ کے فتنوں کو ہوائیں دے کر
نظم برباد کیا اور سنورنا چاہا

سامعینِ محترم!

اگر ہم مسلمان ہیں تو ہمارا لباس غیر اسلامی کیوں؟ ہماری بودو باش غیر اسلامی کیوں؟ ہمارا رہن سہن غیر اسلامی کیوں؟ ہمارے طور طریقے غیر اسلامی کیوں؟ ہمیں اسلامی تہذیب کی بجائے یورپی تہذیب پر فخر کیوں؟ ہر مسلمان کو دعوتِ فکر ہے کہ وہ اپنے اپنے ضمیر سے ان سوالوں کے جواب پوچھے اور اسلامی رنگ میں رنگے جانے کی کوشش کرے۔ اسی سے ہم اپنی شناخت کو باوقار بنا سکتے ہیں۔

سوکھے ہوئے خطے کو جزیرہ کر دو
تم چاہو تو صحرا کو بھی دریا کر دو
ہے اسوۂ احمد میں بھلائی اپنی
ہر ساتھی کو اب دین کا شیدا کر دو

① الأعراف 26:7. ② الأعراف 26:7. ③ الأعراف 26:7. ④ صحيح البخاري: 6081. ⑤ ابو داود: 4031. ⑥ ابو داود: 4029. ⑦ ابو داود: 4031. ⑧ صحيح البخاري: 5885. ⑨ صحيح البخاري: 5783. ⑩ صحيح مسلم: 2128.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ریاستِ مدینہ اور پاکستان بطور اسلامی ریاست

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾ [1]

ہویدا آج اپنے زخمِ پنہاں کر کے چھوڑوں گا
لہو رو رو کے محفل کو گلستان کر کے چھوڑوں گا
جلانا ہے مجھے ہر شمعِ دل کو سوزِ پنہاں سے
تری تاریک راتوں میں چراغاں کر کے چھوڑوں گا

لائقِ احترام مہمانانِ کرام، قابلِ تکریم سامعینِ عظام اور میرے ہمنوا ساتھیو!

میں بحرِ تحقیق میں غوطہ زنی کرتے ہوئے الفاظ و معانی کے جو لعل و جواہر آپ کی سماعتوں کی نذر کرنے چلا ہوں، اس کا عنوان ہے: ''ریاستِ مدینہ اور پاکستان بطور اسلامی ریاست''

حضراتِ ذی وقار!

ہجرتِ مدینہ اسلامی تاریخ کا ایک درخشندہ و تابندہ باب ہے جس کی کرنیں تا قیامت ضوفشانی کرتی رہیں گی۔ یہ ایک ایسا سنگِ میل ہے جس کے پیشِ منظر میں کامیابیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کامرانیوں کا وسیع جہان چمک رہا ہے۔ یہ تاریخ اسلامی کا وہ اہم موڑ ہے جسے عبور کرتے ہوئے دنیا کی سب سے کامیاب ریاست ریاست مدینہ قائم کی گئی۔ کون نہیں جانتا کہ محبوب کبریا کے ہاتھوں وجود میں آنے والی ریاست مدینہ کتنی کامیاب و کامران ریاست تھی۔ کسے نہیں علم کہ رحمتِ دو عالم کی قائم کردہ ریاست مدینہ کتنی ترقی یافتہ تھی۔ کسے نہیں پتہ کہ ریاستِ مدینہ کتنی انسانیت نواز ریاست تھی؟ لیکن سوال یہ ہے کہ اتنے کم عرصے میں ریاست مدینہ نے ترقی کیسے کی اور کامیابیوں کی منزلیں کیسے طے کیں۔

صدرِ عالی وقار! ریاستِ مدینہ کی ترقی کا راز وہ عظیم اصول تھے جن پر بانیِ ریاست نبی مکرم ﷺ ریاست کو چلا رہے تھے۔ ریاستِ مدینہ وہ ریاست تھی جو ﴿اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ﴾ [2] کے پیرائے میں حاکمیتِ الٰہی کی علمبردار تھی۔ ریاست مدینہ وہ ریاست تھی جو ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ [3] کے ضمن میں توحید باری تعالیٰ کی پہرے دار تھی۔ ریاست مدینہ وہ ریاست تھی جو ﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ [4] کے پس منظر میں اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول کی آئینہ دار تھی۔ ریاست مدینہ وہ ریاست تھی جس نے ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ [5] کا حکم جاری کرتے ہوئے سود کی زنجیریں توڑ کر جائز تجارت کو فروغ دیا۔ ریاست مدینہ وہ ریاست تھی جس نے «مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَقَدْ كَفَرَ» [6] کی روشنی میں نظامِ صلوۃ قائم کیا۔ ریاستِ مدینہ وہ ریاست تھی جس نے «كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ» [7] کے سائے تلے جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کو یقینی بنایا۔ ریاست مدینہ وہ ریاست تھی جس نے «لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ وَّلَا عَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ» [8]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا پیغام دیتے ہوئے طبقاتی نظام کے پرخچے اڑائے۔ ریاست مدینہ وہ ریاست تھی جس نے ﴿اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى﴾ [91] کا اعلان کرتے ہوئے ''انصاف سب کے لیے یکساں'' کے اصول پر عمل درآمد کروایا۔

ارباب علم و دانش!

آج ہمارے ملک کو ریاستِ مدینہ بنانے کی باتیں بڑے تسلسل سے ہو رہی ہیں۔ پاکستان میں ریاستِ مدینہ کے اصول نافذ کرنے کا نعرہ پوری شدت سے بلند کیا جا رہا ہے مگر افسوس کہ یہ نعرہ الفاظ و معانی کے لبادے سے باہر نہیں نکلا۔ صد حیف کہ اس نعرے نے حقیقت کے کینوس پر ایک رنگ بھی نہیں بکھیرا۔

نام اسلام کا لیا کام نہ کرنا چاہا
پست راہوں پہ چلا اور ابھرنا چاہا
نسل اور رنگ کے فتنوں کو ہوائیں دے کر
نظم برباد کیا اور سنورنا چاہا

جنابِ والا! ہم ایک طرف نعرہ لگاتے ہیں پاکستان کو ریاست مدینہ بنانے کا اور دوسری طرف حاکمیتِ الٰہی کو تسلیم بھی نہیں کرتے۔ ہم ایک طرف باتیں کرتے ہیں پاکستان کو ریاست مدینہ بنانے کی اور دوسری طرف سودی نظام کے خاتمے کا سوچنا بھی نہیں چاہتے۔ ہم ایک طرف منصوبے بناتے ہیں پاکستان کو ریاستِ مدینہ بنانے کے مگر انگریزوں کے نظامِ تعلیم کو بدلنے کی بات تک نہیں کرتے۔ ہم چاہتے ہیں یورپی نظامِ معیشت بھی چلے اور پاکستان ریاستِ مدینہ بھی بنے۔ ہم چاہتے ہیں افرنگی نظامِ عدالت بھی چلے اور پاکستان ریاستِ مدینہ بھی بنے۔ ہم چاہتے ہیں انصاف کا دوہرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معیار بھی برقرار رہے اور پاکستان ریاستِ مدینہ بھی بنے۔ ہم چاہتے ہیں اسلامی حدود کا مکمل خاتمہ بھی ہو اور پاکستان ریاستِ مدینہ بھی بنے۔ ہم چاہتے ہیں بے حیائی کے اڈے بھی قائم رہیں اور پاکستان ریاستِ مدینہ بھی بنے۔ ہم چاہتے ہیں ہمیں مادر پدر آزادی بھی ملے اور پاکستان ریاستِ مدینہ بھی بنے۔ اس طرح پاکستان لبرل تو بن سکتا ہے مگر اسلام کا گہوارہ نہیں۔ الحاد کا پروردہ تو بن سکتا ہے مگر اسلام کا ترجمان نہیں۔ سیکولر اسٹیٹ تو بن سکتا ہے مگر اسلامی ریاست نہیں۔

سامعینِ کرام!

اگر ہم پاکستان کو ریاستِ مدینہ کی طرز پر ڈھالنا چاہتے ہیں اور اسے صحیح معنوں میں اسلام کا ترجمان بنانا چاہتے ہیں تو پھر یہاں ریاستِ مدینہ کا نظام بھی نافذ کرنا ہوگا اور اسلامی قوانین کو بھی لاگو کرنا ہوگا ورنہ یہ تصور خام خیالی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
دھرتی اگر بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے
ہے عمل لازم تکمیلِ تمنا کے لیے
ورنہ رنگین خیالات سے کیا ہوتا ہے

① الصف 2:61. ② الأعراف 54:7. ③ محمد 19:47. ④ النساء 59:4. ⑤ البقرة 275:2.
⑥ صحيح الترغيب: 575. ⑦ صحيح مسلم: 2564. ⑧ مسند أحمد: 23489.
⑨ المائدة 8:5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمدنِ یورپ کی ہلاکت خیزیاں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ﴾ [1]

اس قدر ارزاں نہ کر خود کو تو ہے ایسی متاع
سہل ہے جس کی طلب، دشوار ہے جس کا حصول
مانگی ہے مغربی تہذیب سے جو تو نے روشنی
شب سے مل جائے اجالا، یہ کہاں کا ہے اصول

مہمانانِ عالی وقار اور سامعینِ ذی افتخار!

میں آفاقِ عالم پہ منڈلاتے جس موضوع کو فکر و تدبر کے سانچے میں اتار کر آپ کے روبرو بیاں کرنے چلا ہوں اس کا نام ہے: ''تمدنِ یورپ کی ہلاکت خیزیاں''

اربابِ علم و دانش!

اپنے تخیل کے گھوڑے کو پیچھے کی طرف دوڑاتے ہوئے آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے کے دور میں چلیے جب ہر طرف اندھیروں کا راج قائم تھا۔ مظلوموں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آہوں پہ غموں کے آنسوؤں کی بجائے لطف اندوزی کے قہقہے بلند ہوتے تھے۔ کمزور طبقہ شاہوں اور امراء کے لیے سامانِ آرائش بنا ہوا تھا۔ روم و فارس کی تہذیبیں بھی عورتوں کو متاعِ لذت اندوزی سے زیادہ مرتبہ نہیں دیتی تھیں۔ یتیموں اور بیواؤں کے لیے یہ دنیا جہنم کدہ بنی ہوئی تھی۔ انسانیت کا جسم بے حیائی کے تیر و تفنگ سے چور چور تھا۔ آدمیت ظلم و ستم سے اکتا کر آسمانوں کی طرف نظریں لگائے کسی نجات دہندہ کی منتظر تھی۔ ایسے میں ربِ کائنات نے ہادیٔ عالم کو مبعوث فرما کر اسلام کی صورت میں لوگوں کو آبِ حیات عطا فرمایا۔ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ [2] کے شرف سے مشرف یہ دین دستورِ زندگی اور راہِ فلاح مقرر ہوا۔ جس جس نے اس دینِ فطرت کے لیے دل و نگاہ فراشِ راہ کیے، وہ زمین کی پستیوں سے اٹھ کر اوج ثریا پہ جا پہنچے۔ عورت نے دینِ فطرت کو اپنایا تو زندہ درگور ہونے کی رسوائیوں سے نکل کر «اِلْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا» [3] کے رتبے پر فائز ہوگئی۔ یتیم نے اسلام کو سینے سے لگایا تو ﴿فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾ [4] کے پیرائے میں محفوظ و مامون ہو گیا۔ بیوگی کی ذلت میں مبتلا خاتونِ ناتواں نے اسلام کو مشعلِ راہ بنایا تو «اَلسَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ» [5] کے سائے تلے محترم و مکرم ٹھہری۔

صاحبانِ علم و فضل!

جب دینِ فطرت کے ہاتھوں ظلم و جبر اور عریانیت و بہیمیت کو لگام پڑی تو شیطان کے گماشتے ﴿فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا﴾ [6] کے مشن ابلیس کی ترویج کے لیے جسم کا سامان لے کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ چراغِ اسلام نے فحاشی کے اندھیروں کو مات دے کر پاکیزگی و حیاداری کو فروغ دینا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروع کیا تو حسن کے پجاری بھی متحرک ہو گئے۔ سترہویں صدی عیسوی میں یورپ کے اندر مذہب اور دین و شریعت کے خلاف نفرت انگیز مہم کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے ڈیکارٹ نے کہا کہ وحی کے منافی اور متضاد علم بھی درست ہو سکتا ہے۔ جان لاک برکلے نے کہا کہ حقیقت وہی ہے جو عقل، مشاہدے اور تجربے میں آ سکے، چنانچہ سائنس اور فلسفے کا علم ہی برحق ہے۔ وحی اور الہام سے حقائق حاصل نہیں ہوتے۔ ڈیوڈ ہیوم نے انبیاء و رسل کے معجزات کا انکار کیا اور کانٹ نے دین و شریعت سے آزاد انسانی عقل کو انسانوں کا راہبر و راہنما قرار دیا۔ یہ تصورات اور نظریات یورپی معاشرے میں پھیلے، عیسائی مذہب پسندوں کو شکست ہوئی اور وحی سے آزاد انسانی فکر و فلسفے نے یورپ میں تباہی مچا دی۔ ڈارون نے انسانوں کو بندروں کی اولاد قرار دیا۔ کارل مارکس نے وجود باری تعالیٰ کا انکار کر کے دہریت کی بنیاد رکھی۔ ایمائل درخائم نے دنیا کے تمام مذاہب کو انسانوں کا من گھڑت ڈھکوسلہ کہا۔ سگمنڈ فرائڈ کی سیکس تھیوریز نے یورپ میں سیکس کا سیلاب برپا کیا۔ عورتوں کی مادر پدر آزادی، متضاد جنسوں کا بے باک اختلاط، مادیت اور عریانیت کا عالمگیر پھیلاؤ...... یہ یورپی اور مغربی تہذیب کے وہ فساد اور فتنے تھے جو انسانیت کی خوفناک تباہی کا سامان لیے ہوئے تھے۔ چونکہ اس حیا باختہ تہذیب کا ہدفِ اول اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کو دنیا سے نابود کرنا تھا، اس لیے یہ اپنے مولد و مسکن سے ٹیکنالوجی کا ہتھیار لے کر نکلی۔ اس نے جدیدیت کے سائے تلے مشرقی عفت و عصمت کا جنازہ نکالا۔ اس نے ماڈرن ازم کے نام پر اسلامی ماؤں بہنوں کو شمعِ محفل بنایا۔

اس نے فیشن کا سہارا لے کر اسلامی نظامِ طعام ولباس کے پرخچے اڑائے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے روشن خیالی کا نعرہ بلند کر کے اسلام کے سپوتوں کو مذہب بیزاری کے جہنم میں دھکیلا۔ اس نے مذہب کو ذاتی معاملہ قرار دے کر حلال و حرام کی تمیز ختم کرنے کی کوشش کی۔ اس نے مساوی حقوق کے راگ الاپ کر مرد کی حاکمیت وقوامیت کے قرآنی فیصلے کو للکارا مگر افسوس کہ ہم ترقی کا بہانہ بنا کر اس کے سامنے ڈھیر ہوتے گئے۔ اگر سید نذیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن خان، سید سلیمان منصور پوری، ثناء اللہ امرتسری اور دیگر علماء نے اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کے لیے قرآن وسنت کی ترویج کا کام تیز کیا اور مساجد و مدارس کو آباد کیا تو انھیں قدامت پرست کے طعنے دیے گئے۔ تہذیب یورپ کو خوش آمدید کہنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ہم بدتہذیبی میں یورپ سے بھی دو ہاتھ آگے نکل چکے ہیں۔ وہ نوجوان جو کبھی ﴿فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ﴾ [7] کے آئینہ دار بن کر کفر کی دھجیاں اڑایا کرتے تھے، آج شراب و کباب کی محفلیں سجا کر ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ﴾ [8] کے قرآنی فیصلے کی دھجیاں اڑاتے پھر رہے ہیں۔ وہ اسلامی بیٹیاں جو کبھی ﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ﴾ [9] کی عملی تصویر ہوا کرتی تھیں، آج ڈانس کے اسٹیجوں پر تھرک تھرک کر ﴿يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾ [10] کی سر عام مخالفت پہ تلی ہوئی ہیں۔ وہ کم سن بچے جو کبھی معاذ و معوذ کے وارث بن کر دشمنانِ اسلام کے سروں پہ ننگی تلوار ہوا کرتے تھے، آج انٹرنیٹ اور موبائل میں کھو کر اسلامی حمیت کو خیر باد کہہ رہے ہیں۔ وہ باپ جو کبھی اپنی اولاد کو ﴿إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ○﴾ [11] کی تفسیر سنا کر حق کے داعی بنایا کرتے تھے، آج اپنی اولاد کو محفل رقص و سرود میں چھا جانے کی ترغیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلاتے ہیں۔ وہ مائیں جو کبھی ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾[12] کے حقیقی مصداق تیار کیا کرتی تھیں، آج گلوکاروں اور اداکاروں کو جنم دے رہی ہیں۔

جاں بھی گروِ غیر، بدن بھی گروِ غیر
افسوس کہ باقی نہ مکاں ہے، نہ مکیں ہے
یورپ کی غلامی پہ رضامند ہوا تو
مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں ہے

جنابِ صدر! ہم نے مغربی تہذیب کے مصنوعی حسن سے فریب کھا کر اپنا سب کچھ گنوا دیا۔ ہمارا نظام امارت، ہمارا نظام قانون، ہمارا نظام تعلیم، ہمارا نظام جہاد، ہمارا نظام حدود وتعزیرات سب کچھ ہماری غفلت کی وجہ سے تہذیب یورپ کے ریلے میں بہتا رہا اور ہم ساحل پہ کھڑے تماشائی بن کر بہاؤ کی تیزی پہ تالیاں بجاتے رہے۔ اگر ہم کچھ بچا پائے ہیں تو وہ ہے ہمارا نظام مدرسہ اور خاندانی نظام مگر اب دشمن اس پہ بھی کاری وار کرنے کو پر تول رہا ہے۔

صدرِ عالی وقار!

بے حیائی اور مادیت پرستی میں لتھڑی ہوئی مغربی تہذیب نے روح کو تھکا دیا ہے۔ دل کو اس کی اصلی غذا سے محروم کر دیا ہے۔ دماغ کو خالص مادی سوچ کی وجہ سے منتشر کر دیا ہے جس کی وجہ سے آج تہذیب یورپ کے علمبردار بھی کانپ اٹھے ہیں۔ مغرب کے اندر سے بھی اس کی حیا باختگی پر آوازیں اٹھنے لگی ہیں۔ اگر کوئی مغربی تہذیب کو مسائل کا حل سمجھتا ہے تو وہ یورپی یونین کی پارلیمنٹ میں ڈچ ممبر ''کارتیکا تمارا'' کی پیش کردہ رپورٹ کے یہ الفاظ پڑھ لے۔ وہ مایوسی کی چادر اوڑھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر کہتا ہے:

”میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں کہ ہم کس طرح عورت کو اس کی کھوئی ہوئی عزت واپس دلا سکیں گے یا اپنے بچوں کو بے حیائی کے اس چنگل سے کس طرح آزاد کروا سکیں گے۔“

ہے گردش دوراں کہ زمانے کی ترقی
میں پردۂ شب میں حیا ڈھونڈ رہا ہوں

سامعینِ محترم!

زمانے میں عزت و شرافت اور حمیت و غیرت کی علمبردار ایک ہی تہذیب ہے اور وہ ہے اسلامی تہذیب۔ اسلامی تہذیب ہی صفائی و پاکیزگی کی ضامن ہے: «اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ». [13] اسلامی تہذیب ہی عفت و عصمت کی محافظ ہے: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً﴾. [14] اسلامی تہذیب ہی حیاداری کی نگہبان ہے: «اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ». [15] اسلامی تہذیب ہی قلب و روح کے اطمینان کا سامان ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ﴾. [16] اسلامی تہذیب ہی تعلق باللہ کا نشان ہے: ﴿تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾. [17] اسلامی تہذیب ہی عورتوں کے لیے مہربان ہے: «إِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا». [18] اسلامی تہذیب ہی خاندانی نظام کی پاسبان ہے: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ». [19]

اس لیے میں تہذیب یورپ کے دلدادوں کو پیغام محبت دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کی طرف پلٹ آؤ۔ اسلام کو سینے سے لگاؤ۔ مادیت پرستی کے چنگل سے نکل کر راہِ اسلام پہ گامزن ہو جاؤ۔ یورپ کی ظاہری چکاچوند کی بجائے اسلام کی حقیقی روشنی سے قلب و

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

روح کو منور کرو۔ جنس پرستی کے سیلاب کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہو جاؤ۔ اسی میں ہماری دنیوی اور اخروی کامیابی کا راز مضمر ہے۔

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے
خواب ہو جاؤ گے افسانوں میں ڈھل جاؤ گے
دے رہے ہیں تمھیں جو لوگ رفاقت کا فریب
ان کی تاریخ پڑھو گے تو دہل جاؤ گے
اپنی مٹی ہی پہ چلنے کا سلیقہ سیکھو
سنگِ مرمر پہ چلو گے تو پھسل جاؤ گے

① آل عمران 85:3. ② المائدة 3:5. ③ سنن النسائي: 3104. ④ الضحیٰ 9:93. ⑤ صحيح البخاري: 5353. ⑥ الأعراف 20:7. ⑦ الأحزاب 23:33. ⑧ المائدة 90:5. ⑨ الأحزاب 33:33. ⑩ النور 31:24. ⑪ الكهف 13:18. ⑫ النور 37:24. ⑬ صحيح مسلم: 223. ⑭ الاسراء 32:17. ⑮ سنن النسائي: 5006. ⑯ الرعد 28:13. ⑰ التحريم 8:66. ⑱ سنن النسائي: 3104. ⑲ جامع الترمذي: 3895.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کردار دکھا، گفتار نہیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾ [1]

بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
دھرتی اگر بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے
ہے عمل لازم تکمیلِ تمنا کے لیے
ورنہ رنگین خیالات سے کیا ہوتا ہے

مہمانانِ ذی وقار، حاضرین صد افتخار اور اس بزم کے زندہ دل سامعین کرام!

آج کی اس بزم ذی شان میں جو موضوعِ سخن آپ کی سماعتوں کی نذر کرنے چلا ہوں، اس کا نام ہے: ''کردار دکھا، گفتار نہیں۔''

اربابِ علم و دانش!

تاریخ گواہ ہے کہ دنیا کے افق پر روشن ستارہ بن کر وہی چمکے ہیں جنھوں نے جہدِ مسلسل کو شیوۂ حیات بنا کر کردار کا غازی بن کے دکھایا۔ انقلاباتِ زمانہ کی قیادت انھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کامیاب شخصیات نے کی ہے جن کی زندگی عملِ پیہم سے عبارت رہی ہے اور جنھوں نے قول کی بجائے کام کے بندے بن کر زندگی بسر کی ہے۔ میں مانتا ہوں کہ مثبت گفتار بھی ایک اثر رکھتی ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ دل سے نکلے ہوئے الفاظ بھی دلوں تک راہ پانے کی صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں۔ مجھے اقرار ہے کہ مفید تقریر بھی ہزاروں سامعین کے قلوب و اذہان میں ہلچل مچا دیتی ہے مگر کردار کی اثر پذیری کا کوئی ثانی نہیں۔ دنیا کے سب سے بڑے انقلابی جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ نے اعلانِ توحید سے پہلے چالیس تک اپنا کردار پیش کیا اور لوگوں کو یہ کہنے پر مجبور کیا: «هٰذَا الْأَمِينُ رَضِينَاهُ هٰذَا مُحَمَّدٌ» پھر تاریخ نے دیکھا کہ کردار کے غازی نبی کی دعوت نے عرب جیسے جہالت و بدعقیدگی میں لتھڑے معاشرے کی کایا آنِ واحد میں پلٹ کے رکھ دی اور 23 سال کے قلیل عرصے میں عرب کے رہزنوں کو رہبر بنا کر دکھا دیا۔ اور شاعر کو اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دیا کہ:

خود نہ تھے جو راہ پر، اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

جنابِ صدر!

ہمارے اسلاف اس لیے عروج کا مینارہ اور ترقی کا استعارہ تھے کہ وہ کردار کے غازی تھے۔ ان کی زندگی کا لحہ لحہ حسنِ عمل کی تصویر تھا۔ وہ اعلیٰ اخلاق کے افق کا چمکتا ستارہ تھے۔ وہ ﴿لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝﴾[2] کے پیرائے میں جو کہتے تھے، اس پر عمل بھی کرتے تھے۔ وہ کسی سے وعدہ کرتے تھے تو ﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ﴾[3] کی زندہ تصویر بن کر وعدوں کی پاسداری کرتے تھے۔ وہ کسی چیز کے امین بنتے تھے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا﴾ کے حکم ربانی کی پیروی میں امانتوں پہ پہرا دیتے تھے۔ وہ کرسیٔ قضا پر بیٹھتے تھے تو ﴿اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾ کے امر ربانی پر سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے عدل وانصاف کا ترازو تھام کر رکھتے تھے۔ وہ کردار کی تلوار سے دل فتح کیا کرتے تھے۔ وہ قول کی بجائے عمل کو مقدم رکھتے تھے۔ مگر آج ہم ہیں کہ بس قول پہ تکیہ کیے اور سخنوری کو سب کچھ سمجھے بیٹھے ہیں۔

تجھے آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
تو گفتار، وہ کردار، تو ثابت، وہ سیارہ

اربابِ مکرم!

اگر ہم غور کریں تو ہمارا دین قول سے زیادہ عمل کی بات کرتا ہے۔ ارکان اسلام میں صرف ایک رکن قول کے متعلق ہے جبکہ چار ارکان عمل کے متعلق ہیں۔ نماز کو دیکھ لیجیے، یہ عمل کی بہترین تصویر ہے۔ روزے کو دیکھ لیجیے، یہ فعل سے انجام پاتا ہے۔ زکاۃ کو دیکھ لیجیے، یہ عمل سے پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ حج کو دیکھ لیجیے، یہ اعمال وافعال کا بہترین استعارہ ہے۔ قرآن نے دخولِ جنت کی بات کی تو ایمان کی حالت میں عمل صالح کو ضروری قرار دیا اور فرمایا: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ﴾.[6] قرآن نے غفرانِ ذنوب کی بات کی تو ایمان وعمل کو شرط باور کرایا اور فرمایا: ﴿وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ﴾.[7] قرآن نے رضائے رب العزت کی بات کی تو عمل صالح کو لازم ٹھہرایا اور اعلان کیا: ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا﴾.[8]

محترم سامعین! آج ہمارے معاشرے میں نیکیوں کا اس لیے بحران ہے کہ ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گفتگو میں زمین و آسمان ایک کر دیتے ہیں مگر عمل کے میدان میں بالکل زیرو ہیں۔ آج زمانے میں دینی انقلابات اس لیے نہیں آرہے کہ ہم لوگوں کے دلوں کو کردار کی بجائے گفتار سے فتح کرنے پہ تلے ہوئے ہیں۔ آج لوگ قرآن وسنت سے اس لیے دور ہو رہے ہیں کہ ہم جو بیان کرتے ہیں، اسے کردار کے سانچے میں ڈھال کرنہیں دکھاتے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ قرونِ اولیٰ کی تصویر زندہ کرے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم لوگوں کے دلوں پر راج کریں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم عروج و ارتقاء کے آسمان پر درخشندہ ستارہ بن کر چمکیں تو اس کے لیے ہمیں کردار کا غازی بننا ہوگا۔ اور ہم کردار کے غازی تب بنیں گے جب ضرورت مندوں کی مدد کریں گے۔ ہم کردار کے غازی تب بنیں گے جب قول وفعل میں مطابقت پیدا کریں گے۔ ہم کردار کے غازی تب بنیں گے جب لوگوں کو خندہ پیشانی سے ملیں گے۔ ہم کردار کے غازی تب بنیں گے جب بڑوں کا احترام اور چھوٹوں سے شفقت کریں گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں کردار کا غازی بن کر لوگوں کے دل جیتنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جس نے کسی محتاج کی غمخواری کر دی
دل فتح کیا اس نے، مہم سر کر دی
ایمان یہی اور یہی تعلیمِ نبی ہے
انسان بنیں سب کردار کے غازی

① الصف 2:61. ② الصف 2:61. ③ الاسراء 34:17. ④ النساء 58:4. ⑤ المائدۃ 8:5.
⑥ النساء 124:4. ⑦ التغابن 9:64. ⑧ الکہف 110:18.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فرشتے تیری مدد کو کیوں نہیں اُترتے؟

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ [1]

حقیقت جذب صادق کی نمایاں کر کے چھوڑوں گا
قضا و قدر کے اسرار عریاں کر کے چھوڑوں گا
صدا بے حق نے توڑا ہے جمودِ ملت بیضا
اسے تاریخ کا تابندہ عنوان کر کے چھوڑوں گا
تمھاری کور ذوقی سے اندھیرے چھا گئے ہر سو
میں اپنے فکر سے یہ بزم درخشاں کر کے چھوڑوں گا

اربابِ فکر و دانش اور میرے چمن کے درخشندہ پھولو!

میں فکر و تخیل کی رَو میں بہتے ہوئے جس عنوان کو زینبِ لب بنا کر آپ کے سامنے عیاں کرنے چلا ہوں، اس کا نام ہے: ”فرشتے تیری مدد کو کیوں نہیں اُترتے؟“

سامعینِ محفل! جب میں اپنے عنوان کے پیشِ نظر اپنے افکار کے زاویے آج سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چودہ سو برس قبل ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ﴾[2] کی صفات کے حامل نفوسِ عظیمہ کے شب و روز پر گھماتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ آخر وہ کیسے لوگ تھے جن کی مدد کو اللہ نے ﴿لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۝﴾[3] کے لقب سے ملقب نوری مخلوق کو آسمانِ بالا سے زمین پر اتار دیا۔ تو میں نے دیکھا کہ وہ ایسے عظیم لوگ تھے جنھوں نے اسلام کی آبیاری کے لیے مال و زر کے پہاڑوں کو پاؤں کی ٹھوکر سے ریزہ ریزہ کر دیا۔ وہ ایسے عظیم لوگ تھے کہ جب انھوں نے ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾[4] کے الفاظ سنے تو نفرت کے بیج اکھیڑتے ہوئے محبت و الفت کے یوں گل کھلائے کہ دنیا اخوتِ مدینہ پر دنگ رہ گئی۔ وہ ایسے عظیم لوگ تھے کہ جب انھوں نے ﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ﴾[5] کی صدا سنی تو شراب نوشی سے محبت کے باوجود اس قدر جام مدینہ کی گلیوں میں بہائے کہ سیلاب کا سماں پیدا ہو گیا۔ وہ ایسے عظیم لوگ تھے کہ جب انھوں نے ﴿وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ﴾[6] کی پکار سنی تو اس ہمت و جرأت سے تیر و سنان کے جوہر دکھاتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیے کہ رب کائنات نے عرشِ معلّٰی سے اعلان کر دیا: ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۝﴾[7]

اربابِ محفل! جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی شخصیت کو ان صفاتِ حمیدہ سے آراستہ کیا تو پھر مالکِ ارض و سماء نے ہر مشکل موڑ پر ان کی مدد کی۔ جب بدر کا معرکہ اپنے جوبن پر تھا تو اپنے نبی کے جانثاروں کے خون کے پیاسوں کے ناپاک عزائم یوں خاک میں ملائے کہ ان کی مدد کو فرشتے اتارے۔ قرآن گواہی دیتا ہے: ﴿اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ مُرْدِفِیْنَ۝﴾[8] جب غزوۂ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احزاب کا موقع تھا تو پورا عرب مدینہ کی ننھی ریاست کو نیست و نابود کرنے کے لیے امڈ آیا۔ اس مشکل موڑ پر بھی رب تعالیٰ نے آسمان سے فرشتے نازل کر دیے۔ قرآن ہمیں بتلاتا ہے: ﴿ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا﴾[9]

ہاں ہاں، سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کے جسم کو غسل دینے کے لیے آسمان سے فرشتے اُترے۔ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی میت کو کندھا دینے کے لیے 70 ہزار فرشتے آسمان سے اترے۔ صحابہ کی مدد کو آسمان سے فرشتے اس لیے اترے کیونکہ انھوں نے ہر حکم نبوی پر لبیک کہا اور شاعر کی زبان کے یوں ترجمان ٹھہرے:

مصور کھینچ وہ نقشہ کہ جس میں یہ صفائی ہو
ادھر حکمِ محمد ہو ادھر گردن جھکائی ہو

حضرات! جب صحابہ نے قرآن کی تلاوت سنی تو ان کے دل بدل گئے۔ آج قرآن تو بھی سنتا ہے لیکن ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ پھر فرشتے تیری مدد کو کیوں اتریں؟

جب صحابہ نے ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً﴾[10] کی وعید سنی تو عفت و عصمت کی مثال بن گئے۔ آج یہ وعید تو بھی سنتا ہے مگر زنا کاری سے باز نہیں آتا۔ پھر مجھے بتلا فرشتے تیری مدد کو کیسے اُتریں؟

جب صحابہ کی سماعتوں سے ﴿وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾[11] کے الفاظ ٹکرائے تو انھوں نے اپنا سارا مال نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ آج یہ الفاظ تیری سماعتوں سے بھی ٹکراتے ہیں مگر تو ﴿الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ﴾[12] کا مصداق بنتے ہوئے اپنا مال بچا بچا کر رکھتا ہے، تو پھر بتا فرشتے تیری مدد کو کیوں اتریں؟

جب صحابہ نے ﴿وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ﴾[13] کی پکار سنی تو اپنی جانوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروا کیے بغیر قیصر و کسریٰ سے ٹکرا گئے۔ آج یہ پکار تو بھی سنتا ہے مگر مسلمانوں کو مظلومیت کی حالت میں دیکھ کر بھی تیرا خون نہیں کھولتا۔ پھر مجھے بتا فرشتے تیری مدد کو کیوں اتریں؟

جب صحابہ نے ﴿اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾[14] کے الفاظ سنے تو سودی کاروبار سے باز آ گئے۔ آج یہ الفاظ تیری نگاہوں سے بھی گزرتے ہیں۔ لیکن تو سودی کاروبار کرنے کے لیے بہانے تلاش کرتا ہے۔ پھر مجھے بتا فرشتے تیری مدد کو کیوں اتریں؟

سامعینِ کرام! فرشتے تمھاری مدد کو تب اتریں گے جب تم «إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ»[15] کی عملی تصویر پیش کرتے ہوئے اپنے دامن کو جھوٹ سے بچاؤ گے۔

فرشتے تمھاری مدد کو تب اتریں گے جب تم ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا﴾[16] کا حقیقی نمونہ بنتے ہوئے غیبت گوئی سے کنارہ کشی اختیار کر لو گے۔

فرشتے تمھاری مدد کو تب اتریں گے جب تم ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ﴾[17] کے پیرائے میں صحابہ جیسا ایمان اپنے دل کی تختیوں پہ نقش کر لو گے۔

تب فرشتے آ کر تم سے ملیں گے اور کہیں گے: ﴿اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۝﴾[18]

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

① فصلت 30:41. ② الفتح 29:48. ③ التحريم 6:66. ④ الحجرات 10:49. ⑤ المائدة 90:5. ⑥ الحج 78:22. ⑦ البقرة 154:2. ⑧ الأنفال 9:8. ⑨ التوبة 26:9. ⑩ الإسراء 32:17. ⑪ البقرة 195:2. ⑫ الهمزة 2:104. ⑬ الحج 78:22. ⑭ البقرة 275:2. ⑮ سنن أبي داود: 4989. ⑯ الحجرات 12:49. ⑰ البقرة 137:2. ⑱ فصلت 30:41.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بول کہ لب آزاد ہیں تیرے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾ (1)

کچھ نہ کہنے سے بھی چھن جاتا ہے اعزازِ سخن
ظلم سہنے سے بھی ظالم کی مدد ہوتی ہے

سامعینِ کرام اور میری بزم کے بیدار دل حاضرینِ عظام!

میں خاموش زبانی کے قحط کو ختم کرتے ہوئے جس موضوعِ سخن پر صدائے حق بلند کرنے چلا ہوں، اس کا نام ہے: ''بول کہ لب آزاد ہیں تیرے''

اربابِ علم و دانش! یوں تو انسان پر اللہ کی بے شمار نعمتیں ہیں۔ انسان اللہ کی نعمتوں کا عظیم شاہکار ہے مگر زبان اللہ کی ایسی خوبصورت نعمت ہے جو اظہارِ خیال کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ سخنوری بڑے بڑے انقلابات کا ذریعہ بنی۔ زبان نے جنگ و جدل کے بڑے بڑے معرکے برپا کیے۔ زبان کی ایک پکار سے کشتوں کے پشتے لگے۔ زبان کی ایک جنبش نے قتل گاہیں آباد کروائیں اور دنیا کے نقشے تبدیل کیے۔ صدائے زبان نے بڑے بڑے سخت دل موم کیے اور دنیائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطابت کے عظیم شہسوار متعارف کروائے۔لیکن کس قدر خوش نصیب ہے وہ زبان جسے دینِ اسلام کی تبلیغ کے لیے استعمال کیا جائے۔

کس قدر عظیم ہے وہ زبان جو ﴿تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ [2] کا فریضہ سرانجام دے۔کس قدر عالی شان ہے وہ زبان جو ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ [3] کے امر ربی کی تعمیل میں مشغول رہے۔

لیکن جب میں اپنے اردگرد نگاہ دوڑاتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ صدائے حق کا قحط پڑا ہوا ہے۔ظلم وستم کے بازار گرم ہیں مگر کوئی «مَنْ رَّاٰى مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ» [4] کی ذمہ داری نبھانے والا دکھائی نہیں دیتا۔

آج علی الاعلان شراب نوشی کی جا رہی ہے مگر کوئی اس کے خلاف ﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ﴾ [5] کا علمِ صداقت بلند کرنے والا دکھائی نہیں دیتا۔آج زنا کاری ایک معاشرتی ناسور بن چکی ہے مگر کوئی بھی ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً﴾ [6] کی صدائے حق لگانے والا دکھائی نہیں دیتا۔آج سود جزوِ معیشت بن چکا ہے مگر کوئی اس کے خلاف ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ [7] کے ڈنکے بجانے والا دکھائی نہیں دیتا۔آج بے پردگی دندناتی پھر رہی ہے مگر کوئی اس کے خلاف ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾ [8] پکارنے والا دکھائی نہیں دیتا۔لیکن کیوں؟

کیا ہم اس لیے ظلم کے خلاف چپ سادھے ہوئے ہیں کہ ہمیں عداوتوں کی آگ میں کودنا پڑے گا۔کیا ہم زندانوں کے خوف سے خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔کیا ہم کفر وشرک کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرنے کی پاداش میں زمانے کی مخالفتوں سے خائف ہیں۔اگر بات ایسے ہی ہے تو پھر ہم اپنے دین کے بہت بڑے مجرم ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برادرانِ اسلام!

ایک وہ تھے جنھیں زبان بند کرنے پر اقتدار کا لالچ دیا گیا۔ مال و زر کی چھنکار کا حرص دیا گیا۔ عہدوں کی پیشکشوں سے بہکانے کی کوشش کی گئی۔ بلکہ بعض تو وہ تھے جن کو زبان کھولنے کی وجہ سے تختہ داروں پر لٹکایا گیا۔ عرب کی تپتی اور جھلستی پتھریلی وادیوں پر لٹایا گیا۔ قید خانوں میں محبوس کیا گیا۔ تیل کی جوش مارتی دیگوں میں پھینکا گیا۔ جسم کے پرخچے اڑا دیے گئے لیکن جب تک ان کی رگوں میں خون کے قطرات دوڑتے رہے اور ان کے جسم میں سانسیں رواں دواں رہیں، انھوں نے ہتھکڑیوں کی پروا نہیں کی۔ تکلیفوں کی شدت کو بہانہ نہیں بنایا۔ بیڑیوں کو راستے کی رکاوٹ نہ بننے دیا۔ زنجیروں کو تکمیلِ مشن میں حائل نہ ہونے دیا۔

بلکہ جب تک ان کی زبان میں قوت گویائی موجود رہی، انھوں نے ہر برائی کے خلاف جرسِ صداقت بلند کی۔ ہر ظلم کے خلاف صوتِ حق لگائی۔ ہر ناانصافی کے خلاف آوازِ عدل اٹھائی اور ہر ظالم و جابر اور باغی و سرکش سے یوں مخاطب ہوئے:

تم نے ہر عہد میں ہر نسل سے غداری کی
تم نے بازاروں میں عقلوں کی خریداری کی
اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی خودداری کی
خوف کو رکھ لیا خدمت پہ طمع داری کی
اور آج تم مجھ سے میری جنسِ گراں مانگتے ہو
حلفِ ذہن و وفاداریِ جاں مانگتے ہو
جاؤ یہ چیز کسی مدح سرا سے مانگو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طائفے والوں سے ڈھولک کی صدا سے مانگو
مجھ سے پوچھو گے تو خنجر سے عدو بولے گا
گردنیں کاٹ بھی دو گے تو لہو بولے گا

اربابِ مکرم!

ایک ہم ہیں کہ زبان میں گویائی کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ لبوں میں جنبش کی طاقت بھی موجود ہے۔ لیکن افسوس! رب کی توحید پر حملے کیے جا رہے ہیں مگر ہم زبانوں کو جنبش نہیں دیتے۔ محمد (ﷺ) کی رسالت پہ ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں۔ لیکن ہم ہیں کہ خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ اے توحید کے پاسباں! اے رسالت کے نگہباں! قفلِ خاموشی توڑ اور بول:

ذہن پر خوف کی بنیاد اٹھانے والو
ظلم کی فصل کو کھیتوں میں اگانے والو
گیت کے شہر کو بندوق سے ڈھانے والو
فکر کی راہ میں بارود بچھانے والو
کب تلک اس شاخِ گلستاں کی رگیں ٹوٹیں گی
کونپلیں آج نہ پھوٹیں گی تو کب پھوٹیں گی

① النحل 18:16. ② آل عمران 110:3. ③ النحل 125:16. ④ صحیح مسلم: 49.
⑤ المائدۃ 31:5. ⑥ الإسراء 32:17. ⑦ البقرۃ 275:2. ⑧ النور 31:24.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلبۂ اسلام میں رکاوٹ کون؟

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۝﴾ [1]

بھروسا کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر
کہ دنیا میں فقط مردانِ حُر کی آنکھ ہے بینا
وہ چنگاری خس و خاشاک سے کس طرح دب جائے
جسے حق نے کیا ہو نیستاں کے واسطے پیدا

مہمانانِ مکرم، حاضرینِ محتشم اور میرے ہم فکر ساتھیو!

آج مجھے جس موضوع پہ لب کشائی کرنے کا موقع ملا ہے، اس کا عنوان ہے:

"غلبۂ اسلام میں رکاوٹ کون؟"

حضرات ذی وقار! یہ بات چڑھتے سورج کی طرح عیاں ہے کہ جب سے اسلام کی کرنیں پھوٹنی شروع ہوئیں، اس وقت سے لے کر آج تک اس کی کرنوں سے محروم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ اسلام کے راستے میں رکاوٹ بنتے رہے۔ کچھ بدنصیب ایسے بھی تھے جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی جڑیں کاٹتے رہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ بدنصیب کون تھے؟ جب میں اس موضوع کے متعلق اپنی نگاہ تاریخِ اسلام کے اوراق پر ڈالتا ہوں تو تاریخ اسلام کے اوراق اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ جب عرب کے تپتے صحرا میں اسلام کی روشنی پھیلنے لگی تو بتوں سے متاثر لوگوں نے اپنے مونہوں سے اس نور کو بجھانے کی کوشش کی، جیسا کہ رب کا قرآن بھی اس کا نقشہ کھینچتا ہے: ﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۝﴾[2]

مشرک بدبختوں نے اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے شارِع اسلام کے خلاف پروپیگنڈے شروع کر دیے، جیسا کہ عرش والے کا قرآن کہتا ہے: ﴿وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۝﴾[3]

جب یہی غلبہ اسلام کا بیڑا اٹھانے والا مدینہ کی سرزمین پر قدم رکھتا ہے تو ایک وقت وہ آتا ہے کہ پورا جزیرۃ العرب غلبۂ اسلام کے لیے زندگیاں وقف کرنے والوں کو نیست و نابود کرنے کے لیے تکبرانہ چال چلتا ہوا مدینۃ الرسول کا رخ کرتا ہے اور شکست کھا کر اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے۔ اس موقع پر ناطقِ وحی کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ آج کے بعد کسی کو مدینہ پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ پھر عبداللہ بن اُبَیّ جیسا منافق اسلام کا لبادہ اوڑھ کر غلبۂ اسلام کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے۔ جب خلفائے راشدین کے دورِ خلافت میں مجاہدین نے غلبۂ اسلام کے لیے بحرِ ظلمات میں گھوڑے دوڑا دیے تو عبداللہ بن سبا یہودی اور اس کی بات پر لبیک کہنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے خوارج نے اسلام کا روپ دھار کر خلفائے راشدین کے ساتھ عداوت شروع کر دی اور ان بدمعاشوں نے سیدنا علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کو آپس میں لڑا کر اسلام کے بڑھتے ہوئے سیل رواں کو روکنے کی کوشش کی۔ تو کہیں منکرین حدیث نے عرب کے صحرا میں پھیلنے والی روشنی کو ختم کرنے کی جسارت کی۔ اور آج بھی جاوید غامدی جیسا منکرِ حدیث اسلام کو وحشیانہ بنا کر لوگوں کو اس سے متنفر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حضرات! کارواں چلتا رہا، لوگ اسلام کے راستے میں رکاوٹ بنتے رہے۔ آخر وہ وقت بھی آپہنچا جب برصغیر میں انگریز اپنے پنجے گاڑتا ہے اور اپنے آباء و اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کے خلاف اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ وہ کہیں اسلام کو روئے زمین سے ختم کرنے کے لیے لاکھوں قرآن جلاتا ہے تو کہیں امتِ محمدیہ میں تفرقہ ڈالتے ہوئے ''مرزا قادیانی'' کی صورت میں اپنے ایجنٹ کھڑے کرتا ہے۔ وہ کہیں اسلام کو دہشت گردی کا نام دیتا ہے تو کہیں اسلام کو مغلوب کرنے کے لیے جمہوریت کا نظام نافذ کرتا ہے۔ وہ کہیں غلبۂ اسلام کے لیے اٹھ کھڑے ہونے والے علمائے حق کی توہین کرواتا اور درباری ملاؤں کے ذریعے سے اسلام کی جڑیں کٹواتا ہے تو کبھی میڈیا کو استعمال کرتے ہوئے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حضرات ذی وقار!

میں آخر یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ اے اللہ! اسلام تو وہ دین بن چکا ہے جسے مغلوب کرنے کے لیے ہر دور میں طرح طرح کے حربے آزمائے گئے مگر اسلام غالب رہا۔ آواز آتی ہے: اے گناہ گار! اگر تو نے قرآن کا مطالعہ کیا ہوتا تو آج یہ سوچنے پر مجبور نہ ہوتا، پھر جب میں قرآن کے اوراق پلٹتا ہوں تو قرآن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف مقامات اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ اسلام غالب ہونے کے لیے آیا ہے، مغلوب ہونے کے لیے نہیں: ﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾ [4] اور پھر حدیثِ مصطفیٰ بھی یوں گویا ہوتی ہے: «اَلْإِسْلَامُ یَعْلُوْا وَلَا یُعْلٰی» ''اسلام غالب رہے گا، کبھی مغلوب نہیں ہوسکتا۔'' [5]

اسلام زمانے میں دبنے کو نہیں آیا
تاریخ سے یہ مضمون ہم تم کو دکھا دیں گے
اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

تو پھر میں یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ اگر اس عارضی دنیا میں جینا ہے تو غلبۂ اسلام کے لیے جینا ہے۔ اگر مرنا ہے تو غلبۂ اسلام کے لیے مرنا ہے۔ اگرچہ وقت کے فرعونوں کے ساتھ الجھنا پڑے، اپنے آپ کو زندان میں ڈلوانا پڑے، اپنے آپ کو تختۂ دار کے حوالے کرنا پڑے مگر کسی کو اسلام کے راستے میں حائل نہیں ہونے دینا۔

اور یہ اعلان کرنا ہے:

نورِ خدا ہے کفر کی حالت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(1) التوبة 32:9. (2) التوبة 32:9. (3) الأنفال 30:8. (4) التوبة 33:9. (5) صحیح [البخاري]، 2778.

www.KitaboSunnat.com

کیا ہم زندہ قوم ہیں؟

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّي عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾ [1]

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
کہ صبح و شام بدلتی ہیں ان کی تقدیریں

صدرِ عالی وقار، مہمانِ ذی افتخار اور میرے ہم وطن ساتھیو!

میں اپنے دل و دماغ کو افکار و نظریات کے میدانِ وسیع کا مسافر بناتے ہوئے جس موضوعِ سخن کو لبوں کی زینت بنانا چاہتا ہوں، وہ ہے: "کیا ہم زندہ قوم ہیں؟"

اربابِ گرامی!

ایک نعرہ بڑے تسلسل سے میری سماعتوں سے ٹکراتا ہے کہ "ہم زندہ قوم ہیں۔" ہاں! ہم زندہ قوم ہیں کہ ہم نے ظلمتوں کی دبیز چادر تار تار کرتے ہوئے 14 اگست 1947ء کو افقِ کائنات پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کا سورج طلوع کیا۔ ہم زندہ قوم ہیں کہ ہم نے ہزاروں زندگیوں کے چراغ گل کر کے اپنے عقیدے و ایمان کا آفتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماند نہیں پڑنے دیا۔ ہم زندہ قوم ہیں کہ ہم نے غلامی کی زنجیریں توڑتے ہوئے ایک آزاد وطن کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کیا۔ ہم زندہ قوم ہیں کہ ہم نے اپنے اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے کے لیے متاعِ حیات کو لٹانے سے بھی دریغ نہیں کیا مگر افسوس کہ ہم نے آزاد ملک حاصل کرنے کے باوجود زندہ قوموں کے نقشِ قدم پر چلنے کو ترجیح نہیں دی جس کی وجہ سے ہم آج صرف جسمانی طور پر زندہ قوم ہیں، فکری اور نظریاتی طور پر مردہ ہیں۔

حضراتِ گرامی قدر! زندہ قومیں اپنی تہذیب کی حفاظت کرتی ہیں۔ اپنی اخلاقی اقدار کو زندہ رکھتی ہیں۔ اپنے افکار و نظریات پہ پہرے دیتی ہیں۔ اپنے طور اطوار پہ دل و جاں لٹاتی ہیں۔ دنیا کی دلفریب رنگینیوں کی اسیر ہو کر اپنے مقاصد کو ادھورا نہیں چھوڑتیں مگر ہم نے مردہ ضمیری کا ثبوت دیتے ہوئے ﴿وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾[2] کے اعزاز سے متصف اپنی روشن تہذیب کی بجائے یورپی تہذیب کو ترجیح دی۔ ہم نے ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾[3] کی صورت میں ملنے والا اپنی عظمتوں کا سورج گہناتے ہوئے افرنگی اقدار کی ذلتوں پر قناعت کی۔ ہم نے ﴿تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾[4] پر عمل پیرا ہو کر اسلام کی کرنوں سے دنیا کو منور کرنے کی بجائے تہذیبِ مغرب کی تاریکیوں سے دامن بھرنے کو معراجِ عظمت سمجھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ہم نظامِ تعلیم میں بھی یورپ کے محتاج ہیں۔ ہمارا نظام عدل بھی مغربی قوانین پر چل رہا ہے۔ ہمارا نظامِ معیشت بھی اہلِ مغرب کا پروردہ ہے۔ ہمارا نظامِ سیاست بھی افرنگی اصولوں پر قائم ہے۔ ہم وہ لباس زیب تن کرنے کو ترجیح دیتے ہیں جو یورپی پہنیں، خواہ وہ برہنگی کا استعارہ ہی کیوں نہ ہو۔ ہم وہ طرزِ حیات اپنانے کو بے تاب رہتے ہیں جس پہ یورپ کی چھاپ لگی ہو، خواہ وہ بہیمیت سے آلودہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی کیوں نہ ہو۔ ہم ہر اس رنگ ڈھنگ کو اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو انگریزوں کا منظورِ نظر ہو، خواہ وہ اسلامی ثقافت کے مخالف ہی کیوں نہ ہو۔ یوں کہنے کو تو ہم زندہ قوم ہیں مگر حقیقت میں ہمارے صبح و شام زندہ قوموں کی عکاسی نہیں کرتے۔ شاعرِ مشرق کی زباں میں تو ہماری حالت کچھ یوں ہے:

جاں بھی گروِ غیر، بدن بھی گروِ غیر
افسوس کہ باقی نہ مکاں ہے، نہ مکیں ہے
یورپ کی غلامی پہ رضا مند ہوا تو
مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں ہے

جنابِ والا!

اگر ہم حقیقت میں زندہ قوم کہلانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اپنے عظیم ماضی کی حفاظت کے لیے اٹھ کھڑا ہونا ہوگا۔ اپنے اسلامی نظریات کے تحفظ کے لیے قلب و ذہن کو بیدار کرنا ہوگا۔ اپنے صبح و شام بدلنے کے لیے میدانِ عمل میں اترنا ہوگا۔ زمانے میں انقلاب برپا کرنے کے لیے تمدنِ اسلام کے سفینے میں سوار ہونا ہوگا۔ اگر ہم نے اپنے طور اطوار سے زندہ قوم ہونے کا ثبوت نہ دیا تو ہم ہمیشہ کے لیے مردہ ضمیری کی قبر میں دفن ہو جائیں گے، اس لیے کہ:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

① الرعد 11:13. ② المائدة 3:5. ③ آل عمران 110:3. ④ آل عمران 110:3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزادی ایک عظیم نعمت ہے

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، أما بعد! فأعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم: ﴿أن أرسل معنا بنی إسرآءیل ۝﴾[1]

چھوٹ جیسے چھوٹتے ہیں دامِ ظلمت کے اسیر
ٹوٹ جیسے ٹوٹتے ہیں رات کے شعلوں پہ تیر
جاگ جیسے جاگتے ہیں اہلِ غیرت کے ضمیر
بول جیسے بولتے ہیں ایوانِ شاہی میں فقیر
کوئی شعلہ گوشۂ تاریک میں ملتا نہیں
صبح آزادی کا سورج بھیک میں ملتا نہیں

لائق صد احترام سامعین کرام اور باعثِ رونقِ بزم مہمانانِ عظام!

آج میں اس بزم ذی وقار کو فکر و نظر اور فہم و فراست کے جن پھولوں سے معطر کرنے کی جسارت کر رہا ہوں، الفاظ و معانی کے جہان میں ان کا عنوان عالی شان ہے: ''آزادی ایک عظیم نعمت ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارباب عالی وقار!

آزادی کا لفظ سماعتوں سے ٹکراتے ہی حسین مسرت، دلکش فرحت، شیریں جذبات اور خوبصورت احساسات دلِ زندہ پر قابض ہو جاتے ہیں جو انسان کو خوش قسمتی کے اوجِ ثریا پر پہنچا دیتے ہیں۔ لفظ آزادی بولنے میں بہت سہل، سننے میں بہت خوشگوار اور پڑھنے میں نہایت آسان ہے، مگر جب اس کے پس منظر میں جھانک کر دیکھا جائے تو ہر حرف عزیمتوں کی داستاں، ہر حرکت جرأت و غیرت کا عنوان اور ہر نقطہ آگ و خون کا جہاں لیے ہوئے ہے۔ لفظ آزادی صرف ایک لفظ ہی نہیں جدوجہد سے لبریز پورا ایک ماضی ہے جو ہمیں ان بوڑھوں کی جواں ہمتی بتاتا ہے جنھوں نے آزاد اسلامی ملک کی خاطر گھر بار اور زر و زمین کو چھوڑنے سے بالکل بھی دریغ نہ کیا۔ یہ لفظ ہمیں ان ماؤں بہنوں کی عصمت و آبرو کی حفاظت کی دلخراش کہانیاں بتاتا ہے جو آزاد ملک کے حصول کی خاطر پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہوئے دشمنوں کے ہاتھوں عصمت دری سے بچنے کے لیے کنوؤں میں کود گئیں۔ یہ لفظ ہمیں ان دلہنوں کی عزیمت کے واقعات سے آشنا کرتا ہے جنھوں نے اپنے سہاگ اجاڑ دیے مگر زبان و لسان پر حرفِ شکوہ و شکایت نہیں آنے دیا۔ یہ لفظ ہمیں ان باپوں کی جرأت سے آگاہ کرتا ہے جنھوں نے اپنے مستقبل کی پروا کیے بغیر اپنے شیر جوان بیٹوں کو وطن کی خاطر قربان کرنے کی تاریخ رقم کی۔

ہاں ہاں، لفظِ آزادی کے پس منظر میں کٹی پھٹی لاشیں، انسانی خون سے رنگین ہوتے دریا، نیزوں کی انیوں پہ جھولتے چھوٹے بچے، گولیوں کے تڑتڑاہٹ کے آگے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سینہ سپر جوان نظر آتے ہیں، تب کہیں جا کر ہمیں آزادی کی کھلی فضاؤں میں سانس لینے کا موقع میسر آتا ہے۔

کتنی ماؤں نے لختِ جگر دے دیے
بستے گھر دے دیے اس زمیں کے لیے
کتنے کڑیل جوانوں نے سر دے دیے
بال و پر دے دیے اس زمیں کے لیے
درد و غم سے عبارت ہے یہ داستاں
بہت کوششوں سے ہے حاصل ہوا پاکستاں

ارباب علم و دانش!

ہم اپنے قائدین کی انتھک کاوشوں، اپنے بزرگوں کی بے لوث قربانیوں، تحریکِ پاکستان کے وفا شعار کارکنوں کی مخلصانہ محنتوں کے نتیجے میں آج آزاد ہیں۔ آزاد ریاست کے باشندے ہیں۔ آزاد مملکت کے باسی ہیں۔ ہمارے بچے آزاد فضاؤں میں پرورش پا رہے ہیں۔ ہمارے نوجوان آزاد ماحول میں تعلیم و تربیت کی منازل طے کر رہے ہیں۔ ہمارے علماء آزادی سے دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ نمازیوں کو نمازیں پڑھنے کی آزادی ہے۔ تاجروں کو کاروبار کی آزادی ہے۔ اساتذہ کو نورِ تعلیم پھیلانے کی آزادی ہے۔

مگر یاد رکھیے! ہماری یہ آزادی محدود ہے۔ ہماری یہ آزادی ادھورے پن کا شکار ہے۔ ہماری یہ آزادی نقص کے پنجوں میں جکڑی ہوئی ہے، اس لیے کہ ہم جسمانی اور جغرافیائی طور پر آزاد ہیں مگر فکری اور نظریاتی طور پر اب بھی یورپ کے غلام ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارا نظامِ تعلیم وہی ہے جو انگریزوں کے تسلط کے دور میں تھا۔ ہمارا نظام قانون وہی ہے جو اہلِ یورپ کا وضع کردہ ہے۔ ہمارا نظامِ سیاست اسی نہج پر چل رہا ہے جس پر یورپی اقوام گامزن ہیں۔ ہمارا نظامِ معیشت اسی بنیاد پر استوار ہے جس پر فرنگیوں کا استوار ہے۔ ہمارا نظامِ مالیات اسی رسی سے بندھا ہوا ہے جس کا سرا یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں میں ہے، پھر ہم کس منہ سے کہیں کہ ہم مکمل آزاد قوم ہیں۔ ہم کس منہ سے نعرہ لگائیں کہ ہم آزاد وطن کے باسی ہیں۔ ہم کس منہ سے دنیا کو بتائیں کہ ہم آزاد مملکت کے باشندے ہیں۔

صدرِ عالی وقار!

جس طرح ادھورا سچ ہمیشہ المناک ہوتا ہے، جس طرح ادھورا کام ہمیشہ باعث ندامت ہوتا ہے، جس طرح ادھورا سفر ہمیشہ غیر منافع بخش ہوتا ہے، اسی طرح ادھوری آزادی بھی خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ اگر ہم آزادی کی نعمت سے صحیح معنوں میں مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ اگر ہم خود کو آزاد قوم کہلوانے کا صحیح حقدار بنانا چاہتے ہیں۔ تو پھر ہمیں فکری و نظریاتی طور پر بھی آزاد ہونا ہوگا۔ جب ہمارا ملک اسلام پر قائم ہوا ہے تو پھر اس کا نظامِ تعلیم بھی ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾[2] کی بنیادوں پر استوار کرنا ہوگا۔ اس کا نظامِ قانون بھی ﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا﴾[3] کے سانچے میں ڈھالنا ہوگا۔ اس کا نظام سیاست بھی ﴿وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ﴾[4] کی روشنی میں ترتیب دینا ہوگا۔ اس کا نظامِ معیشت بھی ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾[5] کے ستونوں پر کھڑا کرنا ہوگا۔ پھر ہی ہم یہ کہلوانے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاں لب آزاد ہیں تیرے

اہل ہوں گے کہ ہاں، ہم آزاد قوم ہیں۔ ہاں، ہم آزادی کی نعمت سے مالا مال ہیں۔ ہاں، ہم آزادی کے متوالے اور رکھوالے ہیں۔

فقط اس جرم میں کہلائے گئے گنہگار کہ ہم
بہر ناموسِ وطن، جامۂ تن مانگتے ہیں
لمحہ بھر کو تو لبھا جاتے ہیں نعرے لیکن
ہم تو اے اہلِ وطن! دردِ وطن مانگتے ہیں

① الشعراء 17:26. ② محمد 19:47. ③ المائدة 8:5. ④ الشورىٰ 38:42. ⑤ البقرة 275:2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ہم آزاد ہیں؟

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى أَوْلِيَآءَ﴾[1]

نظر تو اپنے مناظر کے رمز جانتی ہے
کہ آنکھ کہہ نہیں سکتی سنی سنائی ہوئی
میں آندھیوں کے مقابل کھڑا ہوا ہوں سعود
پڑی ہے فصلِ محبت کٹی کٹائی ہوئی

سامعینِ ذی احتشام، مہمانانِ صد احترام اور اسلامی روایات کے امینو!

آج کی اس پروقار محفل میں جس موضوعِ سخن کو قلب و جگر کا لہو دیتے ہوئے آپ کی سماعتوں کی نذر کرنے چلا ہوں، اس کا نام ہے: ''کیا ہم آزاد ہیں؟''

اربابِ علم و دانش!

''کیا ہم آزاد ہیں؟'' یہ فقط ایک سوال ہی نہیں بلکہ ایک ضرب ہے جو کانوں پر پڑتے ہی آنکھوں کو شرمندگی سے جھکا دیتی اور دل کو خون کے آنسو رلا دیتی ہے۔ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال دراصل ایک نوحہ ہے جو ہر پاکستانی کی نوکِ زبان کو بوجھل کیے ہوئے ہے۔ یہ سوال دراصل ایک زخم ہے جو میرے ہر ہم وطن کے وجود کو لاحق ہے۔ یہ سوال دراصل ایک کرب ہے جس کے جواب میں آہوں، سسکیوں، اذیتوں اور تکلیفوں کا آتش فشاں ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ ہم آزاد ہونے کے باوجود ذہنی وفکری زنجیروں میں جکڑے ہوئے اور طبقاتی عداوتوں کے قفس میں مقید ہیں۔ شاید آپ کو میری اس بات سے اختلاف ہو، میری سوچ، میری فکر، میرے نظریے سے اختلاف ہو۔ آپ اختلاف کیجیے، لاکھ بار کیجیے مگر میرے اس سوال کا جواب بھی دیجیے کہ اگر ہم آزاد ہیں تو پھر میرے وطن کے غریب کو کیوں آزادی نہیں کہ وہ خطِ غربت سے اوپر آ کر زندگی کے شب و روز بسر کرے؟ اگر ہم آزاد ہیں تو پھر میرے وطن کے محنت کش کے بیٹے کو اعلیٰ افسر بننے کی کیوں آزادی نہیں؟ اگر ہم آزاد ہیں تو پھر میرے ملک کے مزدور کے نونہال کو امیروں کے بچوں جیسی تعلیم حاصل کرنے کی کیوں آزادی نہیں؟ اگر ہم آزاد ہیں تو پھر رعایا کو حکمرانوں کے اعمالِ بد پر تنقید کرنے کی کیوں آزادی نہیں؟ اگر ہم آزاد ہیں تو پھر کمزور کو حق پر ہونے کے باوجود اپنا کیس جیتنے کی کیوں آزادی نہیں؟ اگر ہم آزاد ہیں تو پھر میرے وطن کے صحافی کو اختلافِ رائے کی کیوں آزادی نہیں؟

جناب والا!

حقیقت یہی ہے کہ ہم آزاد نہیں ہیں۔ آزادی خود مختاری کا نام ہے، اگر ہم اپنے اصولوں اور مفاد کے مطابق اپنا نظامِ تعلیم چلانے سے قاصر ہیں تو ہم آزاد نہیں ہیں۔ آزادی اپنے اختیار کے مطابق زندگی بسر کرنے کا نام ہے، اگر ہم اپنے اسلامی ملک میں اسلامی نظامِ عدل کے نفاذ سے قاصر ہیں تو ہم آزاد نہیں ہیں۔ آزادی اپنی مرضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے فیصلے کرنے کا نام ہے، اگر ہم اغیار کے دباؤ میں آ کر اپنے ہم مذہبوں کے خلاف اڑے دینے کا اعلان کرتے ہیں تو ہم آزاد نہیں ہیں۔ آزادی اپنی سوچ کے مطابق چلنے کا نام ہے، اگر ہم غلط کو غلط اور سچ کو سچ کہنے میں بااختیار نہیں ہیں تو ہم آزاد نہیں ہیں۔ ہاں، اگر ہم آزاد ہیں تو اس معنی میں کہ یہاں دودھ بیچنے والا دودھ میں ملاوٹ کرنے میں آزاد ہے۔ کریانہ فروش ناپ تول میں کمی کرنے میں آزاد ہے۔ دوا فروخت کرنے والا جعلی ادویات بیچ کر لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنے میں آزاد ہے۔ ظالم و جابر مظلوم پر ظلم و جبر کرنے میں آزاد ہے۔ دہشت گرد جب چاہے انسانی جسموں کو خاک وخون میں تڑپانے میں آزاد ہے۔ سیاستدان جھوٹے نعروں اور طفل تسلیوں سے عوام الناس کو بہلانے میں آزاد ہے۔

حضرات!

اگر تمھارے نزدیک اسی کا نام آزادی ہے تو یہ آزادی نہیں، بربادی ہے۔ یہ آزادی نہیں، تباہی ہے۔ یہ آزادی نہیں، ہلاکت ہے۔ یہ آزادی نہیں، مردہ ضمیری ہے۔ یہ آزادی نہیں، بے ایمانی ہے۔ میری توبہ ہے ایسی آزادی سے جس میں ظالموں کو آزادی ہو اور مظلوموں پر پابندی۔ میری توبہ ہے ایسی آزادی سے جس میں جسموں کو آزادی ہو اور ذہنوں پر پابندی۔ میری توبہ ہے ایسی آزادی سے جس میں امیروں کو تمام مراعات لینے کی آزادی ہو اور غریبوں کو سکھ کا سانس لینے پر پابندی۔ ایسی آزادی سے تو غلامی بہتر ہے جس میں زبانیں آزاد ہوں مگر کلمۂ حق کہنے پر پابندی ہو۔

کب تلک اشکوں کی بارش میں رہیں گے دل حزیں
آتشیں خنجر چھپے ہیں، آستیں در آستیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج جو ہے آدمی کے دیدہ و دل میں ملیں
زہر اتنا تو زمانے بھر کے سانپوں میں نہیں
زندگی بن جائے ساحل، موت کا طوفان کا
کیا یہی مفہوم تھا، تخلیقِ پاکستان کا

اربابِ گرامی!

اگر میرے لفظوں میں تلخی اور میرے لہجے میں شدت ہے تو یہ میرے ملک، میرے دیس، میرے وطن کے مفاد میں ہے۔ مجھے غم آشیاں نہیں بلکہ فکرِ چمن ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے ملک کا ہر باشندہ برائی کی بجائے اچھائی کرنے میں آزاد ہو۔ ظلم کی بجائے ہمدردی کرنے میں آزاد ہو۔ جھوٹ کی بجائے حق کہنے میں آزاد ہو۔ اغیار کی بجائے اسلام کی پیروی میں آزاد ہو۔ اس کے لیے ہم سب کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا:

ہے عرض میری سب اہلِ وطن، نفرت کو مل کے خاک کریں
جو دیں کے تقاضے ہیں ان کا، للہ ذرا ادراک کریں
ظلمت کا گریباں تار کریں، الحاد کا پردہ چاک کریں
فی الاصل بنا دیں پاکستاں، یوں خاکِ وطن کو پاک کریں

[1] المائدۃ 5:51.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن آجاتا ہے آزادی کا مگر آزادی نہیں آتی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ﴾[1]

ابھی تک پاؤں سے چمٹی ہیں زنجیریں غلامی کی
دن آجاتا ہے آزادی کا مگر آزادی نہیں آتی

اربابِ علم و دانش، اصحابِ فہم و فراست اور گلشنِ علم کے مہکتے پھولو!

میں غیرتِ قومی کے جن احساسات و جذبات کو مجتمع کر کے الفاظ و معانی کا جامہ پہنا کر آپ کی سمع خراشی کی جسارت کرنے چلا ہوں، ان کا عنوان ہے: ''دن آجاتا ہے آزادی کا مگر آزادی نہیں آتی''

صدر عالی وقار!

آزادی ہر نفس کی پکار، ہر روح کی آواز اور ہر جان کا اظہار ہے۔ آزادی وہ عظیم نعمت ہے جو نہ صرف عقل و شعور کے حامل انسانوں کے جذبوں اور ولولوں پر حکمرانی کرتی ہے بلکہ شعور سے عاری پرندوں کو بھی جال توڑنے، درندوں کو بھی رکاوٹیں عبور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے اور چرندوں کو بھی طوقِ غلامی اتار پھینکنے کی تشویق و ترغیب میں برابر جتا رکھتی ہے۔ اس لیے کہ غلامی موت کا دوسرا نام ہے۔ جو قومیں آزادی کی نعمت سے محروم ہوتی ہیں، وہ دیکھنے والوں کو تو زندہ و بیدار نظر آتی ہیں مگر حقیقت میں وہ اندر سے مردہ ہوتی ہیں کیونکہ وہ اپنی مرضی سے کچھ کر سکنے سے قاصر و عاجز ہوتی ہیں۔

اربابِ مکرم! میری نظر میں وہ قوم پھر بھی زندہ ہوتی ہے جو جسم و جان کی غلامی تو قبول کر لیتی ہے مگر سوچ و افکار کو پابندِ سلاسل نہیں ہونے دیتی۔ جو جسمانی اسیری پر تو سمجھوتہ کر لیتی ہے مگر فکری اسیری کا دھبہ قبول نہیں کرتی۔ جو گوشت پوست کی قید بندی تو برداشت کر لیتی ہے مگر روح کو آزاد رکھتی ہے۔ اور جو قوم صرف جسمانی لحاظ سے آزاد ہو، باقی اس کے افکار و خیالات بھی پابندِ سلاسل ہوں، اس کے احساسات و جذبات بھی اغیار کے حکم کے تابع ہوں، اس کے الفاظ و کلمات پر بھی بیرونی آقاؤں کے پہرے ہوں، وہ زندہ نہیں، بدترین موت کا شکار ہوتی ہیں۔ وہ بیدار نہیں، ذلیل ترین خوابِ غفلت میں گرفتار ہوتی ہیں۔ وہ آزاد نہیں، خطرناک ترین غلامی کے شکنجے میں مبتلائے چیخ و پکار ہوتی ہیں۔

تازہ ہوا کے شوق میں اے ساکنانِ شہر
اتنے نہ در بناؤ کہ دیوار گر پڑے
جھک کر سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں
اتنا نہ سر جھکاؤ کہ دستار گر پڑے

اربابِ علم و دانش! اگر میں یہ کہوں کہ ہم بھی آج غلامی کی اسی بدترین قسم، فکری غلامی کا شکار ہیں تو یہ غلط، بے جا اور جھوٹ نہ ہوگا۔ کہنے کو تو ہم آزاد ہیں مگر کیسے آزاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ہماری سوچوں پر مغربی آقاؤں کے قبضے ہیں۔ کہنے کو تو ہم آزاد ہیں مگر کیسے آزاد کہ ہمارا نظامِ تعلیم بھی یورپی مفکرین کے وضع کردہ نقوش پر چلنے کا پابند ہے۔ کہنے کو تو ہم آزاد ہیں مگر کیسے آزاد کہ ہمارا نظامِ عدل بھی ﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا﴾[2] کے اسلامی قوانین کی دھجیاں اڑاتے ہوئے افرنگی قوانینِ عدل پر مبنی ہے۔ کہنے کو تو ہم آزاد ہیں مگر کیسے آزاد کہ ہمارا نظامِ معیشت بھی ﴿لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً﴾[3] کے حکم الٰہی کی مخالفت کرتے ہوئے ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے سودی نظام کے تابع ہے۔ کہنے کو تو ہم آزاد ہیں مگر کیسے آزاد کہ ہمارا نظامِ سیاست بھی ﴿وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ﴾[4] کے امرِ ربی کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے یورپیوں کے طے کردہ نظامِ جمہوریت پر قائم ہے۔ کہنے کو تو ہم آزاد ہیں مگر کیسے آزاد کہ ہمارا نظامِ حکومت بھی ﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ﴾[5] کے آئینِ سماوی کے سراسر الٹ مغربی آقاؤں کے اشاروں کا مطیع ہے۔ ایسی آزادی کے متعلق شاعر یوں نوحہ کناں ہے:

اے وطن! روٹھ گئے تجھ کو بنانے والے
چار پیسوں کے لیے ظرف لٹانے والے
رہبرِ قوم کی آبادی سے توبہ ہے میری
ہے یہ آزادی تو آزادی سے توبہ ہے میری

اربابِ مکرم! ایسی ادھوری آزادی سے قومیں عروج نہیں پاتیں بلکہ زوال پذیر ہوتی ہیں۔ ایسی ناقص آزادی سے رفعتیں نہیں، ذلتیں ملتی ہیں۔ ایسی نیم آزادی سے قومیں سنورتی نہیں، بگڑتی ہیں۔ اس لیے اگر ہمیں دنیا میں عروج چاہیے تو ہمیں ذہنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلامی کا طوق گلے سے اتار پھینکنے کے لیے میدان عمل میں آنا ہوگا۔ اگر ہمیں رفعتوں سے ہمکناری چاہیے تو ہمیں مغربی آقاؤں کا تسلط ختم کرانے کے لیے حکمرانوں کے سامنے کلمۂ حق بند کرنا ہوگا۔ اگر ہم عزت سے جینے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہمیں اغیار کے قوانین کی پابندی کے خلاف نعرۂ آزادی لگانا ہوگا اور قوم کے بچے بچے کو پکارنا ہوگا:

گرانی کی زنجیر پاؤں میں ہے
وطن کا مقدر گھٹاؤں میں ہے
اطاعت پہ ہے جبر کی پہرہ داری
قیادت کے ملبوس میں ہے شکاری
سیاست کے پھندے لگائے ہوئے ہیں
یہ روٹی کے دھندے جمائے ہوئے ہیں
یہ ہنس کر لہو قوم کا چوستے ہیں
خدا کی جگہ خواہشیں پوجتے ہیں
یہ ڈالر میں آئین کو تولتے ہیں
یہ لہجے میں سرمائے کے بولتے ہیں
اٹھو نوجوانو! وطن کو بچاؤ
شراروں سے حدِ چمن کو بچاؤ

① الشعراء 26:17. ② المائدة 5:8. ③ آل عمران 3:130. ④ الشورىٰ 42:38. ⑤ الحج 22:41.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میڈیا وار کا مقابلہ کیسے کریں؟

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾[1]

ٹھوکریں لگتی ہیں منزل پہ گزر ہونے تک
حوصلہ چاہیے اتمامِ سفر ہونے تک
بند موتی ہو صدف میں تو بھلا پوچھے کون
قدر ہوتی نہیں اظہارِ ہنر ہونے تک

اربابِ مکرم، حاضرین محترم اور مہمانانِ گرامی!

آج کی اس بزم ذی وقار میں جو موضوعِ سخن اپنے لبوں کی زینت بنانا چاہتا ہوں، اس کا عنوان ہے: ''میڈیا وار کا مقابلہ کیسے کریں؟''

حضرات!

جوں جوں زمانہ کروٹ بدل رہا اور اپنے اختتام کی طرف بڑھ رہا ہے، ویسے ویسے اس کے تقاضے بھی تبدیل ہو رہے اور ایک نئے روپ میں ہمارے سامنے آ رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ایک وقت تھا کہ انسان کو اپنی بات لوگوں کے مجمع تک پہنچانے کے لیے کسی اونچی جگہ پر کھڑا ہونا پڑتا تھا اور بلند مقام پر براجمان ہو کر اظہارِ گفتگو کرنا پڑتا تھا۔ نبی مکرم ﷺ نے جب وحی الٰہی کی روشنی میں لوگوں کی اصلاح و تربیت کا بیڑا اٹھایا تو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک بات پہنچانے کے لیے کوہِ صفا پر چڑھ کر اعلان کیا:

«قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ تُفْلِحُوا تَمْلِكُوا الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ» ''لوگو! لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلو، فلاح پا جاؤ گے اور عرب و عجم کے مالک بن جاؤ گے۔''

دورِ نبوی میں یہی ابلاغ کا مؤثر ذریعہ تھا مگر ذرائعِ ابلاغ ترقی کرتے کرتے آج اپنی نوعیت بدل چکے ہیں۔ آج لاؤڈ سپیکرز اور میڈیا ابلاغ کے میدان میں سرفہرست ہیں۔ دورِ حاضر میں میڈیا کی اہمیت سے انکار چڑھتے سورج کے انکار کے مترادف ہے۔ آج کے دور کے انسان کا مسئلہ معلومات کی قلت نہیں بلکہ غلط افکار کی کثرت ہے۔ آج میڈیا کو بروئے کار لاتے ہوئے کوئی بھی بات آنِ واحد میں دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچائی جا سکتی لیکن سوال یہ ہے کہ ہم نے تبلیغِ دین کے لیے میڈیا سے کتنا فائدہ اٹھایا، پیغامِ الٰہی کی نشر و اشاعت کے لیے ان وسائل سے کس قدر استفادہ کیا اور ان ذرائع سے اسلام کے درسِ حیا کی ترویج کے لیے کس حد تک کام لیا؟

حاضرینِ محفل!

آج مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہماری بے رخی کی وجہ سے میڈیا ترویجِ بے حیائی کا ذریعہ بن چکا ہے۔ ہماری چشم پوشی کی بدولت میڈیا نے سچ اور جھوٹ میں تفریق مشکل بنا دی ہے۔ ہم نے میڈیا سے پہلو تہی اختیار کی تو میڈیا الحاد کا پروردہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن گیا ہے۔ آج مباحثوں اور دلکش پروگراموں کے ذریعے سے لادینیت کے بیج بوئے جا رہے ہیں۔ آج مغربی میڈیا کی بھرپور یلغار کی بدولت اسلامی معاشرے میں فحاشی و عریانی کا دور دورہ ہے۔ آج میڈیا کی دسیسہ کاریوں کے نتیجے میں مغربی تہذیب کو عروج مل رہا ہے اور ہماری اسلامی ثقافت روبہ زوال ہے۔ میڈیا کے منفی کردار نے آج نوجوانوں سے روحانیت سلب کر لی ہے۔ بوڑھوں کے نصیب سے مساجد اور عبادات کی لگن چھین لی ہے۔ ہماری ماؤں بہنوں کو شرم و حیا سے عاری کر دیا ہے۔ ہماری خواتین کو تربیتِ اولاد سے غافل کر دیا ہے۔ ہمارے اساتذہ سے افراد سازی کا جذبہ رخصت کر دیا ہے۔ اور ہم حیران پریشان کسی مسیحا کے منتظر ہیں۔

اربابِ دانش!

اگر ہم میڈیا وار کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں میڈیا سے پیچھا چھڑانے کی بجائے اس کے مؤثر استعمال کی ضرورت ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا کے اسرار و رموز سیکھ کر اسے تبلیغِ اسلام کے لیے استعمال کیا جائے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا کے میدان میں اتر کر اس کے ذریعے سے الحاد و لادینیت کا قلع قمع کیا جائے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا کو بروئے کار لاتے ہوئے درسِ حیا کو عام کیا جائے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا کے سہارے معرفتِ الٰہی کا سبق سکھایا جائے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا کی بدولت اسلام کے پیغامِ امن و محبت کی نشر و اشاعت کی جائے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا کے ذریعے سے لوگوں کو اسلام کے قریب کیا جائے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ میڈیا کے ذریعے سے اسلام دشمن عناصر کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفاداری اس کی فطرت ہے، یہ دیوانہ نہ بدلے گا
چراغوں کے بدل جانے سے پروانہ نہ بدلے گا
دلوں کی تیرگی کا کچھ کرو اے اہلِ کاشانہ
فقط جشنِ چراغاں سے یہ کاشانہ نہ بدلے گا
جو ممکن ہو تو سچ مچ کے اجالے ڈھونڈ کر لاؤ
چراغِ مضمحل کی ضو سے غم خانہ نہ بدلے گا

سامعینِ کرام!

دورِ حاضر کا سب سے مؤثر ذریعہ ابلاغ میڈیا ہے، خواہ وہ پرنٹ میڈیا ہو یا الیکٹرانک میڈیا، خواہ وہ اخبار و رسائل کی شکل میں ہو یا ویڈیوز کی شکل میں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ان ذرائع ابلاغ کو شرعی دائرۂ کار میں رہ کر استعمال کرتے ہوئے اسلام کی تبلیغ کے لیے اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لائیں اور میڈیا وار کا میڈیا کے ذریعے سے ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دینِ حنیف کے دفاع کے لیے ہر میدان میں اترنے اور پرچمِ اسلام کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دیا جلا کے سرِعام رکھ دیا ہے

[1] المائدة 5:67.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدرتی آفات کیوں آتی ہیں؟

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝﴾ [1]

شرافت سوز تصویروں کی عریانی نہیں جاتی
ادب کی آڑ میں ترغیبِ رومانی نہیں جاتی
خدا معلوم کیا انجام ہوگا نسلِ آدم کا
وطن سے فحش نغموں کی فراوانی نہیں جاتی
عذاب آئے تو اس میں سیکڑوں کی جان جاتی ہے
نہیں جاتی تو شیطانوں کی شیطانی نہیں جاتی

اربابِ محفل اور گلشنِ علم کے نوشگفتہ پھولو!

میں کتابِ تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہوئے جن حقائق کو آپ کے سامنے بیان کرنے کی تمنا رکھتا ہوں، ان کا عنوان ہے: ”قدرتی آفات کیوں آتی ہیں؟“

اربابِ گرامی! وہ منظر کہ جب پہاڑوں کی میخوں سے مضبوط کی گئی زمین تھر تھرا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گئی۔ جب اسلام آباد کے مارگلہ ٹاور جیسی فلک بوس عمارتیں زمین بوس ہو گئیں۔ روشنیوں میں ڈوبے شہروں کے لوگ اپنے ہاتھوں سے تعمیر کردہ دیواروں کے اندھیروں میں گھر گئے۔ فضائے خاموشاں انسانی چیخ و پکار سے نمونۂ فغاں بن گئی۔ جی ہاں 8 اکتوبر 2005ء کا زلزلہ پاکستانی تاریخ کا سب سے شدید زلزلہ تھا جس کی شدت 7.6 ریکٹر اسکیل ریکارڈ کی گئی۔ یہ وہ زلزلہ تھا جس نے 80 ہزار کے قریب لوگوں کو لقمۂ اجل بنا دیا۔ لاکھوں گھر ملیامیٹ ہوئے۔ بالاکوٹ کا نام و نشان مٹ گیا۔

مٹے ناموں کے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

لیکن سوال یہ ہے کہ زلزلے کیوں آتے ہیں؟ قدرتی آفات انسانی زندگی کو کیوں اجاڑتی ہیں؟ سائنس دان ہزار دعوے کریں کہ زمین کی پلیٹیں آپس میں ٹکرانے سے زلزلے آتے ہیں۔ ماہرین ارضیات ہزار دلائل دیں کہ زمین کی اندرونی سطح میں آگ کا لاوا ابل رہا ہے جس سے زلزلے آتے ہیں۔ محققین ہزار انکشافات کریں کہ زمینی سطح ٹھنڈی ہو رہی ہے جس کی وجہ سے وہ چٹختی ہے تو زلزلے آتے ہیں مگر میرے رب کا اعلان ہے: ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾[2] عذاب جو کبھی سونامیوں کی صورت میں چین و امریکہ کی معیشت تباہ کر جاتے ہیں۔ جو کبھی زلزلوں کی صورت میں لاکھوں لوگوں کو خاک میں دفن کر دیتے ہیں۔ جو کبھی قحط سالیوں کی صورت میں کئی لوگوں کو بھوکا مرنے پہ مجبور کر دیتے ہیں۔ یہ انسانی اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ انسان جب عاجزی کے خول سے نکل کر فرعون کا لبادہ پہن لیتا ہے۔ زمین جب ظالموں کے فسق و فجور سے بھر جاتی ہے۔ جب حرص و ہوس کے پنجے روح کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھلنی چھلنی کر دیتے ہیں۔ جب مخلوق اپنے خالق کو چیلنج کر دیتی ہے تو پھر تمام جہانوں کا مالک و خالق بھی اپنی طاقت دکھاتا ہے کہ اے انسان! تو اتنا طاقتور کبھی نہیں بن سکتا کہ خالق ہی کو چیلنج کر دے۔ میں خالق ارض و سما اگر اپنی قدرت و طاقت دکھانے پہ آؤں تو ابرہہ جیسے سرکشوں کو ﴿تَرۡمِيهِم بِحِجَارَةٖ مِّن سِجِّيلٖ﴾[3] کے پیرائے میں ابابیلوں کی کنکریوں سے نیست و نابود کر دوں۔ میں اگر اپنی شانِ جلالت دکھانے پہ آؤں تو خود کو خدا کہنے والے فرعون کو پانی کے آگے بے بس کر کے ﴿فَٱلۡيَوۡمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنۡ خَلۡفَكَ ءَايَةٗ﴾[4] کی روشنی میں نشان عبرت بنا دوں۔ اگر میں اپنی طاقت کی جھلک دکھانے پہ آؤں تو مال و منال پر فخر و غرور کرنے والے قارون کو ﴿فَخَسَفۡنَا بِهِۦ وَبِدَارِهِ ٱلۡأَرۡضَ﴾[5] کی صورت میں اس کے محلات سمیت زمین میں دھنسا دوں۔

مدعی لاکھ برا چاہے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

سامعینِ محفل!

ذرا سوچیے! یہ آئے روز کے زلزلے اور سیلاب کہیں ہماری سودخوری کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کا نتیجہ تو نہیں۔ یہ تباہ کن قدرتی آفات زنا کاری اور جسم فروشی کے نتیجے میں آنے والا قہر الٰہی تو نہیں۔ یہ شدت کی گرمی اور غربت کا نوحہ ہماری بداعمالیوں کا وبال تو نہیں۔

صدرِ عالی وقار!

اگر حقیقت یہی ہے کہ قومِ لوط پہ آسمان سے پتھر ان کے اپنے برے عملوں کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے برسے تھے۔ قوم نوح اپنی ہٹ دھرمی اور نبی سے عداوت کی وجہ سے سیلاب میں غرق ہوئی تھی۔ قوم سبا پہ ان کا ڈیم ان کے اپنے گناہوں کا وبال بن کر ٹوٹا تھا۔ قوم عاد پر تند و تیز آندھیاں ان کی اپنی بداعمالیوں کا نتیجہ تھا۔ تو پھر ہم کس خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ یہ قدرتی آفات ہمارے لیے آسمانی تنبیہ ہوتی ہیں کہ اگر باز نہ آئے، اگر گناہوں سے اعراض نہ کیا، اگر بغاوتوں سے پہلو نہ موڑا، اگر برائیوں کو خیر باد نہ کہا، اگر نافرمانیوں سے دامن نہ بچایا تو نشانِ عبرت بن جاؤ گے اور تمھارا نام و نشان تک نہ رہے گا۔

سر میں سودا ہو تو ٹکرا کے حجر ٹوٹتا ہے
ورنہ ہلکی سی لگے چوٹ تو سر ٹوٹتا ہے
کرچیاں اس کی سمیٹوں تو سمیٹوں کیسے
مسئلہ یہ ہے کہ اندر سے بشر ٹوٹتا ہے

① الزلزال 1:99. ② الروم 41:30. ③ الفیل 4:105. ④ یونس 92:10. ⑤ القصص 81:28.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ﴾[1]

منزل سے آگے بڑھ کر منزل تلاش کر
مل جائے تجھ کو دریا تو سمندر تلاش کر
ہر شیشہ ٹوٹ جاتا ہے پتھر کی چوٹ سے
پتھر ہی ٹوٹ جائے، وہ شیشہ تلاش کر

صدر عالی وقار، مہمانانِ لائقِ صد افتخار اور اس بزمِ علم و ادب کے زندہ ضمیر و باشعور سامعین کرام!

جو موضوع اس بزم میں زینتِ لب بنانے کو ملا ہے، وہ ہے: ''جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے''

ارباب علم و دانش!

اگر فکر و تخیل کو زمینی بندشوں اور ارضی آلائشوں کی قید سے آزاد کر کے الفاظ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمندر کی تہوں میں اتر کر دیکھا جائے تو علامہ اقبال کا یہ شعر فقط ایک مصرع نہیں ہے بلکہ افکار و نظریات کا وسیع و عریض جہاں ہے جو امت مسلمہ کے ہر زندہ ضمیر کے دل میں امید کی جوت جلا رہا اور اسے محدودیت کی بیڑیوں کو توڑ کر آفاقیت و عالمگیریت کی تسخیر کا پیغام دے رہا ہے۔ یہ شعر ہر قاری کے دل پر دستک دے رہا اور ہر سامع کے ضمیر کو جھنجھوڑ رہا ہے کہ ذرا جہانِ فانی کی وسعتوں پہ غور کر۔ ذرا مشرق سے نکلتے ہوئے سورج کو دیکھ جو تجھے روشنیوں اور حرارت سے نوازتا ہے۔ ذرا آسمان بسیط کی طرف نگاہ تفکر دوڑا جو تیرے لیے خوبصورت چھت کا کام دیتا ہے۔ ذرا زمین کی لمبائیوں کو نظرِ عبرت سے دیکھ جس میں تیرے فوائد کے لیے قدم قدم پر الٰہی نعمتیں بکھری پڑی ہیں۔

یہ ٹھاٹھیں مارتے سمندر، یہ اٹھکیلیاں کرتی موجیں، یہ آنکھوں کو خیرہ کرتے اشجار، یہ پھولوں کی مہک، یہ کوئل کی چہک، یہ غنچوں کی لہک، یہ پانی کی روانی، یہ نجوم کی ضوفشانی، یہ سب تیرے لیے مسخر ہے۔ خالقِ کائنات نے اسے تیرے لیے وجود بخشا ہے۔ ارض و سماء کا مالک اعلان کرتا ہے: ﴿أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ﴾.[2] کبھی یوں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ﴾.[3] کبھی ایک دوسرے پیرائے میں آگاہ کرتا ہے: ﴿وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ﴾.[4] کبھی اس انداز میں انسانِ ناتواں پہ اپنے انعامات کا اظہار فرماتا ہے: ﴿هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ﴾.[5]

جب آدمِ خاکی کے لیے اتنے بے حد و حساب انعامات کو علامہ اقبال جیسا باشعور شاعر نگاہِ عبرت و موعظت سے دیکھتا ہے تو پکار اٹھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھول آنکھ، زمیں دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ
اس جلوۂ بے پردہ کو پردوں میں چھپا دیکھ
ایامِ جدائی کے ستم دیکھ، جفا دیکھ
ہیں تیرے تصرف میں یہ بادل، یہ گھٹائیں
یہ گنبدِ افلاک، یہ خاموش فضائیں
یہ کوہ، یہ صحرا، یہ سمندر، یہ ہوائیں
تھیں پیشِ نظر کل تو فرشتوں کی ادائیں
آئینہ ایام میں آج اپنی ادا دیکھ
کھول آنکھ، زمیں دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

صدرِ عالی وقار!

یہ جہان انسان کے لیے ہے۔ اس کے فوائد کے لیے ہے۔ اس کی راحتوں اور مسرتوں کے لیے ہے۔ اس کی شادمانیوں اور دلربائیوں کے لیے ہے۔ ہر چیز خدمتِ انسان کا دم بھر رہی ہے مگر انسان اس جہان کی رعنائیوں اور دلربائیوں میں کھونے کے لیے نہیں ہے۔ انسان ارضِ فانی کی چکا چوند کو متاع حیات سمجھنے کے لیے نہیں ہے۔ انسان پانی کے بلبلے کی سی حیثیت رکھنے والی دنیا کی دلکشیوں سے مسحور ہونے کے لیے نہیں ہے بلکہ خالقِ کائنات نے اسے اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [1] یہ جہان انسان کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے مگر انسان اللہ کی بندگی کے لیے ہے۔ یہ جہان انسان کے لیے ہے مگر انسان خالق کائنات کے آگے جبینِ نیاز جھکانے کے لیے ہے۔ یہ جہان انسان کے لیے ہے مگر انسان دنیا سے کٹ کر اللہ وحدہ لاشریک کی توحید کے نغمے گانے کے لیے ہے۔ یہ جہان انسان کے لیے ہے مگر انسان احکامِ الٰہی بجا لانے کے لیے ہے۔ یہ جہان انسان کے لیے ہے مگر انسان تعلیماتِ ربانی پر عمل پیرا ہو کر جنت کو اپنا مقام بنانے کے لیے ہے۔

نہ تو زمیں کے لیے ہے، نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے، تو نہیں جہاں کے لیے
نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پُرسوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے

سامعینِ مکرم!

افسوس کہ آج مسلماں اپنے مقصدِ حیات سے جی چرا کر دربدر پر جبینِ نیاز جھکائے ہوئے ہے۔ ہر آستانے پر دامن پھیلائے ہوئے ہے۔ قبر پرستی کو ہدفِ اول بنائے ہوئے ہے۔ اللہ کو چھوڑ کر غیروں سے دل لگائے ہوئے ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تنگ دکھائی دے رہی ہے۔ دنیاوی آسائشیں میسر ہیں مگر قلبی سکون کوسوں دور ہے۔ مال و متاع کی ریل پیل ہے مگر روح ہے کہ تسکین و طمانیت کی پیاسی۔ سہولیات کا بحرِ بیکراں ہے مگر انسان ہے کہ اطمینان کا متلاشی۔ آج انسان کی سربلندی اسی میں ہے کہ وہ پست ہمتی کا غبار دامن سے جھاڑ کر اولوالعزمی کی چادر اوڑھ لے اور دنیا کی چکاچوند کو دل و دماغ سے جھٹک کر باری تعالیٰ کی بندگی کا تہیہ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے۔ اس سے یہ جہانِ فانی بھی مسرتوں کو گہوارہ بن جائے گا اور انسان بندگیٔ الٰہی کی بدولت آخرت کے دائمی فوائد سے بھی محظوظ ہوتا رہے گا۔

احساس فروزاں ہو تو جذبہ کامل
مل جائے گی اک روز تجھے بھی منزل
ہر کام نہیں عقل سے بنتا ناداں
اب زیست میں کر لے تو جنوں کو داخل

① الجاثية 13:45. ② لقمان 20:31. ③ ابراهيم 33:14. ④ ابراهيم 32:14. ⑤ النحل 10:16. ⑥ الذاريات 56:51.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خودی کے سوز سے روشن ہیں امتوں کے چراغ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ [1]

اپنے ہی من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن

اربابِ ذی وقار اور اس بزمِ تابندہ کے مہکتے پھولو!

فکر وتخیل کی جولانیاں اور تقریر و بیان کی طولانیاں اگرچہ میری پہچان نہیں مگر مفکر ملت علامہ محمد اقبال کا شعر میری تقریر کا عنوان بنا تو مجھے خیالات کے سمندر میں غوطہ زن ہوتے ہوئے کہنا پڑا: ''خودی کے سوز سے روشن ہیں امتوں کے چراغ''

حاضرینِ محفل!

انسان کی سب سے بڑی خامی یہی ہے کہ وہ اپنی ذات سے ناآشنا رہتا ہے۔ دوسروں کی غلطیوں کے تنکے تو دیکھ لیتا ہے مگر اپنی آنکھوں کے شہتیر سے بے خبر رہتا ہے۔ اوروں کی کجیاں دریافت کرنے کا خواہاں ہے مگر اپنے گریبان میں جھانکنے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوشش تک نہیں کرتا اور یہی کسی قوم کے فرد واحد کے زوال کی علامت ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ پوری قوم کو اپنی گرفت میں لے کر تماشۂ فطرت بنا دیتی ہے۔ اس لیے کہ:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

علامہ محمد اقبال قدرت کی جانب سے دور اندیشی اور نگاہِ جہاں دیدہ لے کر پیدا ہوئے تھے۔ ان کی علمی ریاضت نے بھانپ لیا تھا کہ فکر و غیرت سے عاری قومیں حرفِ غلط کی طرح مٹا دی جاتی ہیں۔ انھوں نے اپنی قوم کو ناامیدی و مایوسی کے اندھیروں سے نکل کر چراغ راہ گزر بننے کے لیے فلسفۂ خودی دیا۔ وہ فلسفۂ خودی کیا تھا۔ ان کا فلسفۂ خودی، حیات کا دوسرا نام تھا۔ ذوق تسخیر کا زندہ پیغام تھا۔ خود آگاہی کا تابندہ پیام تھا۔ جی ہاں ان کا فلسفۂ خودی سرچشمۂ جدت و ندرت تھا۔ یقین کی گہرائی تھا۔ حوصلوں کی پختگی تھا۔ جذبوں کی مضبوطی تھا۔ سوزِ حیات کا ماخذ تھا۔ ذوق تخلیق کا منبع تھا۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

سامعینِ ذی احترام!

اقبال کا فلسفۂ خودی مردہ دل قوموں کے لیے زندگی شمع کی صورت جینے کا واضح پیغام ہے جس میں جرمِ ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات ہے۔ اقبال کے فلسفۂ خودی کا مقصد انسان کو اپنی آزادانہ شخصیت سے آگاہ کر کے کارزارِ ہستی میں بحیثیت قائد لانا ہے۔ بوسیدہ روایات اور غلط عقائد کے بتوں کو پاش پاش کر کے احکام شریعت کو اوڑھنا بچھونا بنانا ہے۔ پست ہمتی اور غلامی کی زنجیریں کاٹ کر فکر و عمل کو نئے ماحول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ضروریات کے مطابق ترتیب دینا ہے۔ موجودہ تہذیب و تمدن کے آئین عدم مساوات کو بدل کر مالک و مزدور، حاکم و محکوم، محمود و ایاز کی تمیز کو مٹانا ہے۔ خالق و مخلوق میں ایک نیا رشتہ قائم کر کے دنیا میں ایک ایسی انسانی برادری قائم کرنا ہے جو اس ستم زدہ زمانے کو جنت ارضی میں تبدیل کر سکے۔ اس لیے کہ اقبال کی نظر میں:

اس کی تقدیر ہی محکومی و مظلومی ہے
قوم جو کر نہ سکے اپنی خودی سے انصاف

اے جوانانِ ملت!

تم زمانے کی آنکھوں کا تارا ہو۔ ستم زدہ قوم اپنے نوجوانوں کی بلند ہمتی کی محتاج ہوتی ہے۔ شبانِ امت بے ضمیر جسموں کے کندھوں کا سہارا ہوتے ہیں جو اپنی ذات کے قید خانے سے نکل کر طلوعِ سحر کی نوید بنتے ہیں اور ماضی سے گھبرائے ہوئے لوگوں کو ایک روشن مستقبل کا تحفہ دیتے ہیں۔ اقبال آج بھی تم سے مخاطب ہے اور تمھیں نصیحت کر رہا ہے:

خودی کے ساز میں ہے عمرِ جاوداں کا سراغ
خودی کے سوز سے روشن ہیں امتوں کے چراغ
حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ جوانی تیری رہے بے داغ

(1) الذاریات 21:51.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ۝﴾[1]

آسانیوں سے پوچھ نہ منزل کا راستہ
اپنے سفر میں راہ کے پتھر تلاش کر
ذرے سے کائنات کی تفسیر پوچھ لے
قطرے کی وسعتوں میں سمندر تلاش کر

اربابِ علم وفن، سامعینِ محترم اور مہمانانِ مکرم!

قطرے کی وسعتوں میں چھپے، افق کے کنارے پہ رقص کرتے اور زمین کی پشت پہ بکھرے جن حقائق کو الفاظ و معانی کے لبادے میں لپیٹتے ہوئے آپ کی سماعتوں کی نذر کرنے چلا ہوں، ان کا عنوان ہے: ''اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے''

احبابِ ذی وقار!

ذہن کے بند دریچوں کو علم و معرفت کی بادِ نسیم سے کھول کر اگر چشمِ بصیرت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کائنات کی ہر ترقی اور ٹیکنالوجی کی ہر ایجاد کے پسِ منظر میں جھانکا جائے تو ہر دریافت بتلائے گی کہ اگر آسانیوں سے منزل کا راستہ پوچھا جاتا تو آج سفر میں اذیتوں کے پتھر ملتے۔ اگر تن آسانی کو شیوۂ حیات بنایا جاتا تو آج مصائب و آلام کے کانٹے چننے پڑتے۔

صدرِ عالی وقار!

محنت و کاوش سے زندگی کی راہیں آسان ہوتی ہیں جبکہ آسانیوں کے فرش مخمل سے جسمانی آشنائی زندگی کی الجھنوں کو مزید پیچیدہ کر دیتی ہے۔ اگر تخیل کے گھوڑے کو ماضی قریب کی سیرگاہوں میں دوڑا کر تاریخ کا تجزیہ کیا جائے تو تاریخ بتاتی ہے کہ اگر الیگزینڈر گراہم بیل آسانیوں کو شکست دے کر ٹیلی فون ایجاد نہ کرتا تو آج رابطوں میں دقت کی وجہ سے زندگی دشوار ہوتی۔ اگر رائٹ برادران آسانی کی گرد جھاڑ کر ہوائی جہاز کے موجد نہ بنتے تو آج دور دراز کے صبر آزما سفروں کی وجہ سے زندگی دشوار ہوتی۔ اگر تھامس ایڈیسن جہدِ مسلسل سے محنت کا صحرا عبور کر کے بلب ایجاد نہ کرتا تو آج اندھیرے کی وحشتوں سے زندگی دشوار ہوتی۔ اگر ایلن ٹیورنگ مشقتوں کا دریا پاٹ کر کمپیوٹر کا بنیادی ڈھانچہ تیار نہ کرتا تو آج صنعتی سست رفتاری کی کلفتوں سے زندگی دشوار ہوتی ہے۔

تیز طوفاں سے بھی لڑ سکتی ہے کشتیٔ حیات
حوصلوں کا ساتھ ہو تو ڈوبتا کوئی نہیں

جنابِ صدر!

کائناتِ بے کنار کی ہر زندہ اور سانس لینے والی مخلوق اس رازِ آفاقی سے آشنا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ آسانیاں مشکلیں پیدا کرتی ہیں۔ صبح دم اپنے نوزائیدہ بچوں کو گھونسلوں میں چھوڑ کر پرندے تلاشِ رزق میں نکل کھڑے ہوتے ہیں، کیوں؟ اس لیے کہ اگر آسانیاں ہوں تو زندگی دشوار ہو جائے۔ سورج طلوع ہوتے ہی درندے نیند کی وادی سے نکل کر اپنے شکار کے لیے دوڑ دھوپ کرنا شروع کر دیتے ہیں، کیوں؟ اس لیے کہ اگر آسانیاں ہوں تو زندگی دشوار ہو جائے۔ مائیں اپنے جگر گوشوں کو زبردستی جگا کر صبح سویرے روشن مستقبل کی امید دے کر سکول بھیجتی ہیں، کیوں؟ اس لیے کہ اگر آسانیاں ہوں تو زندگی دشوار ہو جائے۔ والدین سردیوں کی ٹھٹھرتی صبحوں کو عزائم کی تپش سے مات دیتے ہوئے کام کاج کے لیے نکل کھڑے ہوتے ہیں، کیوں؟ اس لیے کہ اگر آسانیاں ہوں تو زندگی دشوار ہو جائے۔

حل کرنے سے حل ہوتے ہیں پیچیدہ مسائل
ورنہ تو کوئی کام آسان نہیں ہوتا

اربابِ علم و دانش!

زندہ قومیں اپنے عزائم و مقاصد کی تکمیل کے لیے آسانیوں کو راہ کا پتھر نہیں بننے دیتیں۔ وہ محنت و مشقت کی بھٹی سے گزر کر زمانے میں انوکھی شان سے جیتی ہیں۔ وہ کامیابیوں پہ کامیابیاں سمیٹ کر بھی سست نہیں پڑتیں، اس لیے کہ وہ شعور رکھتی ہیں۔ وہ شعور رکھتی ہیں اس بات کا کہ آسانیاں صلاحیتوں کو زنگ آلود کر دیتی ہیں۔ وہ آشنا ہوتی ہیں اس بات سے کہ آسانیاں قابلیتوں کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہیں۔ وہ آگاہ ہوتی ہیں اس حقیقت سے کہ آسانیاں زندگی کا سارا لطف تباہ کر دیتی ہیں۔ وہ آگاہ ہوتی ہیں اس سچائی سے کہ آسانیاں چیلنجز سے لڑنے کی طاقت چھین لیتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدرِ عالی وقار!

میں اپنے وطن کے بچے بچے سے ایک عہد لینا چاہتا ہوں۔ میں اپنی قوم کے ہر فرد سے یہ پیمان کرنا چاہتا ہوں کہ چاہے حالات کتنے ہی کٹھن کیوں نہ ہوں۔ چاہے موسم کتنا ہی تلخ کیوں نہ ہو۔ چاہے گردشِ ایام ہمارے مخالف ہی کیوں نہ ہو۔ ہم نے اپنے وطن کے عروج کے لیے اپنی آسانیوں کو قربان کرنا ہے۔ ہم نے ہر مشکل کو خوشی سے گلے لگانا ہے کیونکہ یہ ہمارے رب کا ہمارے پیغمبر کے واسطے سے ہمیں حکم ہے:

﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝﴾ جب فارغ ہو جاؤ تو پھر اپنے آپ کو تھکاؤ۔

چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موجِ حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے

1 الم نشرح 7:94. [illegible] الم نشرح 7:94.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بول کہ لب آزاد ہیں تیرے

قلوب و اذہان بانگِ انقلاب کے پیاسے ہیں مگر فضائے دہر سکوتِ طویل کی زد میں ہے۔ حالات اذانِ بلالی کے متقاضی ہیں مگر ہم مہر بلب ہیں۔ ہر طرف قحطِ صدا کا راج ہے مگر ہم زبانوں پر قفل لگائے ہوئے ہیں۔ لیکن نہیں! اب ہمیں بولنا ہوگا۔ ہر لبِ آزاد کو جنبش میں آنا ہوگا۔ ہر زندہ ضمیر کو اپنا مدعا بیان کرنا ہوگا۔ جرأتِ اظہار کا طریقہ و سلیقہ ہم سکھائیں گے۔

اگر آپ باپ ہیں اور اپنے بچوں کو تقریر کا فن سکھانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ استاد ہیں اور اپنے شاگردوں کو میدانِ خطابت کا عظیم شہسوار بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ بھائی ہیں اور اپنے بھائیوں کو سخن وری سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ تو یہ کتاب آپ کے لیے ہے۔ یہ کتاب نوجوانانِ اُمت کی تقریری صلاحیتوں کو جلا بخشے گی۔ یہ قوم کے فرزندوں کو اظہارِ مافی الضمیر میں معاونت فراہم کرے گی۔ یہ کتاب تقریر و خطابت کا ذوق رکھنے والے نونہالوں کے لیے گرانقدر تحفہ ہے۔ اب یہ قارئین پر منحصر ہے کہ وہ اس سے کتنا مستفید ہوتے ہیں۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دیا جلا کے سرعام رکھ دیا

مسلم پبلیکیشنز
MUSLIM PUBLICATIONS

PAK: 600
MUS058